

مجھ میں تو از قلم: کرن مشتاق

نوٹ: یہ ناول صرف کلاسیک اردو میٹریل کے لیے لکھا گیا۔ اجازت کے بغیر اور رائٹر کے

(نام کے بغیر شیئر اور کاپی نہ کریں)

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آکسفورڈ سٹی کا موسم آج معمول سے ہٹ کر تھا۔ وہ پیڈل پہ زور زور سے پاؤں مارتی سائیکل کو ہوائی جہاز بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے پورے نو بجے سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی

کے گیٹ سے اندر داخل ہونا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر نو بجے سے ایک منٹ بعد بھی وہ

گیٹ میں داخل ہوئی۔ تو اسکے پندرہ منٹ تو کہیں نہیں گئے۔ اور لیٹ ہونے کی صورت میں

CLASSIC URDU MATERIAL

مائیکل سر جو انسلٹ کرتے ہیں۔ وہ اس ہفتہ میں چوتھی دفعہ وہ ڈانٹ سننے کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔

نوبختہ سے ایک منٹ پہلے وہ گیٹ پار کر چکی تھی۔ اس نے فاتحانہ نگاہوں سے اپنے پیچھے آتی ہیوی بائیک اور اسکے پیچھے آتی بلیک کرولا کو دیکھا۔

جب وہ اپنی سائیکل کھڑی کر کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھی۔ تب ہی اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔

گیٹ کے پاس اچھا خاصا تماشا لگ گیا تھا۔ تمام لڑکیاں اب اس ہیوی بائیک والے کو دیکھ

کر ہونٹ کر رہی تھیں۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

پاگل لڑکیاں۔ "سر جھٹکتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔ اور آگے بڑھ گئی۔" Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
دو نیلی آنکھوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔



سارہ! تمہارا بہت شکریہ۔ تم نے میرے بھائی کے ساتھ اپنے نوٹس شیئر کیے۔ "وہ"
کینٹین میں بیٹھی سوپ کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔ جب جینی اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے
بولی۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اس سے دو سمسٹر آگے تھی۔ اور اس نے اپنے بھائی شریف جو کہ سارا کا ہی کلاس فیلو تھا۔ اور پڑھائی میں تھوڑا ویک تھا۔ اسکی ہیلپ کرنے کو کہا تھا۔ دو ہفتے کے اس عرصہ میں اسکے کلاس کے لوگوں کو یہ پتا چل گیا تھا کہ وہ لوگوں سے دور دور رہتی ہے۔ اسلیئے ہر کوئی ہمت نہیں کر پاتا تھا اس سے بات کرنے کی۔ تب ہی شریف نے بہن کی مدد لی۔ اُس اوکے!۔ وہ بھی ڈرتے ڈرتے میرا شکریہ ادا کر چکا ہے۔ اسکو کہنا کہ اگر آئندہ بھی "ہیلپ چاہیے ہو تو بتا دے"۔ سوپ والا چمچ منہ میں ڈالے ہوئے وہ بولی۔

تب ہی ایکدم کسی نے اسکو کوٹ کے کالر سے پکڑ کر کھینچا۔ وہ گھبرا گئی۔ جیسے ہی اس نے

سامنے دیکھا۔ وہ وہی تھا۔ نیلی آنکھوں والا۔ ہیومی بانیٹ والا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔ اگر آج کے بعد مجھے تمہارے ساتھ کوئی بھی لڑکا "Support@classicurdumaterial.com"

بات کرتے نظر آیا۔ تو میں اسکو چھوڑوں گا نہیں۔ ابھی تو صرف منہ توڑا ہے۔ اگلی دفعہ
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

گردن توڑ دوں گا"۔ وہ سخت لہجے میں سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور سارا کی سپچالیشن کچھ اس طرح تھی کہ چمچہ منہ میں ہی پھنسا ہوا تھا۔ اس نے نکالنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ کیونکہ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کوٹ کا کالر چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں۔ سمجھی تم۔ مجھے تم میرے علاوہ کسی اور لڑکے کے ساتھ " نظر نہ آؤ۔" ایک ہاتھ سے اسکا کالر پکڑے اور دوسرے ہاتھ کی انگلی اٹھائے وہ اسے وارن کر رہا تھا۔

اور سارہ کا دل کر رہا تھا کہ منہ میں پھنسنے چچے سے اس لڑکے کا سر پیٹ ڈالے۔ اس نے ایک نظر کینٹین میں گھمائی سارے سٹوڈنٹ منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ اس نے کالر چھڑانے کی کوشش مزید تیز کر دی۔

کیا مطلب تمہارا؟۔ کہیں تم نے میرے بھائی کو تو نہیں مارا؟۔ منہ پہ دونوں ہاتھ رکھے

جینی گھبراتے ہوئے بولی۔ وہ لڑکا اسکا کلاس فیلو تھا۔

ہاں! اس سے کہنا کہ اب مجھے سارہ کے ساتھ نظر نہ آئے۔ تم بھی کچھ بولو۔ پہلے جینی

سے پھر اس سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ بولا۔ اور ایکدم سے اسکا کالر چھوڑ دیا۔

سارہ نے فوراً چچے کو میز پہ پٹھا۔ ورنہ دل تو یہ ہی کر رہا تھا کہ مقابل کہ سر پہ پٹخ دے۔

تم ہو کون؟۔ اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا کالر پکڑنے کی۔ اور تم ہوتے کون ہو میرے

بارے میں فیصلہ کرنے والے۔ وہ اونچی آواز میں بولی۔ جینی جاچکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں عرود حسن ہوں۔ اور میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ سو میرے پاس یہ اختیار ہے کہ "تمہارے ارد گرد فضول لوگوں کو نہ بھٹکنے دوں۔" دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے تھوڑا اسکی طرف جھکتے وہ بولا۔

اور اس بات پہ سارہ کا حقیقی معنوں میں منہ کھل گیا۔

کیا؟ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ کیا بکوس ہے۔ جان نا پہچان۔ اور تم میرے محافظ بھی بن گئے۔" وہ غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولی۔

ساتھ ہی پھر کینٹین میں نظر دوڑائی۔ سٹوڈنٹ خاصی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے

تھے۔ ایک پورے ڈیپارٹمنٹ میں اپنے لیے دیے رویہ کی وجہ سے دو ہی ہفتوں میں مشہور ہو

چکی تھی۔ جب کہ دوسری طرف پوری یونی کا فیورٹ سٹوڈنٹ تھا۔

جو محبت کرتے ہیں انکا دماغ کب ٹھیک رہتا ہے۔" سیاہ بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے

وہ بولا۔

ناقابل برداشت ہو تم۔" پیر پٹختے ہوئے وہ بولی۔ اور اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے چلی گئی۔"

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا! ادھر کیا دیکھ رہے ہو سب۔ اپنا کام کرو۔" کینیٹین میں بیٹھے سٹوڈنٹس کو بری طرح گھورتے ہوئے وہ بولا۔ اور خود اسکا بچا ہوا سوپ پینے لگا۔



حسن ذوہیب کے خاندان کا شمار انگلینڈ کے بڑے بڑے بزنس مین میں ہوتا ہے۔ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہے۔ اسکا باپ تو انگلینڈ کا ہی شہری تھا۔ لیکن اسکی ماں کا تعلق پاکستان سے تھا۔ باپ کے انتقال کے بعد اسکے نے اس کاروبار کو سنبھالا۔ اور کچھ ہی عرصے میں وہ اپنے کاروبار کو مزید بڑھا چکا تھا۔ آکسفورڈ سٹی میں اسکا کاروبار تھا۔ ریتا وہ سمر ٹاؤن میں تھا۔ سمر ٹاؤن آکسفورڈ سٹی کے ساتھ جڑا ہے۔ یہاں پہ شہر کے مہنگے گھر ہوتے ہیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

پورے آکسفورڈ سٹی میں وہ نا صرف اپنی ذہانت اور بلکہ بے تحاشا خوبصورتی کی وجہ سے

مشہور تھا۔ نیلی آنکھیں، ماں کے بالوں کی طرح کالے بال، سرخ و سفید رنگت، چھ فٹ قد

اور مضبوط کسرتی جسم۔ اور اوپر سے بے تحاشا ذہانت۔ ان تمام چیزوں کی وجہ سے حسن

ذوہیب خود کو بہت اعلیٰ چیز سمجھنے لگا۔ اس نے اپنے ارد گرد خوبصورت لوگوں کا ہجوم اکٹھا کر

رہا تھا۔ گھر کے ملازمین سے لے کر آفس کے ورکر تک۔ ہر شخص ایک سے بڑھ کر ایک

CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔ اسکے آس پاس ایسی بہت سی لڑکیاں تھیں۔ جو اس پہ مرتی تھیں۔ لیکن وہ صرف اسکی دوست تھیں۔ اسے تلاش تھی ایک ایسی لڑکی کی۔ جو حُسن میں اسکی ٹکر کی ہو۔



آج سنڈے تھا۔ وہ اپنے گھر کے نزدیک بنے پارک میں موجود تھی۔ ٹریک سوٹ پہنے وہ جاگنگ ٹریک پہ دوڑ رہی تھی۔ دوڑتے دوڑتے اسکا سانس پھول گیا۔ گھنٹوں پہ ہاتھ رکھے تھوڑا جھکتے ہوئے وہ لمبی لمبی سانس لینے لگی۔ سانس کو درست کرنے کے بعد وہ سیدھی ہوئی۔ اس سے پہلے وہ دوبارہ دوڑتی۔

یکدم سے کسی نے پیچھے سے اسکی بڈ کو کھینچا۔ وہ بھنا کر پلٹی۔ سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔
Support@classicurdumaterial.com

تم یہاں پر کیا کر رہے؟ سامنے موجود عرود کو گھورتے ہوئے وہ بولی۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں یہاں جاگنگ کرنے آیا تھا۔" دائیاں ہاتھ سارہ کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔
اوہ ریٹلی! سمر ٹاؤن سے تم یہاں ہیڈنگٹن ہل پارک میں آ گئے۔ کیوں تمہارے گھر کے پاس پارک نہیں ہے۔" اسکے بڑھے ہاتھ کو نظر انداز کرتی وہ تیز لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ! تو تم نے میرے بارے میں ساری انفارمیشن حاصل کر لی۔ مطلب آگ دونوں طرف برابر لگی ہے۔" ہاتھ ملانے سے سارہ نے انکار کر دیا۔ تو بغیر شرمندہ ہوئے ہاتھ کو اپنے بالوں پہ پھیرتے ہوئے عروود نے جواب دیا۔

خوش فہمیوں تو دیکھو اسکی۔ خیر میرے پیچھے کیوں پڑھ گئے ہو۔ تمہارا اور کوئی کام نہیں ہے۔" ہاتھ نچا کر وہ بولی۔

دیکھو سارہ حیدر۔ میں تمہیں اس دن یونی میں بھی بتا چکا ہوں۔ اب پھر بتا رہا ہو۔ میں تم سے بہت بہت پیار کرتا ہوں۔ اور تمہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> سے بولا۔

یہ جملہ تقریباً کتنی لڑکیوں کو بولا تم۔" تھوڑا آگے جھکتے ہوئے وہ آہستہ سے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کیا مطلب۔" وہ نا سمجھی سے بولا۔

مطلب یہ کہ مسٹر عروود حسن ہر ہفتے بعد تو آپ لڑکی بدل رہے ہوتے ہو۔ تم کتنی لڑکیوں کو یہ جملہ بول چکے ہو گے۔ ایک بات کان کھول کر سن لو۔ میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں۔ جو تم پر پاگل ہیں۔ اور اب اپنی یہ بکواس میرے سامنے نہیں کرنا۔" انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے وہ بولی۔ اور آگے بڑھ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں مانتا ہوں کہ میری گرل فرینڈ رہی ہیں۔ پر تم یہ بھی تو دیکھو کہ جب سے تم یونی“
میں آئی ہو۔ میرے ساتھ کوئی لڑکی نہیں ہوتی۔ کیونکہ مجھے سچا پیار ہو گیا ہے۔ وہ بھی تم
سے۔“ اس کے پیچھے آتے ہوئے وہ بولا۔

تب ہی سارہ پلٹی۔ غرود جو اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ ایکدم سے پیچھے ہٹا۔ ورنہ ان دونوں کی
ٹکری یقینی تھی۔

بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اپنے سیکورٹی گارڈ کو کہو کہ میری نگرانی کرنا بند
کردے۔“ سامنے گئے درخت کے پاس کھڑے سمیع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔ اور

دوبارہ سے ٹریک پہ دوڑنے لگی۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
مجال ہے جو یہ لڑکی امپریس ہو۔“ بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ خود سے بولا۔“

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

(نوٹ: یہ ناول صرف کلاسیک اردو میٹیریل کے لیے لکھا گیا ہے۔ کوئی بھی اسکو بنا اجازت
کاپی پیسٹ نہ کرے)

CLASSIC URDU MATERIAL

مریم عبید کا تعلق مانچسٹر سے تھا۔ اسکے والدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ وہ اپنے ڈیڈی کے بھائی کے ساتھ رہتی تھی۔ انکل چونکہ اتنے امیر نہیں تھے۔ تو اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے نوکری کرنی پڑتی تھی۔ زندگی اسکے لیے آسان نہیں تھی۔ اسے ایسا لگتا کہ کبھی کبھی بے تحاشا خوبصورت ہونا آپ کے لیے مشکل کر دیتا ہے۔ خصوصاً جب آپ نے اپنے لیے ایک حد مقرر کر رکھی ہو۔ بہت سی نوکریوں سے اسے اس وجہ سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔ زندگی شاید اسے اتنی مشکل نہ لگتی۔ اگر اسکے انکل کی فیملی اسکے ساتھ کھڑی ہوتی۔ لیکن اسکی آئی اسے ایک پیسا دینے کو تیار نہیں تھی۔ وہ تو اسے گھر سے نکالنا چاہتی تھی۔ بہت مشکل سے وہ وہاں ٹکی ہوئی تھی۔ لیکن پھر ایک دم زندگی مہربان ہو گئی۔ کم از کم مریم کو تو یہ ہی لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آئی ایم سوری۔ جو بھی اس دن ہوا"۔ وہ یونی میں موجود تھی۔ اور اپنے سامنے بیٹھے

شیرف اور جینی سے بولی۔ اور ساتھ ہی ایک چور نظر شیرف کے منہ پہ ڈالی۔ اسکا منہ کافی سوجا ہوا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے" - شیرف کی اس بات کے جواب کی وہ نفی کرنا چاہتی تھی کہ جینی بول پڑی۔

"اور عُرود اتنا پوزیسو ہو سکتا ہے۔ میں نہیں جانتی تھی۔ اور تم لوگوں کی کب دوستی ہوئی؟ اسکی لاسٹ گرل فرینڈ تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی سلینا تھی" - جینی سر اٹھاتے ہوئے بولی۔

"یقین کرو میں تو اسکو جانتی تک نہیں ہوں۔ مجھے تو صرف یہ پتا تھا کہ پوری یونی کی لڑکیاں اسکے پیچھے پاگل ہیں۔ اسکے علاوہ تو میں اسکے بارے میں اور کچھ نہیں جانتی تھی۔

مجھے تو خود لڑکیاں اسکے بارے میں بتا رہی ہیں۔ اور میں تو ہر ایک کو وضاحت دے دے کر تھک گئی ہوں۔ کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں" - وہ بے بس لہجے میں بولی۔

تب ہی اسکی سامنے سے آتے عُرود پر پڑی۔ جو شیرف کو گھور رہا تھا۔ جیسے ہی وہ انکے قریب پہنچا۔ وہ شیرف اور جینی کو وہاں سے جانے کا اشارہ کر چکی تھی۔

"یہ پھر یہاں کیا کر رہا تھا؟" - شیرف کی پشت کو گھورتے ہوئے وہ بولا۔

"معافی مانگ رہی تھی میں۔ تمہاری اس فضول حرکتوں کی" - دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے۔ وہ چبا چبا کر بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم کیوں معافی مانگ رہی تھی۔ میں ٹھیک کرتا ہوں اسکو"۔ وہ شیرف کے پیچھے جانے لگا۔

"خبردار جو تم نے پھر وہی حرکت کی۔ اچھا نہیں ہوگا تمہارے حق میں"۔ اسے گھورتے ہوئے وہ بولی۔

"تمہیں کیوں اتنی ہمدردی ہو رہی ہے اس سے"۔ وہ تیز لہجے میں بولا۔
"کیونکہ میں اپنی وجہ سے انجان لوگوں کو تکلیف میں ڈالنے کی قائل نہیں ہو"۔ اپنی بات ختم کر کے وہ مڑ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
تمہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حیدر عباس کا تعلق انگلینڈ کے شہر برمنگھم سے تھا۔ لیکن اسکے پردادا نے آکسفورڈ سٹی میں کاروبار شروع کیا۔ اور رہائش انہوں نے سمرٹاؤن میں اختیار کی۔ تب سے وہ ادھر ہی رہتے تھے۔ حیدر عباس کی ٹکر کا کوئی خاندان اگر تھا تو وہ حسن ذوہیب کا تھا۔ دونوں خاندان بزنس میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

حیدر عباس ایک خوبو نوجوان تھا۔ گرے آنکھوں اسکی پر سینلٹی کو چار چاند لگاتی تھیں۔ اسکا رشتہ اسکی چچا زاد مہر کے ساتھ طے ہوا تھا۔ لیکن اسے مہر پسند نہیں تھی۔ وہ کوئی وجہ ڈھونڈ رہا تھا۔ اس رشتے کو ختم کرنے کی۔ جلد ہی اسے وہ وجہ مل ہی گئی۔ جب وہ ایک بزنس ٹور پہ پاکستان گیا۔



موبائل کب سے بج رہا تھا۔ سارہ نماز پڑھ رہی تھی۔ دعا مانگ کے وہ فون کی طرف لپکی۔ مارتھا کی کال تھی۔ وہ کچھ پریشان ہو گئی۔ اول تو وہ اسے کم ہی کال کرتی تھی۔ اور اگر

کبھی کمر بھی لیتی تو اس وقت نہیں کرتی تھی۔ کیونکہ ڈیوڈ اس وقت گھر ہی ہوتا تھا۔

Support@classicurduromaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔ کہ آپ نے اس وقت کال

کی۔" سکون کا سانس لیتے ہوئے سارہ نے جواب دیا۔

"ساری زندگی میں نے تمہیں پریشان کرنے کے علاوہ اور کیا ہی ہے۔" مارتھا ادا سی سے

بولی۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"موم کتنی دفعہ میں نے آپ سے کہا ہے کہ مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں۔ ہم سب کی زندگی ایسی ہی ہونی تھی"۔ سارہ نے مارتھا کو سمجھایا۔ لگ رہا تھا کہ آج پھر کچھ ایسا ہوا ہے۔ جس سے مارتھا کہ اندر اسے چھوڑ جانے کا ملال زیادہ ہو گیا۔

"یہ تو تمہارا بڑا پن ہے۔ ورنہ تمہارے ساتھ جو حادثہ ہوا۔ اسکی قصوروار بھی میں ہوں۔ میں نہ تمہیں چھوڑتی۔ نہ تمہارے ساتھ وہ ہوتا۔ اور ڈیوڈ کے ساتھ رہتے ہوئے تو مجھے یہ احساس اچھے سے ہو گیا ہے۔ کہ میں اپنے کسی بھی بچے کی اچھی ماں ثابت نہیں ہوئی"۔ اپنے شوہر کا ذکر کرتے ہوئے مارتھا تلخ لہجے میں بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "اچھا چھوڑیں سب۔ جوزف اور انجیلینا کیسے ہیں؟"۔ مارتھا کے موڈ کو ٹھیک کرنے کے

لیئے اس نے بات بدل دی۔ اور بہن بھائی کے بارے میں پوچھنے لگی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "ٹھیک ہیں دونوں۔ انجیلی کی آج کل کسی مسلم لڑکے کے ساتھ کافی دوستی ہو گئی

ہے۔ اور اس بات پہ ڈیوڈ نے میری زندگی مشکل کر کے رکھ دی ہے"۔ اپنی سولہ سالہ بیٹی کا ذکر کرتے ہوئے مارتھا نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ دونوں صرف دوست ہی ہیں نا۔ انکا کوئی اور تعلق تو نہیں بن رہا۔ پھر کیوں ڈیوڈ انکل آپ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ اور وہ انکی بھی بیٹی ہے۔ خود سمجھا لیں"۔ وہ غصے سے بولی۔

"تم اچھی طرح جانتی ہو۔ کیسا ہے وہ"۔

"پھر بھی آپ بات کریں ان سے"۔

"ہوں۔ اور سناؤ پڑھائی کیسی جارہی ہے۔ اپنے باپ کی فیملی سے ملتی ہو تم"۔ مارتھا نے اس سے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"جی پڑھائی ٹھیک جارہی ہے۔ اور مہر ماما اور اپنی بہنوں سے کافی عرصہ ہو گیا ملاقات

ہوئی۔ پھوپھو کے بیٹے زیان سے کبھی کبھی بات ہو جاتی ہے"۔ ایک سانس میں وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"اچھا۔ میرا بڑا دل کرتا ہے تم سے ملنے کو اور۔۔۔ ابھی مارتھا بول ہی رہی تھی کہ پیچھے

سے ڈیوڈ کے اونچا اونچا بولنے کی آواز آئی۔ شاید وہ کہیں گیا ہوا تھا۔ واپس آگیا۔ مارتھا نے فوراً فون بند کر دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے موبائل بیڈ پہ اچھال دیا۔ اور خود دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اور اونچی آواز میں رونے لگی۔



مارتھا کا تعلق لاہور کے ایک عیسائی گھرانے سے تھا۔ وہ دو بہنیں تھیں اور ایک بھائی تھا۔ مارتھا کا باپ ملکینک تھا۔ اسکا باپ اپنے بچوں کو بس میٹرک تک ہی پڑھا سکا۔ مارتھا سب سے چھوٹی تھی۔ گندمی رنگت، تیکھے نقوش۔ بہن بھائی سے زیادہ ذہین۔ سکالر شپ لے کر اور ٹیوشن پڑھا پڑھا کر وہ یونیورسٹی میں پہنچی تھی۔ اسکے خواب بہت اونچے تھے۔ وہ

اپنے گھر والوں کو اس غربت سے نکالنا چاہتی تھی۔ وہ ایک ہی جُست میں سب کچھ

حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اور اسے یہ سب کچھ مل بھی گیا۔ بہت آسانی سے۔ جب اسکا

ایکسیڈنٹ ہوا حیدر عباس کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا۔



عُروُد بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔ اور ہاتھ میں پکڑے موبائل پہ وہ سارہ کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔ جو اس نے بغیر سارہ کے علم میں لائے کھینچی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ حسن ذوہیب کا بیٹا تھا۔ ماں باپ کی طرح خوبصورت۔ اور اوپر سے اتنا امیر۔ اوپر سے بہت ذہین۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے یونیورسٹی میں بہت مشہور تھا وہ۔ لڑکیاں دیوانی تھیں اسکی۔ روز صبح جب وہ اپنے بائیک اور پیچھے گاڑی میں موجود گارڈز کے ساتھ یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوتا۔ تو لڑکیوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا اسکے استقبال کے لیے۔ اسکے اس ایک سال کے عرصہ میں بہت سی لڑکیوں سے دوستی بھی رہی۔ لیکن اس نے کبھی لمٹ کر اس نہیں کی۔ وہ انہیں کبھی اپنے کمرے تک نہیں لایا۔ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ حالانکہ اسکے باپ کا یہ پسندیدہ مشروب تھا۔ لیکن اسکی ایک بری عادت تھی کہ وہ جلد ہی اکتا جاتا۔ تو ہر ہفتے اس کی ایک نئی گرل فرینڈ ہوتی۔ تمام لڑکیاں بھی یہ بات جانتی تھیں۔ لیکن پھر بھی اسکی گرل فرینڈ بننے کو وہ ایک اعزاز سمجھتی تھیں۔

پھر اسکی زندگی ایک دم تبدیل ہوگئی۔ جب اس نے پہلی دفعہ سارہ کو یونیورسٹی میں دیکھا۔ وہ سارہ کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔ اسکے ڈیپارٹمنٹ کی ہی تھی وہ۔ اس سے دو سمسٹر پیچھے۔ وہ بھی خوبصورت تھی۔ سفید رنگت، گرے آنکھیں براؤن بال، سمارٹ سی۔ اسکے بال جو کندھے سے زرا نیچے تک تھے۔ وہ انہیں ہمیشہ کھول کر رکھتی۔ یا پھر اگر باندھ بھی لیتی تو

CLASSIC URDU MATERIAL

بائیں طرف کر کے۔ یعنی اگر پونی کرتی یا چٹیا۔ تو وہ بائیں کندھے پر ہوتی۔ اسکا بایاں کان نظر نہیں آتا تھا۔

اسے وہ پہلی نظر میں اچھی لگی اسلیئے نہیں کہ وہ خوبصوت تھی۔ ایئے کہ وہ اتنے لوگوں کے ہجوم میں سب سے مختلف تھی۔ وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔ اپنے آپ میں لگن۔ پہلی ملاقات میں ہی وہ اسے "پہیلی" کا نام دے بیٹھا تھا۔
اظہار محبت سننے کے بعد بھی وہ اسے انکار کرچکی تھی۔ لیکن وہ پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا



<https://www.classicurdumaterial.com/> حسن ذوبیب ماحپسٹر آیا ہوا تھا۔ وہ اپنے دوست فراز سے ملنے اس کے آفس آیا تھا۔ وہاں اسے

مریم عبید نظر آئی۔ کتنی دیر تک تو وہ بنا پلک جھپکائے کھڑا رہا۔ اتنی حسین لڑکی اس نے آج

سے پہلے نہیں دیکھی تھی۔ وہ شاید وہاں ہی کھڑا رہتا۔ اگر فراز اسے آواز نہیں دیتا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

فراز کے آفس میں داخل ہونے کے بعد اگلے پانچ منٹ میں وہ مریم کے بارے میں ساری معلومات لے چکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب اسے مریم سے بات کر کے ایک دو دن تک اپنا رشتہ بیچھڑنا تھا۔ وہ کسی صورت ایسی لڑکی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ جو اسکے ساتھ چلے تو لوگ مڑ مڑ کے ان دونوں کو دیکھیں۔ اور ایک دوسرے سے اشارے سے کر کے کہیں کہ۔
"کیا جوڑی ہے۔"

فراز نے مریم کو کافی لانے کا کہا۔ اور خود باہر نکل گیا۔ وہ اسکی سیکرٹری تھی۔
"یہ کافی سر" مریم نے کافی اس کے سامنے رکھتے ہوئے جھجھکتے ہوئے بولی۔ اس نے حسن ذوہیب کا بہت نام سنا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
دوسری طرف حسن ذوہیب نے مریم کی ہاتھوں کی لغزش کو بخوبی محسوس کیا۔ یعنی وہ اس سے مرعوب ہو رہی تھی۔ حسن ذوہیب دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔ اسے اچھا لگتا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
جب لوگ اسکی دولت اور خوبصورتی سے متاثر ہوتے۔

"مریم مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ آپ یہاں بیٹھیں۔" سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

"کیا بات کرنی ہے۔" وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔ کیا اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں سیدھی بات کرنے کا قائل ہوں۔ آپ مجھے اچھی لگی ہیں۔ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" اپنے قیمتی موبائل کو بائیں ہاتھ کے انگھوٹے اور درمیان والی انگلی کے درمیان اٹکائے۔ دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے فون کو گھماتے ہوئے وہ بولا۔

"کیا؟" مریم جو اسکے ہاتھوں میں حرکت کرتے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔ اس بات پہ گھبرا کر بولی۔ اسکا دل تیز تیز دھڑکنا شروع ہو گیا۔ اور ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے۔

"کیا آپ کو یہ رشتہ قبول نہیں۔ یا میں پسند نہیں آپ کو"۔ موبائل کو ٹیبل پہ رکھتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "میں نے یہ تو نہیں کہا"۔ وہ ایکدم بولی۔

Support@classicurdumaterial.com "تو آپ جو کہنا چاہتی ہیں۔ وضاحت کریں"۔ کافی ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کہو۔ آپ میرے انکل سے بات کر لیں"۔ وہ اپنے

ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ دل ابھی تک تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ حسن ذوہیب جیسا انسان اسے پرپوز کرے گا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"چلیں میں خود ہی آپ کے انکل سے بات کر لیتا ہوں۔ میرے والدین نہیں ہیں۔ اور باقی خاندان والوں سے میرے اتنے اچھے تعلقات نہیں ہیں"۔ کافی کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے وہ بولا۔

"جی ٹھیک ہے"۔ وہ ابھی بھی اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بات ہوتی ہے آپ کے گھر پہ"۔ کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ بولا۔ اور آفس سے باہر نکل گیا۔

کم از کم یہ تو کہہ دیتے کہ اچھی کافی بنائی ہے"۔ کپ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے

<https://www.classicurdumaterial.com/> سوچا۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ حسن ذہیب ہے۔ وہ اور اپنے علاوہ کسی کی تعریف

<http://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کرے ممکن نہیں۔ اگر اسے یہ خوف نہ ہوتا کہ مریم کی شادی کسی اور سے ہو جائے گی۔ تو

وہ یہ نہ کہتا کہ۔ آپ مجھے اچھی لگی ہیں۔



آج کافی دنوں بعد اسے بنک آنے کا ٹائم ملا تھا۔ اپنی ضرورت کا کیش نکالوا کر اس نے کوٹ کی پاکٹ میں ڈالا۔ اور باہر نکل آئی۔ موسم ابر آلود لگ رہا تھا۔ کوٹ کی ہڈ کو اس

CLASSIC URDU MATERIAL

نے سر پہ ڈالا۔ اور تیز قدموں سے چلتی سائیکل کی طرف بڑھی۔ تب ہی پیچھے سے کسی نے اسکی ہڈ کو کھینچا۔ وہ مڑے بغیر جانتی تھی کہ کون ہے۔ گہری سانس لے کر وہ پلٹی۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارا؟ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو"۔ اس دفعہ اس نے لہجے کو نرم رکھا۔ کیونکہ پیچھے ایک مہینے سے وہ عرود سے سخت لہجے میں ہی بات کر رہی تھی۔ لیکن عرود پہ کچھ خاص اثر نہ ہوا۔ شاید اب ہو جائے۔

"بتایا تو ہے تمہیں۔ بُر نہیں ہوئی تم اتنے دنوں سے یہ سوال کر کر کے۔ یا پھر تمہیں

پسند ہے میرے منہ سے اظہارِ محبت سننا"۔ دونوں ہاتھ جبین کی پاکٹ میں پھنساتا وہ بولا۔

شٹ اپ!۔ وہ سائیکل آگے بڑھاتی ہوئی بولی۔

"کیا! تم نہ کبھی اعتبار کرنا میرا۔ کیسے یقین دلاؤ تمہیں"۔ عرود بے بسی سے بولا۔ پتا نہیں

کب یہ لڑکی یقین کرے گی۔

"میں جانتی ہوں تم جیسے لڑکوں کی سائیکی کو۔ اگر کوئی لڑکی انکار کرے تو تم لوگ انا کا مسئلہ بنا لیتے ہو"۔ وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میری اطلاعات کے مطابق تو تمہاری کسی لڑکے سے تو کیا۔ کبھی کسی لڑکی سے بھی دوستی نہیں رہی۔ تو تمہیں کس نے یہ پٹی پڑھائی۔ یہ تم کس "قسم کے ناول" پڑھتی ہو"۔ وہ بات کرتے کرتے ایک دم رکے ہوئے بولا۔

"بکواس نہیں کرو۔ ہر ایک کو اپنے جیسا سمجھتے ہو"۔ وہ چٹخ کر بولی۔

"ارے میں تو ویسے ہی اندازے لگا رہا تھا۔ تمہاری اتج کی لڑکیاں تو رومینٹک ناول پڑھتی رہتی ہیں۔ تم کیوں مائنڈ کر گئی"۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر وہ صلح جو انداز میں بولا۔

"میرے بارے میں اندازے نہ لگایا کرو"۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تو اور کس کے بارے میں لگاؤ"۔

Support@classicurdumaterial.com

"جو مرضی کرو۔ میرا پیچھا چھوڑ دو"۔ بس ہاتھ جوڑنے کی کسر رہ گئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ڈنر پہ چلیں آج"۔ وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم کسی دماغ کے ڈاکٹر کو چیک کیوں نہیں کرواتے" وہ زچ ہوتے ہوئے بولی۔

"میں تو دل کے ڈاکٹر کو چیک کروانے کا سوچ رہا ہوں"۔ سینے پہ دل کے مقام پہ ہاتھ

رکھتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواباً سارہ نے تاسف سے سر ہلایا۔

تب ہی اسکی نظر سامنے سے آتے عرود کے گارڈ پہ پڑی۔ دل ہی دل میں اس نے شکر ادا کیا۔

"سر آپ کو بڑے سر ہلا رہے ہیں"۔ دونوں ہاتھ ادب سے باندھے مائیک نے کہا۔

"کیوں ہلا رہے ہیں" مائیک کی مداخلت پہ وہ جی بھر کہہ بدمزا ہوا۔

"کام ہے انکو"۔

"میں بعد میں آتا ہوں" سارہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے وہ بولا۔ وہ سائیکل پہ بیٹھ چکی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

سوری سر آپ کو ابھی جانا ہوگا"۔ اسے بازو سے پکڑتے ہوئے مائیک نے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایک نظر بے بسی سے آگے جاتی سارہ پہ ڈالی۔ پھر ایک سخت نظر مائیک پہ ڈالے کہ بعد وہ مجبوراً اسکے ساتھ چل پڑا۔

"ایک تو ابھی سے زمانہ ہمارے درمیان دوریاں ڈالنے کی کوشش میں لگ گیا"۔ بالوں پہ

ہاتھ پھیرتے ہوئے عرود نے سوچا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

گلی کا موڑ موڑتے ہوئے اسنے گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔ گارڈ عرود کا بازو پکڑ کہ اسے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ اور عرود بری بری شکلیں بناتا اسکے ساتھ چل رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر اسکے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔



حیدر عباس ہسپتال کے کوریڈور میں گھبراتے ہوئے چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ محب کے ساتھ لاہور کی سیر کو نکلا تھا۔ محب سے ہی میننگ تھی اسکی۔ گاڑی وہ خود چلا رہا تھا۔ جب اچانک سے ایک لڑکی گاڑی کے سامنے سے گزرنے لگی۔ گھبرا کر اس نے گاڑی روکنے کی کوشش کی۔ لیکن تب تک وہ لڑکی گاڑی سے ٹکرا کر زمین بوس ہو چکی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

تب ہی اس نے کمرے سے ڈاکٹر کو نکلتے دیکھا۔ وہ جلدی سے اسکی طرف بڑھا۔ ڈاکٹر اردو

میں محب کو کچھ کہہ رہا تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا کہہ رہے ہیں؟" - وہ پریشان لہجے میں بولا۔

"کہہ رہے ہیں کہ وہ لڑکی اب ٹھیک ہے۔ اسے معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ خوف کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اب ہوش میں آگئی ہے" - محب نے اسے تفصیل بتائی۔

"مل سکتے ہیں اس سے" - حیدر نے پوچھا

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں۔ آپ اندر جاؤ۔ میں گھر فون کر کے آتا ہوں۔"۔ محب جواباً بولا۔

وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔ پریشانی میں اس نے پہلے اس لڑکی پہ غور نہیں کیا تھا۔ اب وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ تب حیدر عباس پہ ایک راز افشا ہوا۔

وہ پہلی نظر کی محبت کا شکار ہو چکا تھا۔

تب ہی مارتھا نے آنکھیں کھولی۔ سامنے ایک اجنبی چہرے کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔

"ریلکس۔ ہماری گاڑی سے آپکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ اسکے لیئے معذرت۔ اب آپ کیسی

ہیں۔"۔ وہ شائستہ لہجے میں بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ٹھیک ہو۔"۔ وہ آہستہ آواز میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"آپ کے پرس میں موبائل نہیں تھا۔ تو آپ کے گھر والوں کو اطلاع نہ دے سکے۔ آپ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نمبر بتا دیں۔ میں فون کر دیتا ہوں۔"۔ حیدر نے کہا۔

"اب وہ اسکو کیا بتاتی کہ اسکے پاس فون نامی کوئی چیز نہیں ہے۔

"آپ مجھے اپنا فون دے دیں۔ میں خود بات کر لیتی ہوں۔"۔ وہ حیدر کی طرف دیکھتے ہوئے

بولی۔ اسکے گھر والوں کو کہاں انگلش سمجھ آتی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

حیدر نے اسے موبائل پکڑایا۔ اس کے قیمتی موبائل کو اس نے جھجھکتے ہوئے تھاما۔ اور گھر کا موبائل نمبر ملا۔ دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا۔
"امی میں ہوتا تھا۔" ہیلو کے جواب میں وہ بولی۔

سہر ہو تم۔ تمہارا باپ غصے ہو رہا ہے۔ اور یہ کس کا فون ہے۔" امی کی آواز فون میں ابھری۔

"ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میرا۔ ہسپتال میں ہوں۔" وہ حیدر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ جو سامنے بیٹھا اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"ٹھیک ہونا۔ کون سے ہسپتال میں ہو؟۔ امی پریشان لہجے میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

حیدر سے پوچھ کہ اس نے امی کو ہسپتال کا نام بتایا۔ اور فون بند کر کے حیدر کی طرف
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
پڑھایا۔ تب ہی محب اندر داخل ہوا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ کے گھر والے۔" حیدر نے پوچھا۔

"وہ لوگ آرہے ہیں۔ تو میں پھر چلی جاؤ گی انکے ساتھ۔" وہ جواباً بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بل ہم نے پے کر دیا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ اب ہمیں چلنا چاہیے حیدر"۔ محب نے کہا۔

"نہیں۔ انکے گھر والے آجائیں۔ پھر ان لوگوں کو گھر ڈراپ کر کے چلتے ہیں"۔ حیدر اس طرح مارتھا کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ بے حس نہیں تھا۔ اور اب تو معاملہ دل کا تھا۔

کچھ دیر میں مارتھا کے والدین آگئے۔ کافی غصے میں تھے۔ لیکن محب اور مارتھا نے انہیں سنبھال لیا۔ اور حیدر نے بھی معذرت کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> پھر وہ دونوں اُن تینوں کو انکے گھر چھوڑ آئے۔ اس طرح حیدر نے مارتھا کا گھر بھی دیکھ لیا۔

Support@classicurdumaterial.com 🍁🍁🍁🍁

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مجھے کیوں بلایا آپ نے"۔ ایک ناراض نظر باپ پہ ڈال کر ڈائینگ ٹیبل کی کرسی کھینچتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"شرم کر لو کچھ۔ ایک مہینے بعد میں بزنس ٹور سے واپس آیا ہوں۔ اور صبح کا آیا بیٹھا ہوں۔ پر تمہیں اپنے دوستوں سے فرصت نہیں"۔ ناشتہ کرتے حسن ذوہیب نے اسے شرم دلانی چاہی۔

"خیر! ایسا کیا کام آن پڑا آپکو"۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ باپ کے لیئے وہ کبھی اپنے اندر محبت بھرے جذبات نہ جگا سکا تھا۔

"میرا دوست فراز اور اسکی بیوی بیٹی آرہے ہیں ڈنر پہ۔ تو ان کو تم نے میرے ساتھ کمپنی دینی ہے"۔ جوس کا گلاس اٹھاتے حسن ذوہیب نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "اوہ! تو آپ کو یہ لگتا ہے۔ کہ میں "اس طرح" آپ کا بزنس بڑھانے میں مدد کروں گا۔

بھول ہے آپ کی۔" وہ استہزایہ انداز میں بولا۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "میں حسن ذوہیب ہوں۔ لوگ میرے پاس آتے ہیں بزنس میں مدد لینے۔ حسن ذوہیب

نے جو کچھ حاصل کیا۔ اپنے بل بوتے پہ کیا۔ حسن ذوہیب ایسی چپ حرکتیں نہیں کرتا"۔ جوس پیتے ہوئے حسن ذوہیب نے مغرور انداز میں کہا۔

غرور نے افسوس سے باپ کی طرف دیکھا۔ اسکے باپ کو اپنی خوبصورتی اور ذہانت پر بہت غرور تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ نے شاید سنا نہیں۔ کہ غرور کا سر نیچا"۔ کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ بولا۔

"تیار رہنا رات کو"۔ پیچھے سے حسن ذوہیب نے کہا۔

لیکن عرود نے مڑے بغیر سر ہلا کر انکار کر دیا۔

جس پہ حسن ذوہیب نے تاسف سے سر ہلایا۔

"کس کے ساتھ ہوتا ہے یہ آجکل"۔ پاس کھڑے مائیک سے اس نے پوچھا۔

"حیدر عباس کی بڑی بیٹی کے ساتھ"۔ مائیک سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"پھر وہ تو خوبصورت نہ ہوگی۔ کیونکہ اسکی ماں خوبصورت نہیں تھی"۔ کرسی سے اٹھتے

ہوئے حسن ذوہیب نے کہا۔

"نہیں سر وہ حیدر عباس پہ گئی ہے"۔ مائیک بولا۔

"انٹر سٹنگ۔ پھر تو خوبصورت ہوگی"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ حیدر عباس اور اسکا اس

وقت تک سامنا رہا۔ جب تک حیدر زندہ رہا۔ لیکن یہ بات اسکے لیے اب معنی نہیں رکھتی

تھی۔ کیونکہ حیدر مر چکا تھا۔

"بہت"۔

اگرڈ -



حسن ذویب اس وقت مریم کے چچا کے ڈرائنگ میں ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔ اس کے پیچھے اسکا خاص ملازم سمیت ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ سامنے مریم کے چچا اور چچی اور مریم بیٹھے تھے۔ خاصے مرعوب نظر آرہے تھے وہ حسن سے۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"دیکھیں میں سیدھی بات کرنے کا قائل ہوں۔ آپ لوگوں کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ آج ہی نکاح کر لیتے ہیں۔ کیونکہ کل مجھے لازمی آکسفورڈ

پہنچنا ہے۔" دایاں بازو صوفے پہ پھیلاتے ہوئے حسن ذویب نے کاروباری لہجے میں

مریم کے چچا سے کہا۔ Support@classicurdumaterial.com

اس بات پہ ادھر ہی موجود مریم نے حیرت سے حسن ذویب کو دیکھا۔ دو دن پہلے جب

اس نے رشتہ لانے کا کہا تو وہ بہت خوش ہوئی۔ لیکن ابھی جس لہجے میں اس نے شادی کا کہا۔ تو مریم کا دل کھٹک گیا۔ اسے لگا کہ کچھ غلط ہے۔

"میں غلط سوچ رہی ہوں۔ یہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔ اور فوراً مجھے یہاں سے نکالنا چاہتا ہے۔" دل میں آئے وسوسوں کو اس نے جھٹکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ٹھیک ہے جیسے آپ اور مریم مناسب سمجھیں"۔ چچا نے مؤدب لہجے میں کہا۔

"کیا خیال ہے تمہارا"۔ حسن ذوہیب نے اب براہ راست اس سے پوچھا۔ مریم گڑبڑا گئی۔

"اسکو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہے نا مریم"۔ چچی فوراً بولی۔ اتنے امیر آدمی سے وہ فوراً رشتہ جوڑنا چاہتی تھی۔

"جی"۔ مریم نے بس اتنا ہی بولی۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں میئنگ پنٹا کر آتا ہوں۔ تب تک تم یہ چیک رکھو۔ اور برائیل ڈریس

اور باقی شاپنگ کر لو"۔ چیک بک سے ایک چیک کاٹتے ہوئے وہ بولا۔ چیک کاٹ کر اس

نے سامنے موجود ٹیبل پر رکھا۔ اور کوٹ کا بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

Support@classicurdumaterial.com

جیسے ہی حسن ڈرائینگ روم سے نکلا۔ اور چچا بھی اسکو گیٹ تک چھوڑنے پیچھے لپکے۔ چچی فوراً

چیک کی طرف بڑھی۔ چیک دیکھ کر انکی چیخ نکل گئی۔ اتنی زیادہ رقم انہوں نے کبھی زندگی

میں نہیں دیکھی تھی۔

"شادی کے بعد ہمیں بھول نہیں جانا مریم" اسے گلے لگاتے چچی خوشامدی لہجے میں

بولیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مریم کے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔



کلاس میں پن ڈراپ سائنس تھا۔ سر مائیکل لیکچر دے رہے تھے۔ لیکچر کے پوائنٹس نوٹ کرتے کرتے اسکے پن نے لکھنا بند کر دیا۔ اس نے دو تین بار پن کو جھٹکا دیا۔ پر پن نے لکھنے سے انکار کر دیا۔ اس نے ایک چور نظر لیکچر دیتے سر پہ ڈالی۔ اور ادھر ادھر مدد کے لیے نظر دوڑانی چاہی۔ لیکن اس سے پہلے ہی ساتھ بیٹھا سٹوڈنٹ پن اسکی طرف بڑھا چکا تھا۔ سارہ نے سوچا کہ بعد میں شکریہ ادا کر دے گی۔ جیسے ہی سر باہر نکلے۔ پن واپس کرنے کے لیے اس نے اپنا رخ موڑا۔ سامنے بیٹھے بندے کو دیکھ کر اسکی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ وہ عروود تھا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تم میری کلاس میں کیا کر رہے ہو؟" سارہ دبی دبی آواز میں غرائی۔
ارے تم بھول گئی۔ میں بھی بی اے ہونس ان اکنامکس اینڈ مینجمنٹ کا سٹوڈنٹ ہوں۔
سر پہ کیپ پہن کہ اسے اوپر ہڈ ڈالے ہوئے عروود بولا۔

"جانتی ہوں۔ پر تم تو دو سمسٹر آگے ہو نا۔" آس پاس گزرتے سٹوڈنٹس کو دیکھتے سارہ
آہستہ آواز میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اف! جب تم میرے بارے میں اتنی معلومات رکھتی ہو۔ تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔"
- دائیں ٹانگ پہ بائیں ٹانگ رکھتے وہ بولا۔ ساتھ ساتھ بایاں پاؤں مسلسل ہلا رہا تھا۔
اس بات سے سارہ نے اسے ایسے دیکھا۔ جیسے اسکی دماغی حالت پہ شبہ ہو۔
"تم کبھی سدھر نہیں سکتے۔" نفی میں سر ہلاتی وہ بولی۔
"اتنا تو سدھر گیا ہوں۔ اور کیا چاہتی ہو۔" ابھی بھی مسلسل بایاں پاؤں ہلا رہا تھا۔
"میں تم سے بحث کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کر سکتی۔" کرسی سے اٹھتے ہوئے
وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"سدھر جا رہی ہو؟" - اب پاؤں کی حرکت رک چکی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"جہنم میں۔ چلنا ہے۔" وہ جل کہہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں۔ میرا وہاں کیا کام۔ تم جاؤ۔" وہ دوبارہ سے پاؤں ہلانا شروع کر چکا تھا۔

سارہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

"ارے سنو تو" - وہ آواز دیتا رہ گیا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

حیدر عباس گاڑی چلاتے ہوئے بائیں ہاتھ سے مسلسل پیشانی مسل رہا تھا۔ وہ مارتھا کہ گھر سے واپس آ رہا تھا۔ مارتھا کی خیریت معلوم کرنے کے بعد اس نے سیدھے سیدھے لفظوں میں مارتھا کا ہاتھ مانگا۔ لیکن مارتھا کہ ماں باپ کا ری ایکشن بہت شدید تھا۔ انہوں نے نا صرف انکار کر دیا۔ بلکہ اسے اسی وقت گھر سے جانے کا کہا۔ جب وہ مایوس ہو کر واپس پلٹ رہا تھا۔ تب مارتھا نے اس سے کہا کہ وہ اپنے والدین کو سمجھانے کی کوشش کرے گی۔ لیکن اسے کوئی خاص امید نہیں ہے۔



وہ لائبریری میں آیا تھا۔ اسے سارہ سے بات کرنا تھی۔ تب ہی اسکی نظروں نے سارہ کو ڈھونڈ لیا۔ اس نے سارہ کو بہت ساری کتابوں میں سر دیے بیٹھے دیکھا۔ شاید اسے اسائنمنٹ تیار کرنی تھی وہ ایک کرسی کا فاصلہ چھوڑ کر اسکے برابر میں بیٹھ گیا۔ اور اسکی طرف دیکھنے لگا۔

تب ہی سارہ کو اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تیئش محسوس ہوئی۔ جیسے ہی اس نے برابر میں دیکھا۔ تو عروود تھا۔ اسے نے برا سامنہ بنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں مدد کرو تمہاری" - سامنے پڑی کتاب اٹھاتے ہوئے وہ بولا۔ سارہ کے برا منانے کو اس نے کوئی اہمیت نہیں دی۔

"جب پیار کیا ہے تو ڈھیٹ ہونا تو بنتا ہے نا۔"

"مہربانی۔ میں کر لو گی۔ اور تمہیں کیا کوئی اور کام نہیں ہے۔ میں جدھر جاؤں۔ تم ادھر پہنچے ہوتے ہو۔" وہ آہستہ میں سخت لہجے میں بولی۔

"میں تمہارے پیچھے نہیں آیا۔ اپنے کام سے آیا ہوں ادھر۔ تمہیں یہاں دیکھا۔ تو مدد کرنے آگیا۔" کتاب واپس رکھتے ہوئی اس نے جھوٹ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"جیسے میں تو تمہیں جانتی نہیں" - وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com
"اوہ تم مجھے جاننے لگی ہو۔ مطلب محبت ہونے والی ہے تمہیں مجھ سے۔" میز پہ دونوں بازو ٹکائے تھوڑا اسکی طرف جھکے ہوئے وہ بولا۔

"تمہارے خواب میں" - اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بولی۔

"مطلب اب میرے خوابوں کے بارے میں بھی اندازے لگانے لگی تم۔ مطلب محبت بس ہوئے جاتی ہے" - ہونٹوں پہ مسکرائٹ سجائے وہ دوسری طرف دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کس قسم کی فلمیں دیکھتے ہو تم" - کتاب میز پہ پڑھتے ہوئے وہ زچ ہوتے ہوئے بولی۔

"سپر ہیروز والی" - اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

"تو کہیں تم خود کو سپر ہیرو تو نہیں سمجھنے لگے۔ کہ میں تم سے امپریس ہو جاؤں گی" - سارہ نے طنز کیا۔

نہیں۔ سپر ہیرو نہیں۔ میں خود کو صرف تمہارا ہیرو سمجھتا ہوں" - بُرا منائے بغیر وہ خوشی سے بولا۔

"تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ تم نہایت ہی کوئی تمہرڈ کلاس رومینٹک موویز دیکھتے

<https://www.classicurdumaterial.com/> ہو" - اس نے دوبارہ طنز کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"یہ میرے جذبات ہیں۔ جنہیں تم تمہرڈ کلاس کہہ رہی ہو" - وہ ناراضگی سے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہارے جذبات بھی تمہرڈ کلاس ہی ہیں" کتاب چہرے کے سامنے کرتے ہوئے وہ

بولی۔ مطلب اب دفعہ ہو۔

"میں جارہا ہوں۔ ناراض ہو کے" - وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔ اور دو قدم آگے چلا۔

پھر پیچھے مڑ کے دیکھا تو سارہ کتاب میں غرق ہو چکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"حد ہے یعنی"۔

"آئی لو یو" ایکدم وہ اتنی اونچی آواز میں بولا۔ کہ لائبریری میں بیٹھے تمام سٹوڈنٹس نے کانوں پہ انگلیاں رکھ لیئے۔ کتابوں نے بھی۔

اور سارہ کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلا۔ اس نے گھبرا کر پیچھے کھڑے عروود کو دیکھا۔ اگرچہ اس نے اسکا نام نہیں لیا تھا۔ مگر عقل کا اندھا بھی بتا سکتا ہے کہ کس کو کہا گیا ہے۔

اور عروود نے ایک نظر سارہ کے رنگ بدلتے چہرے پہ ڈالی۔ وہ اب اسکو گھور رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
سر کو اشارے سے خم دیتا وہ مڑ گیا۔ کیونکہ نقص امن کا خطرہ تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"سائیکو"۔ وہ زیر لب بڑبڑائی۔ اور ایک نظر لائبریری میں بیٹھے لوگوں پہ ڈالی۔ جو اب اس

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کی طرف دیکھ کر شرگوں شیاں کر رہے تھے۔ اس نے کتابوں پہ سر گرا لیا۔



مجھ میں تو

از قلم: کرن مشتاق

(رائٹر کی اجازت اور نام کے بغیر کاپی اور پوسٹ نہیں کرتے)

مریم نے جہاز کی سیٹ سے ٹیک لگاتے ہوئے ساتھ بیٹھے حسن کی طرف دیکھا۔ جو سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔ شاید وہ سو رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے ان کا نکاح ہوا تھا۔ اب وہ اسکے ساتھ جارہی تھی۔

حسن ذویب کے ساتھ گزارے اس ایک گھنٹے میں وہ اسے بہت عجیب لگا۔ اس نے ایک دفعہ بھی اسکی تعریف نہیں کی۔ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسکے حسن کے قصیدے پڑھے۔ کیونکہ وہ بہت خوبصورت ہے۔ آج انکی شادی ہوئی تھی۔ اتنا حق تو بنتا تھا اسکا۔ لیکن

حسن ذویب کے رویہ سے یہ کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ یہ اسکی لومیرج ہے۔

"میں کچھ زیادہ ہی حساس ہو رہی ہوں۔ گھر جا کر کر لیں گے میری تعریف۔ یا پھر جیسا لوگ کہتے ہیں کہ کم ہی گھلتا ہے یہ۔ تو کچھ دنوں تک سب نارمل ہو جائے گا" آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے سوچا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ بیڈ پہ بیٹھی عرود کے متعلق سوچ رہی تھی۔ وہ لوگوں سے فاصلہ رکھ کر ملنے کی قائل تھی۔ وہ ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی۔ گو کہ وہ بچپن سے ہی سنجیدہ مزاج کی حامل تھی۔ کیونکہ ماں کی باپ سے علیگی۔ یہ وہ چیز تھی جس کی وجہ سے وہ کبھی کھل کہ ہنس نہ سکی۔ لیکن پھر بھی اسکی گنی چنی دوستیں تھی۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے ہونے والے اس حادثے نے اسے لوگوں سے دور کر دیا۔ وہ لوگوں سے فاصلہ رکھنے لگی۔ کیونکہ وہ کسی کی ہمدردی نہیں چاہتی تھی۔ ڈیڈ کے انتقال کے بعد وہ اپنے خاندان کے صرف ایک ہی شخص سے رابطے میں تھی۔ وہ پھوپھو کا بیٹا زیان تھا۔ زیان ہی تھا جو اسے خود فون کرتا تھا۔ اور اسکی ایک بھائی کی طرح فکر کرتا ہے۔ اور اب یہ عرود۔

وہ کم بولتی تھی۔ لیکن عرود کے سامنے اسکی زبان قینچی کی طرح چلتی تھی۔ وہ شخص اسکے حواسوں پہ سوار ہونے لگا تھا۔ پچھلے دو مہینے سے وہ مستقل مزاجی سے نہ صرف اسکے پیچھے لگا تھا۔ بلکہ اسکی سرد مہری کو بھی برداشت کر رہا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتی۔ عرود کا گارڈ

اسکی حفاظت کے لیے موجود ہوتا۔ اتنے عرصہ دنیا سے کٹ کے رہنے کے بعد اب اسکا دل چاہتا کہ وہ عرود کی محبت کو تسلیم کر لے۔ کسی نئے فرد کو جگہ دے اپنی زندگی میں۔ وہ فرد جو واقعی اس سے پیار کرتا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ سوچ کہ وہ بیڈ سے اٹھی۔ اور دروازے کے ساتھ پڑے ڈیسنگ ٹیبل کہ پاس کھڑی ہوگئی۔ آئیے نے اس سے کہا کہ وہ بہت خوبصورت ہے۔ اگر عروود اس سے کہتا ہے کہ۔ وہ اس سے پیار کرتا ہے۔ تو اس میں نہ تسلیم کرنے والی کوئی بات نہیں۔ وہ یہ بات مان لے۔

اس نے بائیں کان سے بال ہٹائے۔ تب دماغ بولا۔ کہ اس حادثے کو جاننے کے بعد عروود پیچھے ہٹ جائے گا۔

لیکن دل نے کہا کہ محبت کرنے والے روح سے محبت کرتے ہیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اور اس نے دل کی بات ماننے کا فیصلہ کیا۔

Support@classicurdumaterial.com 🍁🍁🍁

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "تم لوگ جو مرضی کہہ لو۔ میں اس رشتے کے حق میں نہیں ہوں۔" مارتھا نے سمر اٹھا

کر باپ کی طرف دیکھا۔ جو چلا کر اس کے بھائی سے بات کر رہا تھا۔

"ابو اگر ہم نے یہ چانس مس کر دیا۔ تو پھر ساری زندگی ہم اسی طرح غربت میں پستے

رہے گے۔" نرم لہجے میں اسکا بھائی بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ارے دماغ خراب ہو گیا تیرا۔ اس لالچ میں اسکی شادی ایک مسلمان سے کر دوں میں"

- اسکے باپ کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

"صرف ایک سال کی بات ہے۔ اس ایک سال میں یہ نہ صرف ہمارے حالات بدلے گی۔ بلکہ اچھی خاصی جائداد بھی اپنے نام کروا لے گی"۔ اس بات پہ اس نے سراہنے والے انداز میں اپنے بھائی کی طرف دیکھا۔ جو حیدر عباس سے اسکی شادی کا مقصد اس کے کئے بغیر جان گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میری ایک شرط ہے۔ وہ لڑکا پہلے عیسائی ہوگا۔ پھر ہی یہ شادی ہوگی"

- اسکے باپ نے اپنا فیصلہ سنایا۔ اور مارتھا کا دل کیا کہ اپنا سر پہٹ لے۔

"ابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ یہاں مسلمانوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور آپ

اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا مذہب تبدیل نہیں کرتے"۔ وہ جلدی سے بولی۔

"پھر میری طرف سے انکار ہے"۔ اسکا باپ حتمی انداز میں بولا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نہ مانے۔ میں خود اسکی شادی کروا دوں گا اس سے"۔ اسکے بھائی نے

بھی اپنا فیصلہ سنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"دیکھ رہی ہو انکو"۔ اسکا باپ کب سے خاموش بیٹھی اسکی ماں سے بولا۔

"میں مارتھا کے ساتھ ہوں۔ کیونکہ یہ ہمارے تینوں بچوں کے مستقبل کا سوال ہے"۔
اسکی ماں نے بھی اسکے حق میں فیصلہ دیا۔

"اور میں بھی"۔ اسکی بہن اندر آتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم لوگوں کی بات مان لیتا ہوں۔ لیکن اگر مارتھا تم مسلمان ہوئی۔ یا
اس آدمی سے تمہاری اولاد ہوئی۔ تو ہم سب تم سے تعلق ختم کر دیں گے"۔ ہار مانتے
ہوئے اسکا باپ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں آپ کو مایوس نہیں کرو گی"۔ مسکراتے ہوئے وہ بولی۔ اور باہر نکل گئی۔ حیدر
عباس کو خوشخبری جو سنائی تھی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
بیج لکھتے ہوئے اس کے لبوں پہ مسکراہٹ تھی۔ بڑا گھر، گاڑی، بینک بیلنس اور نوکر

چاکر یہ سب اب خواب نہیں تھا۔ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی بدلے کا جو خواب اس
نے دیکھا تھا۔ اسکی تعبیر اب دور نہیں تھی۔



CLASSIC URDU MATERIAL

وہ کینٹین میں بیٹھی نوڈلز کھا رہی تھی۔ ساتھ ساتھ اسکے کانوں میں آس پاس بیٹھے سٹوڈنٹس کی آوازیں بھی پڑ رہی تھیں۔ وہ اسکے اور عرود کے افیئر کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اس نے سر مزید باؤل پہ جھکا لیا۔ شاید وہ اس طرح کم لوگوں کی نظروں میں آئے۔

"ہائے سارہ"۔ ایک تیز طرار لڑکی اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔
اس نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

"مجھے نہیں پہچانتی تم"۔ لڑکی حیرت زدہ آواز میں بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اس نے دوبارہ نفی میں سر ہلایا۔ وہ واقعی اس لڑکی کو نہیں جانتی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"میں سلینا۔ عرود کی گرل فرینڈ"۔ ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے وہ لڑکی بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دوسری طرف سارہ کو لگا کہ اسکے گلے میں کچھ پھنس گیا ہے۔ بھلے وہ عرود کو انکار کرتی

رہی ہو۔ مگر اب کچھ دنوں سے اسے یہ احساس ہونے لگا تھا کہ وہ واقعی اس سے محبت

کرنے لگا ہے۔ لیکن وہ غلط تھی۔ پہلی غلط فہمی پیدا ہوئی تھی اسکے دل میں عرود کے

لیئے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تو میں کیا کروں"۔ وہ خود کو سنبھالنے ہوئے بولی۔

"ویسے ہی میں نے سوچا کہ بتا دوں تمہیں تاکہ تم کسی خوش فہمی کا شکار نہ ہو"۔ اپنے ناخنوں پہ ایک ادا سے پھونک مارتے ہوئے سلینا بولی۔

"میرے لیے عرود کوئی معنی نہیں رکھتا۔ تمہیں ہی مبارک ہو"۔ اس نے جواباً کہا۔ اور نوڈلز کھانے لگی۔

"عرود تم"۔ تب ہی سلینا کی گھبرائی ہوئی آواز گھونجی۔

اس نے سر اوپر اٹھایا۔ تو عرود سامنے ہی کھڑا تھا۔ اور سلینا کو گھور رہا تھا۔ وہ سر جھٹک

<https://www.classicurdumaterial.com/>
کر نوڈلز کھانے لگی۔ اسکا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا کہہ رہی تھی تم سارہ سے۔ کہ تم میری گرل فرینڈ ہو۔ دماغ کا علاج کرواؤ تم"۔ وہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سخت غصے میں لگ رہا تھا۔

"عرود ایسا کیا اس میں۔ جو مجھ میں نہیں ہے۔ اس سے زیادہ خوبصورت ہوں میں۔ اور

اسٹائش بھی۔ اسکی ڈریسنگ سینس دیکھی تم نے"۔ سلینا سارہ کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے عرود سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ ہمیشہ ڈھلی ڈھائے اور سہیل کپڑوں میں ملبوس ہوتی۔ اور چہرہ میک اپ سے عاری ہوتا۔

اچھا خاصا تماشا لگ چکا تھا۔ بہتر یہ ہی تھا کہ وہ وہاں سے چلی جائے۔ وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم کدھر جا رہی ہو؟ میں تمہیں ایکسپلین کرتا ہوں"۔ سارہ کو اٹھتے دیکھ کر وہ گھبرا گیا۔ سارہ کی آنکھوں میں پھیلی بے یقینی کو وہ جان چکا تھا۔

"میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ اور وہاں

سے چلی گئی۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com اور عروود سوچ رہا تھا کہ وہ شاید اسکی محبت اور اعتماد کبھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



مریم کی آنکھ کھلی تو حسن بیڈ پہ موجود نہیں تھا۔ اس نے سامنے دیکھا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ اس نے بلیک کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھا۔ اور وائٹ کلر کی ٹائی لگا رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔ لیکن مریم اسکی

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 46 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

طرف دیکھتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ شادی کے ان دو ہفتوں میں اسے کہیں سے یہ نہیں لگا کہ یہ حسن ذوہیب کی طرف سے لو میرج تھی۔ سمر ٹاؤن پہنچنے کے لگے ہی دن وہ آفس جانا شروع ہو گیا تھا۔ یہ تو ٹھیک تھا اس نے برا نہیں منایا۔ کیونکہ حسن پہ ایک بڑی ذمہ داری تھی۔

لیکن وہ پورا دن آفس میں گزار کے آنے کے بعد یا تو فائلوں میں لگ جاتا۔ یا پھر اسے زبردستی کسی ناکسی پارٹی میں لے جاتا۔ جہاں پہ لوگ ان دونوں کے حسن کے قصیدے پڑھتے۔ اور واپسی پہ حسن ذوہیب ہوش میں نہیں ہوتا۔ وہ اتنی شراب پیتا کہ واپسی پہ اسکے

خاص ملازم سمٹھ اور مائیک اسے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھاتے۔ شادی کے ان دو ہفتوں میں

اسے اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ اسکا یہ فیصلہ غلط تھا۔

"اس نے کبھی امیر انسان کی چاہ نہیں کی تھی۔ جو اسکی چاہ رکھتا ہو۔ اسکی چاہ کی تھی اس نے۔"

اپنی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی مریم کو دیکھ کر اسکے چہرے پہ ایک مغرور مسکراہٹ آئی۔

"اگر آپ خوبصورت ہوں۔ اور عام سے لوگ آپکو مڑ مڑ

CLASSIC URDU MATERIAL

کر دیکھ رہے ہوں۔ تو وہ احساس خوبصورت ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بے تحاشا خوبصورت انسان پلک چھپکائے بغیر آپ کو دیکھ رہا ہوں تو وہ احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص خود کو آپ سے نیچے دیکھ رہا ہے۔" وہ پرفیوم چھڑکتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔



آج سنڈے تھا تو اس نے پورے ہفتے کے پڑے کام نپٹائے۔ اب فلیٹ شیشے کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہیڈنگٹن میں رہتی تھی۔ اور یہ ایک چوٹھا سا فلیٹ تھا۔

جیسے ہی دروازہ کھولو تو بائیں طرف بیڈ پڑا تھا۔ اور اسکے ساتھ باتھ روم کا دروازہ تھا۔ اور بیڈ

کے دائیں طرف والی دیوار کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل پڑا تھا اور ساتھ کھڑکی تھی۔ بیڈ کے

سامنے ایک دیوار تھی جو آدھے کمرے کو کور کر رہی تھی۔ جس پے ایل سی ڈی لگی ہوئی

تھی اور اسکے سامنے ایک چھوٹی ٹانگوں والی میز تھی۔ جس پہ وہ زیادہ تر بیٹھ کر کھانا کھاتی

تھی۔ اور آگے اس دیوار کے ساتھ پردے لگا کر جو کہ باتھ روم کو دروازے تک جاتے

تھے۔ کمرے کو دو حصوں میں تقسیم کرتے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسرے حصے میں آمنے سامنے شیلف تھی۔ جس پہ الماریاں بنی ہوئی تھی اور سامنے والی شیلف کے ساتھ فریج پڑا تھا۔ وہ کچن تھا۔ اور کچن والے حصے میں بائیں طرف کرسیاں اور ٹیبل تھا۔ جہاں فرج تھا اسکے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو ڈریسنگ روم تھا۔ کمرے پر ایک نظر ڈال کر وہ کچن والے حصے کی طرف بڑھی۔

جب کھانا اس نے تیار کر لیا تو فریش ہونے کا ارادہ اس نے ملتوی کر دیا۔ کیونکہ پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔ ٹیبل پہ اس نے پاستا اور سینڈوچ رکھے۔ اس ٹیبل پہ جسکی ٹانگیں چھوٹی چھوٹی تھی۔ اور نیچے بیٹھ کے کھانا کھانے کے لیے وہ اسکو استعمال کرتی تھی۔ پانی

کا گلاس پکڑ کر جیسے ہی وہ نیچے بیٹھنے لگی۔

ایک دم دروازے کی گھنٹی بجی۔ وہ حیران ہوئی۔ کیونکہ اس سے ملنے والے لوگ نہ ہونے

کے برابر تھے۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بالوں کو کچھر سے آزاد کرتی وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

پوچھے بغیر ہی اس نے دروازہ کھول دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آنے والے نے اسے سرخ گلاب کا دستہ پیش کیا۔ سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر اس نے ابرو اچکائے۔

کہ خیریت ادھر بھی پہنچ گئے۔



"اسلام علیکم! کیسی ہو تم"۔ عرود مسکراتے ہوئے بولا۔ وہ جانتا تھا۔ وہ اسے خوشی سے ویلکم نہیں کر گی۔ لیکن وہ محبت میں ڈھیٹ ہونے کا قائل تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"وعلیکم اسلام۔ تم ادھر کیا کر رہے ہو؟"۔ دروازہ اس نے آدھا ہی کھولا تھا۔ اب وہ

Support@classicurdumaterial.com
دروازہ پکڑے اس طرح کھڑی تھی کہ عرود اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں تم سے ملنے آیا ہو۔ مہمانوں کو کیا باہر کھڑا رکھتی ہو تم"۔ دائیں ہاتھ سے دروازے پہ

زور دیتے ہوئے وہ بولا۔

سارہ کو ایک جھٹکا لگا۔ کیونکہ دروازہ پورا کھل چکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بن بلائے مہمان ہو تم"۔ اسکی پشت کو گھورتے وہ بولی۔ دروازے کو اس نے کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔ اسے عجیب لگا بند کرنا۔ وہ اب اندر کھڑا سر ادھر ادھر گھما رہا تھا۔

"مہمان تو ہوں نا۔ اور دیکھو تمہارے لیئے اتنے خوبصورت گلاب بھی لایا ہوں۔ کافی اچھا فلیٹ ہے تمہارا"۔ نظروں سے فلیٹ کا جائزہ لیتے ہوئے وہ بولا۔

"مہربانی آپکی"۔ وہ طنزیہ انداز میں بولی۔ پھول ابھی تک عروود کے ہاتھ میں ہی تھے۔

"اوہ سوری۔ یہ لو پھول"۔ وہ واپس پلٹتے ہوئے بولا۔ تب ہی اس کی نظر کھانے پہ پڑی۔

"واؤ بالکل صحیح ٹائم پہ آیا ہوں۔ مجھے بہت پسند ہے پاستا"۔ وہ پھولوں کو بیڈ پہ رکھ کر وہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>
نیچے بیٹھ چکا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

اور دوسری طرف سارہ حیرت سے اسکی بے تکلفی دیکھ رہی تھی۔ مطلب حد ہی ہوگئی۔ جیسے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہی اس نے پلٹ میں پاستا نکالنا شروع کیا۔ وہ بھی فوراً نیچے بیٹھ گئی۔ کیونکہ اسے بھی

بھوک لگی تھی۔

"بہت مزے کا ہے۔ میری مام کے ہاتھ کے پاستے کے بعد یہ تمہارا پاستا مجھے اچھا لگا

ہے"۔ وہ رغبت سے کھاتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ نے پاس پڑی پلیٹ سے سینڈوچ اٹھا لیا۔ اور ساتھ ساتھ عروود کو دیکھ رہی تھی
تھی۔ جس کے کھانے کی رفتار سے یہ لگ رہا تھا کہ وہ پلیٹ ختم کرنے کے بعد باؤل میں
موجود باقی بھی کھا لے گا۔

پاستا کھانے کے بعد عروود نے ایک سینڈوچ اٹھایا۔ اور سارہ کی طرف دیکھا۔ جو برے برے
منہ بناتی اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔ اور ابھی اس نے آدھا سینڈوچ کھایا تھا۔
"لگتا ہے اسے بھوک نہیں ہے۔ اور اس گندے مندے حلیے میں بھی مجھے یہ کیوں
اچھی لگ رہی ہے۔" یہ سوچتے ہوئے اس نے پاستے والے باؤل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> لیکن یہ کیا۔ سارہ نے باؤل اپنی طرف کھینچ لیا۔

Support@classicurdumaterial.com "کیا ہوا ہے؟" وہ حیرت زدہ آواز میں بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "کیا مطلب کیا ہوا۔ یہ سب میں نے اپنے لیئے بنایا ہے۔ تم یہ سب کھا جاؤ گے تو میں

کیا تمہیں کھاؤ گی۔" باؤل پہ دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولی۔

"کتنی کنجوس ہو تم۔ مہمانوں کے ساتھ کیا ایسا سلوک کرتی ہو تم۔" سینڈوچ کی طرف ہاتھ

بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن یہ کیا۔ سینڈوچ بھی سارہ اپنے قبضے میں کر چکی تھی۔

"کتنی بھوک ہو تم"۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"بالکل۔ بہت بھوک لگی ہے۔ تم نکلو ادھر سے۔ ورنہ تمہیں بھی کھا جاؤ گی"۔ دانت پیستے

ہوئے وہ بولی۔

"تو کیا تم نے یہ سب اپنے لیے بنایا تھا"۔ وہ حیرت بھرے لہجے میں بولا۔ کیا سارہ اتنا

کھاتی ہے۔

"نہیں تو اور کیا تمہارے لیے بنایا تھا"۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو پھر اتنا کھانا جاتا کدھر ہے"۔ عروود نے پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم نے کھا لیا۔ اب نکلو"۔ کھلے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا پلیز تھوڑا سا دے دو۔ تم دوبارہ بنا لینا"۔ وہ منت کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے بہت شدید بھوک لگی ہے۔ میں نہیں بنا رہی دوبارہ"۔ اب کی بار وہ تھوڑے نرم

لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پتا نہیں کیوں۔ عرود اس سے پیار کرتا ہے یہ دل نے کہا۔ لیکن دماغ کہہ رہا تھا کہ سلینا کی بات سچ بھی ہو سکتی ہے۔

"میں پڑا منگوا دیتا ہوں تمہارے لیے۔ بل میں پے کر دوں گا۔" ٹیبل پہ پڑے اپنے موبائل کو اٹھاتے ہوئے وہ بولا۔

"اپنے پیسے کا رعب کسی اور پر جماؤ۔ اگر تم حسن ذوہیب کے بیٹے ہو تو میں بھی حیدر عباس کی بیٹی ہوں۔" موبائل اسکے ہاتھ سے چھینتے ہوئے وہ تیز لہجے میں بولی۔

اور عرود بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ۔ یہ لڑکی کبھی امپریس بھی ہوگی مجھ

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com 🍁🍁🍁

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آج میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے۔" حیدر نے مارتھا کی انگلی میں ڈامنڈ رنگ پہناتے ہوئے کہا۔

جواباً مارتھا مسکرا دی۔

"بہت مشکلوں کے بعد پایا ہے میں نے تمہیں۔ ہمیشہ سر آنکھوں پہ بیٹھاؤ گا۔" مارتھا کے

شانے پہ بازو پھیلاتے ہوئے وہ بولا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 54 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"ایسا کون سا پہاڑ کھودنا پڑا آپ کو"۔ انگوٹھی سے کھیلے ہوئے وہ بولی۔

"اتنی مشکل سے میں نے ماما کو منایا۔ ورنہ وہ تو چچا کی بیٹی سے میری شادی کر دیتی۔ اور چچا بھی میرے مجبور کرنے پر مان گئے۔ خیر چھوڑو۔ تم ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت حسین لگ رہی ہو۔ یہ سفید برائیڈل ڈریس میں نے خود ڈیزائن کیا تمہارے لیے"۔ اُسکو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

"پھر آگے کیا ہوگا۔ آپکی امی اور چچا تو دل سے راضی نہیں۔ اور آپ چچا کے ساتھ مل کر اپنے خاندانی برنس کو سنبھال رہے ہیں"۔ مارتھا تو پریشان ہو گئی یہ سن کر۔ کیا کیا خواب

تھے اسکے۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں نے تو چچا سے کہا تھا کہ تمہارے لیے میں اپنا خاندانی برنس بھی چھوڑ سکتا

ہوں۔ لیکن وہ راضی ہو گئے کیا تمہارے لیے برنس اہم ہے"۔ وہ حیران ہوا مارتھا کی بات

پر۔

"ارے نہیں نہیں۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا۔ ویلے ہی آپ کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔ میرا کیا ہے۔ ساری زندگی غربت میں کاٹی ہے۔ میں تو ہر طرح کے حالات میں رہ سکتی ہوں"۔ وہ سنبھلتے ہوئے بولی۔ اور حیدر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تو تم یقین رکھو کہ اگر کبھی ایسے ویسے حالات ہوتے ہیں۔ تو میں خود کو گرومی رکھ کر تمہیں خوشیاں دوں گا۔" مارتھا کے ہاتھ پہ اپنا دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولا۔
"مجھے یقین ہے۔" وہ زبردستی مسکرائی۔
"اب چھوڑو دنیا کو اپنی بات کرتے ہیں۔"



وہ کلاس کی طرف جارہی تھی۔ جب وہ اپنا نام سن کر وہی رک گئی۔

عروود اپنے دوستوں کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کے کوریڈور میں کھڑا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"سنا ہے آجکل تمہاری ایک نئی گرل فرینڈ بنی ہے۔ اور اسکو تم بہت ہی زیادہ اہمیت

Support@classicurdumaterial.com

دے رہے ہو۔" ایک لڑکے نے عروود سے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم سے کس نے کہا کہ وہ میری گرل فرینڈ ہے۔" عروود جو بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہا

تھا۔ ناگوار آواز میں بولا۔

"تو کیا نہیں ہے تیری گرل فرینڈ۔" دوسرے لڑکے نے حیرانی سے کہا۔

نہیں۔"

CLASSIC URDU MATERIAL

"اوہ تو مطلب تو اسکو ٹریپ کر رہا ہے۔ کیونکہ اسنے تجھے اگنور کیا۔" پہلے والے لڑکے نے کہا۔

وہ دیوار کے ساتھ کان لگا کر کھڑی ہو گئی۔ وہ حقیقت جاننا چاہتی تھی۔
"ایسا کچھ نہیں ہے۔ نا تو وہ میری گرل فرینڈ ہے اور نا ہی میں اسے ٹریپ کر رہا ہوں۔" وہ تجسس پھیلاتے ہوئے بولا۔

"تو پھر کیا ہے یہ۔" دونوں لڑکوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

"محبت۔" وہ ڈرامائی انداز میں بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"واٹ؟؟؟" وہ دونوں لڑکے ہنسنے لگے۔

Support@classicurdumaterial.com

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے۔" وہ ناگواری سے بولا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو کیا گرل فرینڈ سے محبت نہیں ہوتی۔" دوسرے لڑکے نے پوچھا۔

"نہیں۔ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اسے آپ گرل فرینڈ نہیں بناتے۔" وہ کھوئے ہوئے

انداز میں بولا۔

"عجیب ہی کوئی فلسفہ ہے۔" دوسرا لڑکا بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم نہیں سمجھ سکتے"۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔۔

اور دوسری طرف سارہ حیران و پریشان کھڑی تھی۔



"کیا واقعی وہ مجھ سے پیار کرتا ہے"۔ سامنے دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔

سر مائیکل کلاس لے رہے تھے۔ پر وہ عروود کو سوچ رہی تھی۔

"ایسا ہی ہے۔ تو تمہیں اس کے پیار کو فوراً قبول کرنا چاہیے۔ تم محبت کے معاملے میں

بہت غریب ہو"۔ دل نے اس سے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"لیکن سلینا؟"۔ دماغ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"وہ سلینا کا سچ ہے"۔ دل نے فوراً کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اور جو حادثہ ہوا ہے اسکا کیا۔ مرد کو مکمل حسن چاہیے ہوتا ہے۔ خصوصاً جب وہ خود حسین

ہو"۔ دماغ نے اپنا فلسفہ پیش کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہر مرد ایک سا نہیں ہوتا۔ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے لیے خوبصورتی اہم نہیں ہوتی

- محبت اہم ہوتی ہے۔ عروود بھی ان مردوں جیسا ہے۔" دل نے اپنی دلیل فوراً پیش

کی۔ جیسے وہ یہ مقدمہ کسی طور پر ہارنا نہیں چاہتا۔

دل اور دماغ کی اس جنگ نے اسے چکرا دیا۔ وہ یقیناً چیخ پڑتی۔ اگر پاس بیٹھی لڑکی نے

اسے پکار کر واپس نہ کھینچ اس بحث سے۔

اس نے غائب دماغی سے اسکی طرف دیکھا۔

"سر ہلارہے ہیں۔" وہ لڑکی سامنے اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اس نے سامنے دیکھا تو سر خستہ لگیں نگاہوں سے اسے گھور رہے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

اس سے پہلے وہ سواری کرتی۔ سر نے اسے کلاس سے باہر دفع ہونے کا اشارہ کر دیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ مرے مرے قدموں سے اپنا سامان اٹھاتی کلاس سے باہر آگئی۔

اس سے پہلے دوبارہ دل و دماغ کی جنگ شروع ہوتی اس نے کانوں پہ ہاتھ رکھ کر انہیں

روکنے کی کوشش کی۔

تب ہی اسکے کانوں میں ایک شرگوشی گونجی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"محبت بس ہوئے جاتی ہے۔"



آج عرصے بعد حیدر عباس اور حسن ذوہیب ایک چھت تلے موجود تھے۔ وہ بھی آمنے سامنے۔ ورنہ پیچھے سے تو بزنس کی دنیا میں وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

آج ان دونوں کے مشترک دوست نے دونوں کی شادی کی خوشی میں پارٹی رکھی تھی۔ مارتھا اور حیدر بلیک ڈریسز میں ملبوس تھے۔ مارتھا نے بلیک ساڑی پہنی تھی۔ اور حیدر نے بلیک

پنٹ کوٹ۔ سب نے انکی جوڑی کو سراہا تھا۔ لیکن اس وقت تک جب تک حسن اور مریم

نہیں آئے تھے۔ انکے آنے کے بعد تو لوگ بس ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ اور سوچ

رہے تھے کہ حسن زیادہ خوبصورت ہے یا مریم۔

کولڈ ڈرنک پیتے ہوئے مارتھا نے بھی دل ہی دل میں اُن دونوں کو سراہا۔ تب ہی اسکی نظر کچھ دور کھڑے دوستوں کے ساتھ مصروف حیدر پر پڑی۔ وہ کہیں سے بھی خود کو اسکے قابل نہ سمجھ پائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تب ہی ایک آواز پہ وہ مڑی۔ اس نے دیکھا تو حسن ذوہیب اور مریم اس کے سامنے کھڑے تھے۔

"تو تم ہو حیدر عباس کی بیوی۔" اسکا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے حسن ذوہیب بولا۔

اور مارتھا جو ساری زندگی کنفیوز نہ ہوئی۔ حسن ذوہیب کے الفاظ اور لہجے پر ہو گئی۔

"یہ پسند ہے تمہاری۔ بہت ہی افسوس ہوا دیکھ کر۔" حیدر جو حسن کو مارتھا کے پاس آتے

دیکھ چکا تھا۔ فوراً مارتھا کے پاس پہنچا۔ جیسے ہی وہ قریب آیا تو حسن نے اس سے کہا۔

"اپنی بکو اس بند کرو۔ یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔" حیدر غراتے ہوئے بولا۔

"میں نے ایسا کیا کہا ہے۔ جو تم اتنا برا منا گئے۔ کپڑوں سے لے کر جوتوں تک تو تمہارا

ٹیسٹ بہت اعلیٰ رہا ہے۔ پھر اس معاملے میں کیا ہوا۔ لگتا ہے تمہارا اصل ٹیسٹ یہ ہی

ہے۔" حسن ذوہیب نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

حیدر نے حسن کا گریبان پکڑ لیا۔ اس سے پہلے نوبت باتھا پائی تک پہنچتی۔ ان کے دوست

نے آکر بیچ بچاؤ کرایا۔ اور ان کو سمجھانے کے لیے اندر لے گیا۔

حیدر نے اسے اشارے سے پریشان نہ ہونے کا کہا اور اندر بڑھ گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آئی ایم سوری۔ جو حسن نے آپ سے کہا۔" کب سے خاموش کھڑی مریم نے کہا۔ آج اسے پورا یقین ہو گیا تھا کہ۔ حسن نے اس سے شادی اسکی خوبصورتی کی وجہ سے کی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔ اپنی طرف سے تو انہوں نے ٹھیک ہی کہا ہے۔" مارتھا پھسکی

مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ اسکو تو یہ پریشانی تھی کہ ابھی تک وہ کچھ کر بھی نہیں سکی تو حیدر نے اگر لوگوں کی باتوں میں آکر اسے چھوڑ دیا تو پھر کیا ہوگا۔

"نہیں انہوں نے غلط کہا۔ اصل خوبصورتی دیکھنے والے کی نظر میں ہوتی ہے۔" مریم نے اسے ریلکس کرنا چاہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "کافی اچھی جوڑی ہے آپ لوگوں کی۔" مارتھا نے اسے سراہا۔

Support@classicurdumaterial.com "آپ لوگوں کی زیادہ اچھی جوڑی ہے۔" مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "آپ مزاق کر رہی ہیں۔" اسے حیرت ہوئی مریم کی بات پہ۔

"نہیں جس قدر پیار حیدر عباس آپ سے کرتا ہے۔ تو آپکی جوڑی ہی بہترین ہے۔" مریم نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جس طرح حیدر نے مارتھا کو تسلی دی۔ وہ اسکی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مارتھا نے چونک کر مریم کی طرف دیکھا۔ اس خوبصورت لڑکی کی آنکھوں میں اسے اداسی نظر آئی۔



سارہ مارکیٹ تک گئی تھی۔ اسے کچھ کام تھا۔ واپسی اپنے فلیٹ کے دروازے پہ جیسے ہی اس نے ہاتھ رکھا وہ کھلتا چلا گیا۔ وہ حیران و پریشان اندر داخل ہوئی۔ سامنے ٹی وی پہ "آ واک ٹو ریمر" چل رہی تھی۔ سامنے والی چھوٹی میز پہ پاپ کارن بکھرے پڑے تھے۔ اسکی گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ وہ یہ تو مان سکتی تھی کہ دروازہ شاید جلدی میں اس نے

لاک نہیں کیا تھا۔ اور شاید ٹی وی بند کرنے کا دھیان بھی نہیں رہا ہوگا۔ پھر پاپ کارن اس نے نہیں کھائے تھے۔ مطلب اسکے فلیٹ میں کوئی آیا تھا۔

تب ہی اسکی نظر کچن والے حصے کی طرف گئی۔ وہاں نیچے فرش پہ سبزیاں گری ہوئی تھیں۔ ٹی وی کی آواز آہستہ کرتی وہ جلدی سے اُدھر گئی۔ اور اسکا دماغ چکرا گیا۔ سارے شلیف پہ اور کچھ فرش پہ سبزیاں بکھری ہوئی تھیں۔ شلیف پہ اور فرش پہ تیل بھی گرا ہوا تھا۔ اور کچھ سبزیاں تو "کٹی پھٹی" حالت میں موجود تھیں۔ چوٹے پہ ایک بڑے سے باؤل پہ پانی ابلنے کے لیئے پڑا تھا۔ اور سامنے میکرونی کا پیکٹ بھی کھلا پڑا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکا دماغ چکرا گیا۔ یہ پتا نہیں کس نے کیا تھا۔ آدھا سامان تو ضائع ہو گیا تھا۔

تب ہی واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ وہ ایک دم چونکی۔ اور پاس پڑا بڑا چمچہ اٹھا کر آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔

جیسے ہی کوئی سامنے آیا۔ اس نے چمچہ لہرایا۔

لیکن یہ کیا۔ آنے والا چمچہ کو اپنی مضبوط گرفت میں لے چکا تھا۔ اس نے گھبرا کر سامنے دیکھا۔ سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" - خشمگین نگاہوں سے سامنے کھڑے عروود کو گھورتے ہوئے وہ بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"آگئی تم۔ میں نے سوچا تمہکی ہاری آؤ گی۔ تو تمہارے لیئے لچ بناتا ہوں"۔ اسکے سامنے

سے ہٹتے ہوئے وہ بولا۔ اور شیلف کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"یہ تم کھانا بنا رہے تھے؟" - حیرت سے اسکا منہ کھل گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں۔ یقین نہیں آ رہا نا۔ پھر تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں میں۔ کھانا بنانا تو ایک معمولی سی بات کرتا۔" سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تم نے نا صرف میرے فلیٹ کا ستیاناس کر دیا۔ بلکہ ان بچاری سبزیوں کا بھی۔" سارہ کا تو غم ہی کم نہیں ہو رہا تھا۔

"تم بچپن سے ہی کنجوس ہو؟۔ عروود نے ابرو اچکا کے پوچھا۔

"کیا مطلب۔" گھور کے اُس نے اسے جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ سارہ حیدر ان تین مہینوں میں مجھے اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہے۔ کہ تم بہت کنجوس ہو۔ یہ سبزیاں اور باقی سب کچھ میں اپنے پیسوں سے لایا ہوں۔" جواباً وہ بھی اسے گھورتے ہوئے بولا۔

لیکن سارہ کو شاید اسکی بات کا یقین نہیں آیا تھا۔ تب وہ اس نے جا کر فریج کھولا اور

اچھے سے تسلی کی۔ اسکی اس حرکت پہ عروود نے تاسف سے سر ہلایا۔

"مطلب کوئی ویلیو ہی نہیں اسکی بات کی۔"

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم میرے فلیٹ میں داخل کیسے ہوئے۔ میں لاک کر گئی تھی آئی تمھنک"۔ دماغ میں کب سے مچلتا سوال اس نے لبوں پہ لایا۔

"ضروری نہیں کہ لاک صرف چابی سے ہی کھلے۔ اور بھی بہت سے طریقے ہیں لاک کو کھولنے کے۔ جیسے میں نے یہ لاک بنا چابی کے کھول لیا۔ ویسے ہی تمہارے دل کا لاک بھی بغیر چابی کے کھول لو گا"۔ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جذبات سے بھر پور لہجے میں وہ بولا۔

سارہ کو لگا کہ وہ لمحہ تمھم گیا ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "محبت بس ہوئی جاتی ہیں"۔ ایک شرگوشی اسکے کانوں میں گونجی۔ اور وہ فوراً سے ہوش

میں آئی۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "کونسی مووی کا ڈائلاگ ہے یہ"۔ نظریں چراتے ہوئے وہ بولی۔

میرے جذبات ہیں یہ"۔ مسکراتے ہوئے وہ میکرونی کی طرف متوجہ ہوا۔

"یعنی محبت بس ہوئی جاتی ہے"۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم ہٹو۔ میں کرتی ہوں کچھ۔ جو تم نے کچن کا حال کیا ہے۔ وہ ہی میکرونی کا کرو

گے۔" چوٹے کے پاس آتے ہوئے وہ بولی۔ اور چھری اٹھائی۔

"اور جو تم نے میرے دل کا حال ہے اسکا کیا۔" وہ شرکوشی کرتے ہوئے بولا۔

سارہ کا دل تیز تیز دھڑکنا شروع ہو گیا۔

"اُدھر جا کر ٹی وی دیکھو۔ اور زیادہ میرا دماغ نہیں کھاؤ۔" آواز کی کپکپاہٹ کو کنٹرول کرتے ہوئے وہ بولی۔ کیا کر رہا تھا یہ لڑکا۔

"جو میرا دل لیا تم نے اسکا کیا ہو گیا۔" وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ آج تو

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اس نے سوچ لیا کہ سارہ سے ہاں کروا کے جائے گا۔

Support@classicurdumaterial.com

سارہ نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔ دل بس اب پسلیاں توڑ کے باہر آنے والا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر آپ کو بڑے سر بٹا رہے ہیں۔" سمیع اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"کیوں؟" وہ جی بھر کے بد مزہ ہوا۔ اچھا بھلا سارہ اقرار کرنے والی تھی۔

اور دوسری طرف سارہ کو زندگی میں پہلی بار سمیع اچھا لگا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بڑے سر کے چچا کا انتقال ہو گیا ہے" - سمیع نے عروود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ عروود اُن سے کتنا اُچ تھا۔ حسن ذوہیب نے تو غرور میں بہت سے رشتوں کو خود سے دور دیا تھا۔ چچا سے بزنس الگ کرنے کے بعد حسن تو چچا کو بھول گیا۔ لیکن عروود ان سے اپنی ماں کے جانے کے بعد رابطے میں رہا اور اب تک تھا۔

"کیا؟" - عروود لڑکھڑا گیا۔ دادا کی ڈیٹھ اسکے لیئے دوسرا بڑا شک تھی۔ پہلا تو ماں کی جدائی تھی۔

"سر سنبھالے خود کو" - سمیع نے آگے بڑھ کر اسکے سہارا دیا۔ اور پاس پڑی کرسی پہ بیٹھا

دیا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com سارا تو حیران و پریشان رہ گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "پانی دیں" - سمیع نے اس سے کہا۔

اسنے جلدی سے گلاس میں پانی ڈالا۔ اور عروود کی طرف بڑھایا۔

لیکن عروود نے پینے سے انکار کر دیا۔

"پلیز پی لو" - وہ گلاس دوبارہ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب کی بار عرود نے گلاس پکڑ لیا۔

"چلیں"۔ ایک گھونٹ پینے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہو۔ اور سمیع کو چلنے کا کہا۔

وہ دونوں دروازے کی طرف چل پڑے۔ تب ہی وہ پلٹا۔ اور پریشان کھڑی سارہ کے پاس آیا۔

"پریشان نہ ہو۔ آؤ گا میکرونی کھانے اگلی دفعہ"۔ اسکی اس بات پہ سارہ کے چہرے پہ پھسکی سی مسکراہٹ آئی۔

عرود کے جانے کے بعد وہ بے دلی سے کچن سمیٹنے لگی۔ اسکی نظروں کے سامنے بار بار عرود کا چہرہ آ رہا تھا۔ ہنستے مسکراتے عرود کو پہلی دفعہ اس نے اس طرح پریشان دیکھا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مارتھا نے پہلو بدلا۔ اور ایک چور نظر سامنے بیٹھی حیدر کی امی پہ ڈالی۔ جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے حیدر کی ماں کی نظروں سے خوف آتا تھا۔ حیدر نے بہت مشکل سے منایا تھا۔ اپنی امی کو۔ وہ اسے منہ سے کچھ بھی نہیں کہتی تھیں۔ لیکن انکی نظریں بہت کچھ کہہ دیتی تھیں۔

مارتھا کو لگتا کہ جیسے انہیں پتا ہو کہ اس نے کس مقصد کیلئے حیدر سے شادی کی ہو۔ اسکا دل کر رہا تھا یہاں سے اٹھ جائے پر ساتھ حیدر بیٹھا تھا۔ تو وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ نہ پہنا سکی۔

تب ہی مہر اندر داخل ہوئی۔ آنٹی نے بہت گرم جوشی سے اسکا استقبال کیا۔ اور اسے

<https://www.classicurdumaterial.com/> اپنے ساتھ بیٹھایا۔

Support@classicurdumaterial.com مارتھا نے حسرت سے گوری چٹی مہر کو دیکھا۔ وہ کبھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہوئی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> تھی۔ لیکن پہلے مریم اور اب مہر۔ شاید یہ دونوں بہت خوبصورت تھیں۔ جو وہ حسرت میں

مبتلا ہو جاتی۔

"کیسی ہو مارتھا؟"۔ ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے مہر نے اس سے پوچھا۔

"میں بالکل ٹھیک"۔ وہ جلدی سے بولی۔ اور کافی کا کپ منہ سے لگا لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اور تم سناؤ آفس کا حال؟"۔ اب کی بار مہر نے حیدر کو مخاطب کیا۔ جو مارتھا کے ساتھ جڑ کے بیٹھا تھا۔ مہر کے دل میں حسد کی آگ بڑھکی۔ کیا تھا مارتھا میں جو اس میں نہیں تھا۔

"آفس کا حال فلحال تو اچھا ہے۔ اب تمہارے آنے کے بعد کیسا ہوگا کچھ کہہ نہیں سکتا"۔ مارتھا کے پیچھے صوفے پہ بازو پھیلاتے ہوئے وہ بولا۔
"تمہیں میرے صلاحیتوں پہ شک ہے"۔ لہجے کو خوشگوار بناتے ہوئے مہر بولی۔ ورنہ مارتھا کے اتنے قریب حسن کو دیکھنا اسکے لیئے ناقابلِ برداشت تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "دیکھتے ہیں۔ پڑھائی تو تم نے مشکل سے مکمل کی ہے۔ اب آفس کا کیا ہوتا ہے"

Support@classicurdumaterial.com حیدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مارتھا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> مہر کلس کر رہ گئی۔

آئی اب اسے سمجھا رہی تھی کے اس چڑیل سے حیدر کی جان کیسے چھڑوانی ہے۔ انکو یہ نہیں پتا تھا کہ یہ بھی ایک چڑیل ہی ہے۔



CLASSIC URDU MATERIAL

وہ یونیورسٹی جارہی تھی۔ راستے میں وہ مسلسل عرود کو ہی سوچ رہی تھی۔ آج نہیں پچھلے تین دنوں سے۔ عرود کو تکلیف میں دیکھ کر وہ خود تکلیف میں مبتلا ہو چکی تھی۔ ان تین دنوں میں اسے پتا چل چکا تھا۔ کہ

"محبت بس ہوئی نہیں جاتی۔ بلکہ محبت ہو چکی ہے۔"

جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ اسے عرود کی بائیک دیکھائی دی۔ وہ بہت خوش ہوئی۔ ورنہ پچھلے تین دن سے یونی نہیں آ رہا تھا۔ اور نہ ہی سمیع اسکی نگرانی کر رہا تھا۔

وہ سائیکل کھڑی کر کے عرود کی طرف بڑھی۔ جس کے ارد گرد لڑکیوں کا ہجوم تھا۔ جو اس

سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ کیوں نہیں آیا اتنے دنوں سے؟

وہ ایک سائیڈ پہ کھڑی ہو کے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ آج اسے کلاس

چھوٹ جانے کا خوف نہیں تھا۔

دوسری طرف عرود بیزار شکل بنائے نا آنے کی وجہ بتا رہا تھا۔ یہ سب اسے کبھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ حالانکہ یہ سب حسن ذویب کو پسند تھا۔ ستائش کو حسن اپنا حق سمجھتا تھا۔ لیکن عرود مریم کی طرح تھا۔ اسے خواہ مخواہ لوگوں کی ستائش پسند نہیں تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ یہاں سے نکلنے کا سوچ ہی رہا تھا۔ جب اسکی نظر سائیڈ پہ کھڑی سارہ کی طرف پڑھی۔ اس نے سکون کا سانس لیا۔ سارہ بھی اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔ جب دونوں کی نظریں ملی۔ تو دونوں مسکرا اٹھے۔

"کیسی ہو سارہ؟"۔ ہجوم کو چیرتا وہ اسکی طرف بڑھا۔

سارہ کو ایک انجانی سے خوشی ہوئی۔ تمام لڑکیوں کو چھوڑ کر وہ اسکو اہمیت دے رہا تھا۔ دوسری طرف کچھ لڑکیاں اسے حسد اور کچھ رشک سے دیکھ رہی تھیں۔

"میں ٹھیک۔ تم کیسے ہو؟"۔ اپنی خوشی کو کنٹرول کرتی وہ بولی۔

"فائن"۔ وہ مسکرایا۔ لیکن سارہ کو اسکی آنکھوں میں وہ مخصوص چمک نہ نظر آئی جو اسکی شخصیت کا خاصہ تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"کینیٹین چلیں"۔ ایک نظر ہجوم پہ ڈالتی وہ بولی۔

"اس وقت۔ یہ وقت تو تمہاری کلاس کا ہے نا"۔ وہ حیران ہوا اس آفر پہ۔

ویسے تو میں روز کلاس میں تمہاری وجہ سے ہی دیر سے پہنچتی ہوں۔ لیکن آج میرا خود کا دل نہیں چاہا"۔ قدم بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میری وجہ سے کیسے؟"۔ اس کے برابر میں چلتے عروود نے حیرت سے کہا۔

"کیونکہ تم اپنے اس جلوس کے ساتھ جب گیٹ میں داخل ہوتے ہو۔ تو پھر مجھے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کہ کب گزرے۔ اور جب آگے ایک قوم گیٹ پہ تمہاری منتظر ہوتی ہے۔ ان کی وجہ سے مجھے مزید دیر ہو جاتی ہے۔"۔ ساری کی زبان فل سپیڈ سے چل رہی تھی۔ وہ خود حیران تھی خود پہ۔

"تو تھوڑا جلدی اٹھا کرو نا۔ ہیڈنگن اور آکسفورڈ یونی کا فاصلہ کوئی اتنا زیادہ بھی نہیں۔"۔ وہ بھی پرانی جَوَن میں لوٹا۔ آج تین دن بعد وہ بولا تھا۔ دل۔ سے۔ اوپر سے سارہ اسے حیران

کمر رہی تھی۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"اچھا۔ میرا تو پھر چودہ منٹ کا فاصلہ ہے۔ اپنا سناؤ سمرٹاؤن تو یونی سے گاڑی سے دو

منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اور تم بائیک پہ آکر سب کو اپنے ساتھ خوار کرتے ہو۔ پندرہ

منٹ تو تم سب کو بیٹھنے میں ہی لگ جاتے ہونگے۔ اس سے اچھا تو تم پیدل آجاؤ۔"۔ سارہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔ یعنی کے حد ہے۔

"آئیڈیا اچھا ہے۔"۔ وہ مسکرایا اس بات پہ۔ اب اسے کیا کہتا۔ اسکا باپ اسے ایسے نکلنے

نہیں دیتا تھا۔ پر اب کچھ کرنا ہوگا۔ اسکی وجہ سے سارہ کلاس میں لیٹ پہنچتی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL



"مجھے بہت افسوس ہوا تمہارے دادا کا"۔ وہ دونوں کینٹین میں بیٹھے تھے۔ جب سارہ نے اس سے کہا۔

"پتا ہے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ جب ماما چلی گئی تھیں۔ تو میں اداس ہو کے ان کے گھر چلا جاتا تھا۔ وہ ہمارے ساتھ والے گھر میں رہتے تھے۔ انہوں نے مجھے بہت سہارا دیا۔ لیکن اب وہ نہیں ہیں۔ میں پھر اکیلا ہو گیا ہوں"۔ آنسوؤں کو ضبط کرتا وہ بولا۔

"میں جانتی ہوں جب کوئی بہت اپنا پچھرتا ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے"۔ سارہ کی

آنکھوں میں حیدر عباس کا عکس اُبھرا۔
Support@classicurdu material.com

"ہاں اور وہ اپنا بس ایک ہی ہو۔ تو اور بھی تکلیف ہوتی ہے"۔ عروہ پھسکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"تم ایسے نہیں کہو۔ تمہارے ڈیڈ تو ہیں نا تمہارے پاس۔ تم تنہا تو نہیں ہو"۔ سارہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ عروہ کی بات پہ اسے حیرت ہوئی۔

"ہاں" ڈیڈ "تو ہیں"۔ وہ لفظ ڈیڈ پہ زور دیتے ہوئے وہ تلخی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ایسا کیوں کہ رہے ہو تم"۔ سارہ کو حیرت ہوئی۔ کیا عروود اور اسکے ڈیڈ کے درمیان تعلقات ٹھیک نہیں ہیں۔

"پھر بتاؤ گا کبھی۔ ابھی تو مجھے تمہارا شکریا ادا کرنا تھا"۔ اب کی بار وہ دل سے مسکرایا تھا۔

"کیوں"۔ سارہ کا دل تیز دھڑکنا شروع ہو گیا۔ وہ کیا سمجھ رہا ہے۔ اس بات چیت کو۔

"اس لیے کہ آج سارہ حیدر مجھے اپنے پیسوں سے کچھ کھلائے گی"۔ دونوں ہاتھ میز پر رکھ کے وہ تھوڑا آگے ہوتے ہوئے بولا۔

"خوش فہمی ہے تمہاری"۔ سارہ جو کچھ اچھا سننا چاہتی تھی۔ سخت بد مزہ ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا مطلب تم مجھے کچھ نہیں کھلا رہی"۔ وہ حیرت زدہ لہجے میں بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"جی نہیں۔ میرے خود کے پاس پیسے ختم ہونے والے ہیں۔ ایک دو دن تک بنک جاؤ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

گی۔ اسلیئے اپنا بل خود دو"۔ اس نے صاف لفظوں میں انکار کیا۔ پہلے تو اسکا ارادہ تھا۔ لیکن

اب نہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بہت ہی کوئی کنجوس ہو تم۔ اپنا ڈھیر سارا کھانا کھانے کے لیے تو تمہارے پاس پیسے ہوتے ہیں۔ بس میرے لیے نہیں ہوتے۔ میں ہی بل دے دو گا۔" وہ افسوس سے سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔ میرے لیے دو تین چیزیں لے آنا۔" کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے وہ بولی۔

عروود اس ڈھٹائی پہ اسے گھور کے رہ گیا۔

اٹھتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ اب عنقریب ہی سارا اس سے محبت کا اظہار کر دے

گی۔ پھر وہ اسے پرپوز کرے گا۔ پھر شادی۔ سب کتنا آسان تھا نا۔ لیکن صرف عروود کی

سوچ میں۔ Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حسن کدھر ہیں۔" مریم لاؤنچ میں داخل ہوتے ہوئے سمیع سے بولی۔ سمیع گھر کے اور آفس کے تمام معاملات دیکھتا تھا۔ وہ حسن کا رائٹ بینڈ ٹھا۔ وہ بھی خوبصورت نوجوان تھا۔ اور حسن کا ہی ہم عمر تھا۔

"سر تو لندن چلے گئے ہیں۔" سمیع مؤدب انداز میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"لندن"۔ اسکے لب پھڑپھڑائے۔ حسن نے اسے اس قابل بھی نہیں سمجھا تھا کہ ایک دفعہ بتا ہی دیتا۔

"جی میم"۔ سمیع نے ایک نظر اپنی خوبصورت مالکن پہ ڈالی۔ جو حسن جیسے شخص سے شادی کی غلطی کر بیٹھی تھی۔

"کب واپسی ہوگی؟"۔ وہ سنبھلتے ہوئے بولی۔

"ایک ہفتے تک"۔ سمیع نیچے دیکھتے ہوئے بولا۔ اسے مریم تب سے پسند تھی۔ جب وہ ایک دفعہ مانچسٹر گیا تھا۔ کسی دوست کی شادی میں وہاں مریم بھی آئی ہوئی تھی۔ اس نے سوچا

تھا کہ وہ جلد ہی اسے پرپوز کرے گا۔ کیونکہ دوست سے وہ اسکے بارے میں تمام معلومات

لے چکا تھا۔ لیکن اسکی یہ خواہش اس وقت ادھوری رہ گئی۔ جب اسنے مریم کو اپنی مالکن

کے روپ میں دیکھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا۔ میرے لیئے ناشتے کا کہہ دو"۔ رشک سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے مریم نے سوچا۔ حسن ذویب کی نظر میں سمیع کی اہمیت اس سے زیادہ تھی۔ تب ہی تو سمیع کو اسکے بارے میں ہر بات معلوم ہوتی تھی۔ جب کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جیسے ہی سمیع ہٹا۔ اس نے حسن کا نمبر ملا یا۔ دو تین دفعہ ملانے کے بعد حسن نے فون اٹھایا۔

"کیا مسئلہ ہے۔" حسن مصروف انداز میں بولا۔

"آپ نے مجھے رات میں بتایا ہی نہیں کہ صبح آپ لندن جا رہے ہیں۔" وہ شکایتی لہجے میں بولی۔

"واٹ۔ تم نے یہ بات کرنے کے لیے فون کیا ہے۔" حسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"ہاں۔ آپ کو بالکل بھی میرا خیال نہیں ہے۔ ایسے کرتا ہے کوئی۔ آپ ہمیشہ مجھے اگنور

Support@classicurdumaterial.com
کرتے ہیں۔" شادی کے ان چار مہینوں میں وہ پہلی دفعہ اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"پی تو نہیں رکھی۔" حسن نے طنز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب؟" اسے سمجھ نہیں آیا اس بات کا مطلب۔

"مطلب جس انسان نے شراب پی رکھی ہو۔ وہ ہی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔"

"یہ میرے جذبات ہیں حسن۔" اسکی آواز رندھ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"شٹ اپ یہ کوئی رومینٹک مووی نہیں چل رہی۔ ایسی فضولیات کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں۔ تم حسن ذوہیب کی بیوی ہو۔ ایسی چپ حرکتیں تمہیں سوٹ نہیں کرتی۔ آئندہ میں تمہارے منہ سے ایسی باتیں نہ سنوں۔" تیز لہجے میں کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔

مریم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ اسکے شوہر کو نہ اس سے محبت تھی۔ اور نہ اسکے دل میں اس کے لیے عزت۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

بنینک سے پیسے نکلو کر وہ جیسے ہی نکلی۔ باہر کھڑے عروہ نے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی طرف

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> متوجہ کیا۔

"تم یہاں کیسے؟" وہ حیران ہوئی اسے دیکھ کر۔

"میں نے سوچا کہ اس دن میں نے تمہیں یونی میں کھانا کھلایا تھا۔ تب تم غریب

تھی۔ اب تو تمہارے پاس پیسے ہیں۔ لیکن آج میں غریب ہو۔" کندھے اچکاتا وہ بولا۔

"یہ تم کیسے غریب ہو گئے؟" یہ کیا بات ہوئی بھلا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 80 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں خالی ہاتھ آیا ہوں آج گھر سے کچھ بھی نہیں لایا۔ سوائے کچھ پیسوں کے تو آج کا کھانا تمہاری طرف سے۔" اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

کچھ دور کھڑے سمیع کو عروود نے واپس جانے کا اشارہ کیا۔

"مجھے کنجوس کہتے ہو اور خود کتنے بھوکے ہو تم۔ ایک دن کھانا کیا کھلا دیا۔ اگلے دن اسکا بدلہ بھی لینے آگئے۔ خود میرے گھر سے دو دفعہ کھایا تم۔" وہ اسکو جتاتی ہوئی بولی۔ یہ نوک جھوک اسے اچھی لگتی تھی۔ تب ہی تو وہ اپنے پرانے روپ میں آگئی۔

"میں نے تو سنا تھا کہ حیدر عباس تو بڑے دل والا تھا۔ تم کس پہ چلی گئی؟" ابرو اچکا

کے اس نے پوچھا۔ اور دل میں سوچا کہ اس نے نہیں بدلنا۔

Support@classicurdumaterial.com
"تم پہ۔" وہ جل کے بولی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
"مجھ تو تم تھوڑی جاسکتی ہو۔ ہاں البتہ ہمارے بچے ضرور جائیں گے۔" وہ تو کسی اور ہی

دنیا میں پہنچ گیا تھا۔

اس بات پہ تو جہاں سارہ کا منہ کھل گیا۔ وہاں اس کے گال بھی سرخ ہو گئے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بلکواس نہیں کرو۔ میں تمہیں آج کچھ کھلانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ اور نہ میرا ارادہ اپنا وقت برباد کرنے کا ہے۔" انداز ایسا تھا کہ اب نو دو گیارہ ہو جاؤ۔

"تم جیسی سرٹو لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"دیکھو گے بھی نہیں۔" اس نے جواب دیا۔ اور سائیکل میں بیٹھ کے چل دی۔

"کچھ نہیں ہو سکتا اسکا۔" بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے سوچا۔ اور اسکے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ منزل تو ایک ہی تھی۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
سمیت نیچے گر گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اس نے سامنے دیکھا تو ایک نقاب پوش کھڑا تھا۔ خاصا صحت مند لگ رہا تھا۔ اس کے بازو

پہ سانپ اور پتا نہیں کس کس چیز کے ٹیڈو بنے تھے۔

وہ خوفزدہ ہو گئی۔ دل ہی دل میں خود کو کوسا گھر جانے کے لیے شارٹ کٹ کیوں استعمال کرتی تھی وہ۔ یہاں تو اس وقت کوئی موجود ہی نہیں تھا۔ اور اچھا بھلا عرود آ رہا تھا

ساتھ۔ اب پتا نہیں کیا ہوگا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 82 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ پیسے چاہیے تم کو۔ یہ لو۔" بیگ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔

ارے ڈارلنگ۔ کس نے بولا کہ مجھے پیسے چاہیے۔" نیچے اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔

"اک کیا چاہیے تمہیں۔" وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

"تم۔" ہاتھ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ لڑکا خباثت سے ہنسا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ۔" اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ بولی۔

"ارے ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔" اسے بازو سے پکڑتے ہوئے وہ بولا۔ اور کھینچ

کہ اسے کھڑا کر دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چھوڑو مجھے گھٹیا انسان۔" اپنا بازو چڑانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ بولی۔

[Support@classicurdumaterial.com](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ابھی گھٹیا پن دیکھاؤں گا۔" ساتھ بنے گھر کی طرف اسے کھینچ کے لے جاتے ہوئے وہ

بولا۔

سارہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ خود کو چھڑانے کی کوشش اس نے تیز

کردی۔

تب ہی اس لڑکے نے اس کے منہ پہ تمپڑ مارا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکا ہونٹ پھٹ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے دوبارہ گھسیٹتا۔ یکدم اس لڑکے کو کسی نے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا۔ اس لڑکے نے گھبرا کر اسکا بازو چھوڑ دیا۔

سارہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو عرود تھا۔ اسکی جان میں جان آئی۔

عرود کا دل کر رہا تھا کہ اس لڑکے کو قتل کر دے۔ اسکی ہمت کیسے ہوئی سارہ کو چھونے کی۔ اور دل ہی دل میں اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ سارہ کے پیچھے آ رہا تھا۔ ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو چکے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

سارہ کی تو ٹانگوں میں جان ہی نہیں رہی۔ گرنے کی وجہ سے اسکی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے بے مشکل چلتے ہوئے اپنا بیگ اٹھایا۔ اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اور سمیع

کا نمبر ملانے لگی۔ جو زبردستی عرود نے اس سے سیو کروایا تھا۔

"یس مسم"۔ سمیع کے پاس شاید اسکا نمبر تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ جلدی سے ادھر آجاؤ - عرود اور وہ لڑکا آپس میں لڑ رہے ہیں۔" پھولی ہوئی سانسوں سے اسے جگہ بتا کر وہ خوفزدہ نظروں سے انکی طرف دیکھنے لگی۔

جو ایک دورے کو زخمی کر چکے تھے اور اس لڑکے کے چہرے سے نقاب بھی اتر چکا تھا۔ عرود کا پلڑا بھاری تھا۔ بہت جنونی انداز میں وہ اس لڑکے کو مار رہا تھا۔

سارہ نے دیکھا کہ اس لڑکے نے موقع ملتے ہی جیب سے چاکو نکالا۔ اس سے وہ عرود کو سنبھلنے کا کہتی ایک دم چاکو اس نے عرود کی طرف بڑھایا۔ عرود بھی شاید دیکھ چکا تھا۔ وہ بچاؤ کی خاطر سائیڈ پہ ہوا۔ لیکن اس لڑکے نے وار کر دیا۔ چاکو بازو میں کھب گیا۔ ایک دم

سے خون کا فوارہ نکلا۔ اور ساتھ ہی سارہ کی چیخ۔

جیسے ہی اس لڑکے نے بھاگ کے آتے سمیج کو دیکھا۔ وہ وہاں سے بھاگ گیا۔

سارہ جلدی سے اسکے پاس پہنچی۔ اور گلے میں ڈالا سٹول اتارا۔

"انت تم ٹھیک ہونا۔" سٹول اس کے بازو پہ باندھتے ہوئے وہ بولی۔

"میں ٹھیک ہوں۔ پریشان نہ ہو۔ آئی ایم سوری میں دیر سے آیا۔" وہ اسکے چہرے کو دیکھتے

ہوئے افسردہ لہجے میں بولا۔ سمیج بھی پاس پہنچ چکا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سوری کیوں کہہ رہے ہو"۔ وہ رو پڑی۔

"دیر کر دی نا۔ تم زخمی ہو گئی"۔

"شٹ اپ"۔ سمیع کی مدد سے اسے اٹھاتے ہوئے وہ بولی۔

اور عروود مسکرا دیا۔



"کیا سوچ رہی ہوں؟"۔ مارتھا جو گہری سوچ میں گم ہو چکی تھی۔ حیدر کی آواز پر سنبھلی۔ وہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دونوں آج باہر ڈنر کرنے نکلے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

"کچھ نہیں ایسے ہی"۔ وہ زبردستی مسکرائی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کچھ تو ہے۔ ماما تو کچھ نہیں کہا"۔ حیدر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"ارے نہیں۔ میں تو کچھ اور سوچ رہی ہوں"۔ سامنے پڑی چاول کی پلیٹ اپنے طرف

کرتے ہوئے وہ بولی۔

"کیا؟"۔ اسے کھاتے دیکھ کر حیدر نے بھی کھانا شروع کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہیں افسوس ہوتا ہوگا مجھ سے شادی کے فیصلے پر"۔ چاولوں سے کھلتے اس نے کہا
"یہ کیوں لگا تمہیں"۔ حیدر نے چمچ واپس پلیٹ میں رکھی۔ وہ پریشان ہوا مارتھا کی اس بات
پر۔

"مطلب تمہارے ارد گرد کتنی خوبصورت لڑکیاں ہیں۔ اور خصوصاً مہر۔ اب تو تم دونوں آفس
بھی جاتے ہو تو۔۔۔۔۔ اپنی بات اس نے ادھوری چھوڑ دی۔
"مارتھا۔ خوبصورتی دیکھنے والے کی آنکھ میں ہوتی ہے۔ اور تم میرے لیے دنیا کی سب سے
خوبصورت عورت ہو"۔ مارتھا کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اس نے اسے یقین دلایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"شکریہ"۔ مارتھا مسکرائی۔ اور دوبارہ کھانے کی پلیٹ پہ جھکی۔ جس بات کو کرنے کیلئے
اس نے یہ ڈائیلاگ بولے تھے۔ اب وہ کرنی تھی۔ بیشک مریم اور مہر کو دیکھ کر وہ احساس
کمتری کا شکار ہوئی تھی۔ لیکن یہ تو اسے بھی پتا تھا کہ حیدر اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا حیدر وہ جو کام کہا تھا میں نے"۔ کان کو کھجاتے وہ سرسری انداز میں بولی۔
"کونسا کام"۔ حیدر نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔
"کتنے کام کئے ہیں میں نے آپ کو"۔ وہ ناراض ہوئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مزاق کر رہا ہوں۔ لاہور میں تمہاری فیملی کے لیے گھر خرید لیا ہے۔ اور تمہارے بھائی کے لیے ایک جنرل سٹور خریدنے کی بات بھی کی ہے۔ جلد ہی وہ بھی ہو جائے گا۔ اور گھر تمہارے نام کر دیا ہے۔ اور جیسے ہی سٹور کی بات فائل ہوتی ہے۔ وہ بھی تمہارے نام ہو جائے گا۔ اور تمہاری بہن کی شادی کیلئے پیسے بھی بچھوا دیے ہیں۔" حیدر نے۔ مسکرا کر تفصیلاً جوا دیا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں نے یہ سب اس لیے کیا کہ جب میں یہ دیکھتی ہوں کہ میرے پاس تو سب کچھ ہے۔ اور میرے گھر والے ایک ایک چیز کو ترس رہے ہیں۔ تو مجھے بہت تکلیف ہوتی۔ لیکن آپ بہت اچھے ہیں۔ آپ نے اس بات کو سمجھا۔" آنکھوں میں جھوٹ موٹ کے آنسو لاتے ہوئے مارتھا نے کہا۔

"ارے رو تو نہیں۔ میں جانتا ہوں یہ۔" حیدر تو مارتھا کے آنسو پہ پریشان ہو گیا۔

یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔" مارتھا مسکرائی۔ اور ساتھ ہی خود کو داد دی۔



"تمہیں زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔" سارہ نے عرود سے کہا۔ ابھی وہ اور سمیع اسکو کو پٹی کروا کے لائے تھے۔ سارہ ان دونوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں میں ٹھیک ہوں"۔ عرود زبردستی مسکرایا۔ ورنہ تکلیف تو ہو رہی تھی اسکو۔ تین سیٹجز گے تھے اس کو۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی۔ خود سے لڑنے کی۔ سمیع کو تو آتے دیتے"۔ سارہ نے کہا۔ اگر عرود کو کچھ ہو جاتا تو۔۔

"حد کرتی ہو اس نے تمہیں گرایا۔ اور تھپڑ مارا۔ اور میں سمیع کا انتظار کرتا"۔ عرود خفگی سے بولا۔

"تو انجام دیکھ لیا نا۔ یہ کوئی ایکشن مووی چل رہی تھی"۔ سارہ فوراً بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تو تم بتا دو۔ کیا کرتا میں"۔ عرود غصے سے بولا۔

Support@classicurdumaterial.com
اور سارہ نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو تم ہی بتا دو۔ کیا کرتا میں"۔ عرود غصے سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ وہ نہ آتا تو پتا نہیں کیا ہوتا۔

تمھوڑی دیر گاڑی میں خاموشی ہی رہی۔ اس نے گردن موڑ کے کچھ فاصلے پہ بیٹھے عرود کی طرف دیکھا۔ کہ یہ کیوں خاموش ہے۔ لیکن وہ سوچکا تھا۔

سارہ کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی۔

"آپ کا گھر آگیا ہے"۔ سمیع نے اسکو کہا۔

"ان کا اچھے سے خیال کیجیئے گا۔ اور دوائی اور خوراک کا بہت دھیان رکھیے گا"۔ گاڑی

<https://www.classicurdumaterial.com/>
سے اترتے ہوئے اس نے سمیع سے کہا۔ اور باہر نکلی۔

Support@classicurdumaterial.com

سمیع کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی۔ آخر چھوٹے سر کامیاب ٹھہرے محبت میں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"اور ایک اور بات"۔ سمیع متوجہ ہوا۔

"یہ سب آپ نے خود کرنا ہے۔ کچھ دن میری نگرانی نہیں کیجیئے گا آپ"۔ اپنی بات کہہ

کر وہ آگے چل دی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بیچھے سمیع کی مسکرائٹ سمٹی۔ یہ تو ناممکن تھا آج کے واقعے کی وجہ سے۔ نہ عرود کو اکیلا چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ سارہ کو۔

اور ابھی تو اس لڑکے کا بھی پتا لگانا تھا۔ جس نے یہ کیا۔



"تم لوگ کیا مر گئے تھے کہ اس کے ساتھ یہ سب ہو گیا۔" حسن ذوہیب غصے سے دھاڑا۔ عرود کا زخم اسکے لیے تکلیف کا باعث تھا۔

"انسان جیسا بھی ہو۔ کتنا ہی برا ہو۔ اولاد کی محبت وہ چیز ہے۔ جو اسکے اندر ایک اچھائی

ہے۔ قدرت کی طرف سے۔" <https://www.classicurdumaterial.com/>

"سر میں نے بتایا نا کہ عرود سر چھپ کے گئے تھے۔ نا اپنے ساتھ موبائل لے کر گئے

اور نہ والٹ اور نہ واچ۔ اس لیے سر۔۔۔" مائیک ممنا تے ہوئے بولا۔ عرود کے موبائل

، والٹ اور واچ میں ٹریسر تھے۔

اس بات پہ عرود نے ابرو اچکائے یعنی اسکا اندازہ ٹھیک تھا۔

"اور تم سمیع۔ تم نے کیا نشہ کیا ہوا تھا۔ جو تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ

ہو گیا۔ اور تمہیں پتا نہیں چلا۔" اب حسن نے سمیع کو غصے سے مخاطب کیا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 91 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ سر نے پیچھے آنے سے روک دیا تھا۔" سمیع گرڑبڑایا۔

"میری طرف سے تم دونوں اب فارغ ہو۔" حسن ذوہیب نے اپنا فیصلہ سنایا۔

"سر پلینز آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔" وہ دونوں بولے۔ اتنے سالوں سے وہ حسن ذوہیب کے ساتھ تھے۔

"یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔" حسن نے کہا۔

"پلینز ڈیڈ اس سب میں ان دونوں کا کوئی قصور نہیں۔ آپ ان کو کچھ نہ کہیں۔" کب

سے خاموش بیٹھا عروود بولا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ٹھیک ہے۔ تمہارے کہنے پہ ان دونوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ اور کل

Support@classicurdumaterial.com

تک اس لڑکے کا پتا لگواؤ مائیک۔ اور تم سمیع میں نے تمہیں اس کیلئے ٹریننگ نہیں دلوائی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تمہی کہ تم ایرے غیرے کے باڈی گارڈ بنتے پھرو۔ کل سے تم دونوں عروود کے ساتھ

ہو گے۔" حسن ذوہیب نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اور کوٹ کا بٹن بند کرتا اٹھ

کھڑا ہوا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس بات پہ عرود نے پہلو بدلا۔ اور ایک نظر مائیک اور سمیع پر ڈالی جو اسے جتنا ہی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔



"کیوں فون کر رہی ہو بار بار؟" - مریم کے چار دفعہ فون ملانے کے بعد حسن نے فون اٹھایا۔ اور ناگوار انداز میں کہا۔

"میرے پاس آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے" - اسکے لہجے کو نظر انداز کرتی وہ بولی۔

"کچھ دنوں تک آرہا ہوں نا لندن سے تو تب بتا دینا۔ مجھے ابھی ڈسٹرب نہیں کرو" - وہ ابھی

<https://www.classicurdumaterial.com/> بھی بگڑے موڈ میں تھا۔

Support@classicurdumaterial.com آپ باپ بننے والے ہیں" - وہ جلدی سے بولی۔ کہ اس سے پہلے حسن فون رکھ دے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ اور مریم پریشان ہو گئی۔ کے شاید حسن کو خوشی نہیں ہوئی۔

"کیا ہوا؟" - آپ کو خوشی نہیں ہوئی" - مریم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"تم۔ سچ کہہ رہی ہوں؟" - حسن بے یقین ہوا۔

"جی سچ کہہ رہی ہوں" - مریم نے سکون کا سانس لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں آج کی فلائٹ سے آرہا ہوں۔" وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔" وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔ فون بند کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی کہ جس طرح لوگوں کو وہ دور سے دیکھنے میں ایک پیپی کیپل لگتا ہے۔ اب وہ اصل میں بھی پیپی کیپل ہوگا۔

دوسری طرف لندن میں اپنے فلیٹ میں موجود حسن نے جلدی جلدی سامان بیگ میں رکھا۔
"تم کہاں جا رہے ہو؟۔ لیزا جو کے شوبز کی ایک فلاپ ایکٹریس تھی۔ یہاں اسے اکثر کمپنی دیتی رہتی تھی۔ اس نے حیرت سے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"واپس۔" وہ مصروف انداز میں بولا۔

Support@classicurdumaterial.com
"کیا مطلب واپس۔ تم نے کہا تھا کہ تم کچھ دن میرے ساتھ یہاں رہو گے۔ اب کیوں واپس جا رہے ہو۔" لیزا ناگواری چھپاتی ہوئی بولی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بہت ضروری کام ہے اس لیے۔" اس نے اصل بات چھپائی۔ ان موسموں کی طرح بدلتی لڑکیوں کو وہ اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں بتانا ضروری نہیں سمجھتا تھا۔
"تم نہیں جا رہے۔ بس یہ میرا حکم ہے۔" لیزا ایک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس بات پہ حسن ذوہیب نے سر اٹھا کر سامنے کھڑی لیزا کو دیکھا۔ اُسکے چہرے پہ ناگواری پھیلی۔

دو قدم چل کر وہ لیزا کے پاس آیا اور اسکا بازو دبوچتے ہوئے غرا کر کہا۔
"حسن ذوہیب لوگوں پہ حکم چلانے کے لیے بنا ہے۔ لوگوں کا حکم سننے کے لیے نہیں۔
اور آئندہ اگر اس لہجے میں بات کی۔ تو میرے لیے لڑکیوں کی کمی نہیں۔" ایک جھٹکے سے
لیزا کا بازو چھوڑتے ہوئے وہ غرایا۔ لیزا لڑکھڑائی گئی۔
اور لمبے لمبے دُک بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"روڈ" بازو سہلاتے ہوئے لیزا نے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں آپ لوگوں کو آخری دفعہ کہہ رہا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی کل میرے ساتھ

یونی نہیں جائے گا۔" سامنے کھڑے سمیع اور مائیک کو انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے
انداز میں عرود نے کہا۔

"سر آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔ ہم آپ کو اس طرح نہیں جانے دے سکتے۔ یہ آپکی زندگی
کا معاملہ ہے۔" مائیک نے بے بسی سے کہا۔ اور ساتھ ہی سمیع کو دیکھا کے تم سمجھاؤ۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 95 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہم واقعی ہی آپکو ایسے نہیں جانے دیں گے۔ آپ نے کہا کہ آپ اس لڑکے کو جانتے ہیں۔ اور آپ خود ہی اس سے نمٹ لیں گے۔ ہم نے سر سے جھوٹ بولا کہ وہ کوئی پک پاٹ تھا۔ لیکن اب ہم آپکو اس طرح نہیں چھوڑ سکتے۔" سمیع نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی۔

"ارے آپ لوگ سمجھ نہیں رہے۔ وہ میری وجہ سے کلاس سے لیٹ ہو جاتی ہے۔ اور مجھ عقل کے اندھے کو دیکھو۔ اتنے مہینے سے یہ سمجھتا رہا کہ اس کا مجھ پہ "کشر" ہے۔ اور مجھے دیکھنے کے لیے وہ وہاں موجود ہوتی ہے۔" عروود نے منہ پھٹلا کر کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

بلکہ بالکل ہی غلط ثابت ہوتے ہیں۔" مسکرائٹ دباتے ہوئے سمیع نے کہا۔ اور مائیک بھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ویری فنی۔" عروود چڑ گیا۔

"سر میرے پاس اسکا حل ہے کہ جیسے ہی ہمیں سارا میڈم نظر آئیں گی۔ ہم گاڑی اسی جگہ روک لیں گے۔ تو وہ آرام سے گزر جائیں گی" مائیک نے سر اٹھاتے ہوئے فوراً سے مشورہ دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ اصل مسئلہ وہ لڑکیاں ہیں۔ جو گیٹ پہ کھڑی ہوتی ہیں۔ اس رش میں سے گزرنا مشکل ہوتا ہے۔" سمیع نے اپنا تجربہ پیش کیا۔
تو ان لڑکیوں کو یونیورسٹی سے نکلوا دیتے ہیں۔" مائیک نے ایکسائیڈ ہو کر کہا۔
جسکے جواب میں عرود اور سمیع نے اسے تاسف سے دیکھا۔
"نہیں مطلب دوسری میں ایڈمیشن کروا دیں گے۔" مائیک گڑبڑایا۔
نہیں۔ ان کو بولیں گے کہ گیٹ کے سامنے نہیں۔ بلکہ گراؤنڈ میں ایک سائیڈ پہ کھڑے ہو جائیں۔" سمیع نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ٹھیک ہے۔" وہ بے دلی سے بولا۔ اور بیڈ پہ لیٹ گیا۔ وہ ان سب نگرانیوں سے تنگ آ

Support@classicurdumaterial.com

چکا تھا۔ لیکن اگر وہ سمیع کی بات نہیں مانے گا تو وہ پھر سارہ کی نگرانی نہیں کرے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

گا۔ اور سارہ کی سیکورٹی اسکے لیے بہت اہم تھی۔ خود سے بھی زیادہ۔

ابھی تو کل جا کر وہ سارہ پہ حملے کرنے والوں کو پکڑے گا۔



وہ گراؤنڈ میں بیٹھی بے دلی

CLASSIC URDU MATERIAL

سے آتے جاتے سٹوڈنس کو دیکھ رہی تھی۔ عروود نہیں آیا تھا۔

"مجھے شام میں اسکی طرف چلنا چاہیے۔ اسکو دیکھنے"۔ سارہ نے دل میں سوچا۔

تب ہی اسکے سامنے کوئی بیٹھا۔ اس نے دیکھا تو وہ سلینا تھی۔

"تم۔ کیا کام ہے"۔ وہ ناگواری چھپاتے ہوئے بولی۔

"سنا ہے کہ عروود کو چاکو مارا کسی نے"۔ میز پر ہاتھ رکھتے ہوئے سلینا بولی۔

پوری پونیورسٹی کہہ رہی ہے۔ سب کو پتا ہے۔ تم میرے پاس کیوں آئی ہو۔ تصدیق

کرنے"۔ ابرو اچکاتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مطلب؟"۔ وہ نا سمجھی سے بولی۔

"مطلب یہ کہ تمہیں بچاتے ہوئے یہ چاکو لگا تھا نا اسکو"۔ تھوڑا آگے جھکتے ہوئے سلینا

رازداری سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہیں کیسے پتا؟" وہ تو دنگ رہ گئی اس بات پہ۔ پوری یونی کو نہیں پتا تھا تو اسکو کیسے۔

"کیونکہ لڑکیوں کو امپریس کرنے کا عرود کا یہ پُرانا طریقہ ہے۔" آس پاس سے گزرتے سٹوڈنس کو دیکھتے ہوئے سلینا نے کہا۔

"تم زیادہ جھوٹ نہیں بولو۔ مجھے امپریس کرنے کے لیے وہ جھوٹا حملہ تو کروا سکتا ہے۔ پھر اس طرح خود کو زخمی نہیں کر سکتا۔" وہ بے یقین ہوئی۔

"وہ کم اون۔ زخم بھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ فلمیں نہیں دیکھتی تم۔" سلینا نے طنز کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں نہیں مان رہی۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اچھا ایک کام کرتے ہیں۔ تم عرود سے پوچھو کہ فروری میں تم نے سلینا کو غنڈوں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سے بچایا تھا یا نہیں۔ اور ساتھ ہی لڑکیوں سے یہ بھی پوچھ لینا کہ فروری میں اسکا کس

سے بریک اپ ہوا تھا۔ ساری حقیقت کھل کے سامنے آجائے گی۔" سلینا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مانتی۔" اس نے کمزور لہجے میں کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جلد ہی مان جاؤ گی"۔ سلینا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور چلی گئی۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ یہ ڈرامہ ہے"۔ دماغ نے کہا۔

یہ سلینا کا سچ ہے"۔ دل کے پاس جواب تیار تھا۔

"اچھا تو یہ سچ ہے یا جھوٹ یہ تو اب عرود سے پتا چل جائے گا"۔ دماغ نے استہزایہ انداز میں کہا۔

"یہ سلینا کا سچ ہے"۔ دل نے وہی بات دہرائی۔

دل و دماغ میں بحث شروع ہو گئی۔ دماغ کی ہر دلیل کے جواب میں دل کا یہ ہی جواب

<https://www.classicurdumaterial.com/>

تھا کہ "یہ علینا کا سچ ہے"۔

Support@classicurdumaterial.com

سارہ نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"امی ایک بات کرنی ہے"۔ جیسے ہی اسکی ماں نے فون اٹھایا۔ مارتھا بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں تو بڑی خوش ہوں۔ اتنا بڑا گھر۔ نہیں گھر نہیں بنگلا ہے بنگلا۔ یہ نوکر چاکر۔ اور اتنا وڈا (بڑا) سٹور ہے تیرے بھائی کا۔ جو تیری بہن کی شادی کی تیاری کی ہے ہم نے۔ سوچ ہے تیری۔" امی لوگ نئے گھر میں شفٹ ہو گئے تھے۔ اور کافی خوش بھی تھے۔

"میری بات تو سنیں۔" وہ سخت پریشان ہے اور امی کو گھر کی پڑی ہے۔

"ساری برادری والوں کا تو منہ کھل گیا۔ خصوصاً تیری بہن کے سسرال والوں کا۔ میں نے تو منہ پہ کہہ دیا۔ کہ ہمارا انگلینڈ والا داماد تو اتنا اچھا ہے۔ اب تم لوگ کیسے ہو گے یہ بھی پتہ چلے گا فر (پھر)۔" امی تو ابھی بھی اپنی باتوں میں لگی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تیرے باپ کو پتا چلا پہلے تو وہ میرا قتل کرے گا پھر تیری باری آئے گی۔ ہائے ہائے

مارتھا۔" امی نے تو لگتا ہے اس بات پہ سینہ پیٹ لیا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"امی آہستہ بولو۔ کیا پورے محلے کو سنانا ہے۔ مشورہ دو۔ میں پہلے ہی پریشان ہوں۔ بیٹھے بٹھائے مصیبت گلے پڑ گئی۔" مارتھا بگڑی۔

"تو اس طرح کر کسی ڈاکٹرنی کے پاس جا۔ اسکو زیادہ سارے پیسے دے۔ اور بچہ ضائع کرادے۔ سال کا بولا تھا تو نے۔ اب چھ مہینے تو ہو گئے تجھے ادھر۔" امی نے اپنی طرف سے بہترین مشورہ دیا۔

"امی یہ انگلینڈ ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ ادھر یہ ہوتا ہے یا نہیں۔ اور اگر ہوتا بھی ہے تو کدھر۔ دوسری بات یہ کہ حیدر کی وجہ سے مجھے سب جانتے ہیں۔ یہ تو مشکل ہے۔" مارتھا

<https://www.classicurdumaterial.com/> پریشان لہجے میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com "اچھا۔ اس طرح کر کہ تو کوشش کر کہ تیرے شوہر کو پتہ نہ پلے۔ ویسے بھی تو کچھ دنوں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> تک شادی کے لیے ادھر آ رہی ہے۔ تو یہاں تو میری جاننے والی ہے۔ پیسے دے کے قصہ

ختم۔" امی نے ایک نئی راہ نکالی۔

"یہ ٹھیک ہے۔" وہ بھی مطمئن ہوئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اس وقت کمرے کے ملحق بڑس میں کھڑی تھی۔ اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کے دیکھا تو حیدر تھا۔ اسکے چہرے کا رنگ بدلا۔ اس وجہ سے نہیں کے حیدر نے کچھ سنا ہے وہ سن بھی لیتا تو سمجھ اسے نہیں آتی تھی۔
رنگ اس کا اسلئے اڑا کیونکہ اسکے ہاتھ میں ڈاکٹر کی دی ہوئی فائل تھی۔



"کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو؟۔ جینی نے سارہ سے پوچھا۔

"تم مجھے ایک بات بتاؤ کہ فروری میں عروود کا کس سے بریک اپ ہوا تھا؟۔" موبائل پہ

عروود کا میسج دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ عروود نے کہا تھا کہ اس نے واقعی سلینا کو غنڈوں سے

بچایا تھا۔ وہ پریشان ہو گئی۔ بس اب جینی سے سچائی جانی تھی۔

"کیتھی تھی۔ کیوں؟" جینی کو حیرت ہوئی اسکی بات پہ۔

"اور اسکے بعد سلینا گرل فرینڈ بنی عروود کی۔" موبائل ٹیبل پہ رکھتے ہوئے وہ بولی۔

"ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہوں۔ کیا سلینا نے کچھ کہا تم سے؟۔" جینی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس نے کچھ نہیں کہا۔" وہ زبردستی مسکرائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"دیکھو۔ تم سلینا کی باتوں میں مت آؤ۔ وہ تم سے سچا پیار کرتا ہے۔"۔ جینی نے اسے یقین دلایا چاہا۔

"پتا نہیں"۔ وہ بیزار ہوئی۔

"دیکھو یہ میرا تجربہ ہے مرد جس عورت کو اپنے بیڈروم تک لے کے جاتا ہے۔ اسکو کبھی اپنی بیوی نہیں بناتا۔ اور جس عورت کو وہ عزت دیتا ہے۔ اسی سے شادی کرتا ہے۔"۔ جینی نے اپنا فلسفہ بیان کیا۔

"تم شاید ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن یہاں بات یہ ہو رہی ہے کہ وہ مجھے بیوقوف بنا رہا

ہے۔ اس نے خود پہ نقلی حملہ کروایا۔ مجھے متاثر کرنے کے لیے"۔ وہ افسردہ لہجے میں

بولی۔ پہلی دفعہ محبت کی تمھی اور کیا ہوا۔ Support@classicurdu material.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ "تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔ تم سے کس نے کہا"۔ جینی کو سخت شاک لگا اس بات پہ۔

"میں نے خود تفشیش کی اس بارے میں"۔ وہ اداسی سے بولی۔

"اور یہ تفشیش یقیناً سلینا کے بتائے ہوئے طریقوں پہ کی ہوگی"۔ جینی نے پوچھا۔

"ہاں"۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ڈفر ہو تم۔ کس کی بات پہ یقین کر رہی ہوں۔" جینی نے افسوس کا اظہار کیا اسکی سوچ

پہ۔

"نہیں وہ ٹھیک ہی کہہ رہی ہے۔" وہ ٹیبل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

اور ان کے قریب کھڑا عروود ساکت رہ گیا۔ اتنی بدگمانی۔ جب اسے سارہ کا میسج ملا۔ تب وہ کلاس سے نکل رہا تھا۔ میسج پڑھ کے وہ فوراً کینٹین کی طرف آیا۔ اسے لگا کہ شاید پھر سلینا نے کچھ کہا ہے۔ لیکن جو سارہ نے کہا وہ اسکے لیے بہت تکلیف کا باعث تھا۔

"سارہ اتنی بدگمانی۔ تم بے شک میری محبت کو نہ مانو۔ لیکن میرے جذبوں کی توہین مت

کرو۔ اور میں اگر مر بھی جاؤ تمہاری محبت میں۔ تو پھر بھی تم میرا اعتبار نہیں کرو گی۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سارہ نے گھبرا کر سر اٹھایا۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔

"وہ دراصل۔۔۔۔۔۔ سارہ کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

"اٹھو۔" اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولا۔

"کیوں۔" وہ بولی۔ جینی جاچکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"دیکھو سارہ حیدر اگر تم نہیں اٹھی تو میں زبردستی لے جاؤ گا ہاتھ پکڑ کے۔ جو یقیناً تمہیں ناگوار گزرے گا۔" ٹیبل پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے وہ بولا۔ آس پاس کے سٹوڈنٹس بھی متوجہ ہو گئے۔

"مم میں چلتی ہوں"۔ عرود کے غصے کرنے پہ وہ گھبرا گئی۔

"چلو"۔ وہ بولا۔ اور کینٹین سے باہر نکلا۔

وہ بھی مرے مرے قدموں سے پچھے چل دی۔

"ہم کدھر جارہے ہیں"۔ گاڑی کے پاس اسکو رکھے دیکھ کر سارہ نے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ایک لفظ نہیں"۔ عرود نے انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ سر اثبات میں ہلاتی اندر بیٹھ گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



گاڑی ایک بنگلے کے سامنے آکر رکی۔

"اترو"۔ عرود نے اس سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ گھبراتی ہوئی باہر نکلی۔ پہلی دفعہ اس نے عروود کو غصے میں دیکھا تھا۔

"سلینا ہے؟" عروود نے گیٹ پہ موجود چوکیدار سے پوچھا۔

"جی"۔ چوکیدار نے جواب دیا اور گیٹ کھول دیا۔ وہ عروود کو جانتا تھا۔

سارہ عروود کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئی۔

اسکا دل کر رہا تھا کہ عروود سے پوچھے کہ وہ دونوں سلینا کے گھر کیوں آئے ہیں۔

تب ہی ایک کمرے کے دروازے کے باہر عروود رک گیا۔

اندر سے سلینا کی آواز آرہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یو ڈفر۔ پھنسا دیا تم نے مجھے ایک کام کہا تھا وہ بھی صحیح سے نہیں کیا"۔ اندر سے سلینا

کی غصے بھری آواز سنائی دی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب مجھے کیا پتا تھا کہ وہ رومیو اس کے پیچھے پیچھے ہوگا"۔ دوسری طرف سے غصے سے کہا

گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیوں اندھے تھے تم اسکی نگرانی کرتے ہوئے تمہیں عروود نظر نہیں آیا۔ اور سب سے بڑی بات اس نے تمہیں دیکھ لیا۔ اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔" سلینا اب بھی چیخ چلا رہی تھی۔

"تو کیا ہو گیا پھر۔ کونسا وہ مجھے جانتا ہے وہ۔" دوسری طرف سے بے پروائی سے کہا گیا۔
"جانتا ہے وہ کہ تم میری سٹیپ موم کے بیٹے ہو۔ اس نے مجھے ابھی میسج کیا ہے۔ تم فلحال اس شہر سے پٹے جاؤ۔ جب معاملہ کچھ بہتر ہوگا تو آجانا۔" سلینا نے کہا۔
"میں کیوں جاؤں؟۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"پولیس لے جائے گی تمہیں ڈفر۔" سلینا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com
"واٹ۔ مجھے کیوں؟۔ اور یاد رکھو اگر میں جیل گیا تو تم بھی جاؤ گی۔" دوسری طرف سے
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کہا گیا۔

"اس لیئے تو کہہ رہی ہوں کہ ادھر سے نکلو۔ میں پھر عروود کا بھی کچھ کرتی ہوں۔ اتنی مشکل سے سارہ کے کان بھرے۔ اور تمہاری وجہ سے سب کچھ ختم ہو گیا۔" سلینا پریشان لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور یہ سب سننے کے بعد سارہ کا دل کیا کہ زمین مچھے اور وہ اس میں سما جائے۔ آنسو بس نکلنے کو تیار تھے۔ مارے شرم کے اس کا سر جھک گیا۔ اسکے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ سر اٹھا کر عروود کو دیکھے۔

"چلو واپس"۔ عروود نے اس سے کہا۔

وہ سر جھکاتی اسکے پیچھے چل دی۔

جیسے ہی وہ گیٹ سے باہر نکلے تو پولیس کی کار آ رہی تھی۔

"میں نے ٹیکسی منگوائی ہے تمہارے لیے۔ سمیع بھی اس میں ہے۔ تم چلی جاؤ"۔ کچھ

<https://www.classicurdumaterial.com/>
دور کھڑی ٹیکسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عروود نے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ آنسو ضبط کرتی چل دی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سنو"۔ پیچھے سے عروود نے کہا۔ وہ رک گئی۔

"آئندہ میں تمہارے رستے میں نہیں آؤ گا"۔ سرخ چہرے کے ساتھ دل پہ پتھر رکھتے

ہوئے وہ بولا۔ اور رخ پھیر لیا۔

ٹیکسی میں بیٹھتے ہی کب سے ضبط کیے آنسو بہہ نکلے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے سمیع نے گردن موڑ کے تاسف سے روتی سارہ کو دیکھا۔



"آپ خوش ہیں؟" - مریم نے سامنے بیٹھے حسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"خوشی - یہ لفظ میری جذبات کو بیان نہیں کر سکتا" - مریم کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتے ہوئے وہ بولا۔

"مجھے یہ سب بہت اچھا لگا" - مریم نے ڈیکوریشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

حسن ذویب کبھی کبھی میٹنگ گھر پہ بھی رکھتا تھا۔ ایک پورا ہال نانا تھا وہ میٹنگ روم

- حسن نے وہاں سے تمام سامان ہٹوا کے اسکو ڈیکوریٹ کروایا تھا۔ پورا ہال ہارٹ شپ

والے غباروں اور گلاب کی سرخ پتیوں سے سجا ہوا تھا۔ اور فرش پہ موم بتیاں بھی روشن

کی تھیں۔ اور ٹیبل پہ ایک کیک پڑا تھا۔ جس پہ "ویلکم مائی بے بی" لکھا تھا۔

یہ سب اس نے مریم کی محبت میں نہیں اپنی اولاد کی محبت میں کیا تھا۔ مریم نے اسے

اتنی بڑی خوشی دی تھی۔ اتنا تو وہ کر ہی سکتا تھا۔ اور پھر اگر مریم خوش رہے گی تو بچہ بھی

صحت مند ہوگا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ تو کچھ نہیں ہے۔ اصل گفٹ تو یہ ہے"۔ اپنے خوبصورت چہرے پہ مسکراہٹ لاتے ہوئے اس نے ایک فائل مریم کے سامنے کی۔

"کیا ہے یہ"۔ فائل ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوئے وہ بولی۔
"دیکھ لو"۔

جیسے ہی اس نے فائل کھولی۔ تو حیرت سے اس نے حسن کی طرف دیکھا۔
"یہ سب کیوں"۔ اسے حیرت ہوئی تھی۔ حسن نے ایک فیکٹری اس کے نام کی تھی۔

"جو تحفہ تم نے مجھے دیا ہے۔ اس کے مقابلے میں یہ بہت حقیر ہے"۔ حسن نے کہا۔

"حسن میرے لیے روپیہ پیسے سے بڑھ کے آپ کی محبت ہے"۔ وہ دل میں دبی خواہش

زبان پہ لائی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"محبت تو ہے۔ تب ہی تو میرے نکاح میں ہوں۔ چلو کیک کاٹیں"۔ حسن مسکرایا۔ آج

کے دن وہ کوئی بحث نہیں چاہتا تھا۔

ہوں"

CLASSIC URDU MATERIAL

ان دونوں نے مل کے جیسے ہی کیک کاٹا۔ میوزک بجنا شروع ہو گیا۔ ایک دوسرے کو کیک کھلایا۔

"ڈانس کرو گی میرے ساتھ"۔ حسن نے ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔

"ضرور"۔ وہ۔ کھل کے مسکرائی۔

"حسن آپ کو بچے بہت پسند ہیں ناں"۔ ڈانس کرتے کرتے اس نے پوچھا۔

"نہیں مجھے اوروں کے بچے اچھے نہیں لگتے۔ لیکن یہ میرا یعنی حسن ذوہیب کا بچہ ہے۔ تو

مجھے اسلیئے محبت ہے اس سے"۔ اپنے مخصوص مغرور انداز میں وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

جواباً مریم پھیکے انداز میں مسکرائی۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سارہ سر تمھارے زمین پہ بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا کر دیا تھا اس نے؟۔ محبت کو اپنے ہاتھوں سے واپس موڑ بیٹھی تھی وہ۔ ساری زندگی

رشتوں سے دور رہی تھی وہ۔ اور آج کوئی اسکے ساتھ رشتہ جوڑ رہا تھا پورے خلوص سے۔ تو

اس نے کیا کیا؟

CLASSIC URDU MATERIAL

"سب ختم ہو گیا"۔ آنسو اسکے دامن کو بگھور رہے تھے۔

وہ بھی کیا کرتی۔ اعتبار وہ چیز تھی جو وہ چاہتے ہوئے بھی کسی پہ نہیں کر سکتی تھی۔

جب اسکی ماں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو باقی کون مخلص ہو سکتا تھا۔

تب ہی فون کی گھنٹی بجی۔

اسنے بغیر دیکھے فون اٹھایا۔

"ہیلو عروذ؟ --

میں مارتھا ہوں"۔ مارتھا کی آواز سپیکر میں ابھری۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیوں فون کیا آپ نے"۔ غصے کو ضبط کرتے وہ بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

"کیا ہوا ہے؟ کیسے بات کر رہی ہوں؟"۔ اسکا لہجہ مارتھا کے لیے پریشانی کا باعث بنا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کچھ نہیں ہوا۔ پاگل ہو گئی ہوں میں۔ میری زندگی میں جتنے بھی مسئلے ہیں۔ وہ صرف اور

صرف آپکی وجہ سے ہیں۔ اگر آپ مجھے چھوڑ کر نہ جاتی تو "میرے اندر اعتماد ہوتا لوگوں پہ

اعتماد کرنے کے لیے"۔ لیکن نہیں ہمیشہ آپ نے اپنی زندگی اور اپنی خوشیوں کو اہمیت

دی۔ آپ کے پاس تو آپکا شوہر آپکے بچے ہیں۔ لیکن سارہ اکیلی ہے۔ اور ساری زندگی اکیلی

CLASSIC URDU MATERIAL

رہے گی۔" وہ پھٹ پڑی۔ اپنا غصہ نکالنے کے بعد مارتھا کی بات سننے بغیر فون کو بند

کمر کے اس نے بیڈ پہ اچھال دیا۔

اور دوبارہ سے آنسو بہانے لگی۔

دوسری طرف مارتھا کا دل بیٹھ گیا۔ سارہ کو بہت کم اتنا شدید غصہ آتا تھا۔ پہلی دفعہ وہ تب اتنے غصے میں آئی تھی۔ جب مارتھا نے اسے اپنا مزہب اپنانے یعنی عیسائی ہونے کا کہا تھا۔ دوسری دفعہ جب حسن مرا تھا۔ اور اب پھر-----

"پتا نہیں کیوں پریشان ہے۔ میں ہوں ہی بری۔ کیسے ملو اس سے۔ ہاں جوزف کو کہتی

ہوں کے اس سے لے۔" سارہ کا فون بند تھا۔ مارتھا نے جوزف کے زریعے سارہ سے بات

Support@classicurdumaterial.com کرنے کا سوچا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کھانا کھا لیں"۔ سمیع نے ایک نظر کمرے پہ ڈالتے ہوئے عروود سے کہا۔

پورا کرا بکھرا ہوا تھا۔ کوئی بھی چیز اپنی جگہ پہ نہیں تھی۔ عرود کو بہت کم غصہ آتا تھا۔

جب آتا تو بہت شدید ہوتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم کیوں واپس آ گئے"۔ نیچھے بیٹھے عروود نے سامنے کھڑے سمیع کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے مائیک نے فون کیا کہ آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔ میں اس لیے آیا ہوں۔ کھانے کے بغیر تو زندہ نہیں رہا جاسکتا"۔ اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔

"میرا ہر احساس مر چکا ہے۔ اب جسم بھی مر جائے گا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔ وہ تلخ لہجے میں بولا۔

سارہ کی بیزاری سے اسے اتنی تکلیف نہیں ہوتی تھی جتنی اسکی بے اعتباری سے ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو"۔ سمیع نے یکدم کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"سمیع تم کیوں مجھ سے اتنا پیار کرتے ہو؟۔ میرے اور تمہارے درمیان تو کوئی رشتہ نہیں"۔ وہ ہمیشہ حیران ہوتا تھا سمیع کی محبت میں۔ ماما کے جانے کے بعد سمیع نے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اسے بہت سنبھالا تھا۔ وہ سمیع کے بہت قریب ہو گیا تھا۔ ڈیڈ نے ہی سمیع کو ٹرینگ دلوائی اور اسکا گارڈ بھی بنا دیا۔ سمیع اسکا ڈرائیور، گارڈ، باورچی اور سب سے بڑھ کر ایک دوست تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"محبت کسی رشتے کی محتاج نہیں ہے" - سمیع دھیرے سے مسکرایا۔

"وہ مجھ پہ اعتبار کیوں نہیں کرتی" - وہ بے بسی سے بولا۔

"کیا آپ نے وجہ جانی اسکے اعتبار نہ کرنے کی؟" - سمیع نے پوچھا۔

"ہاں - کیونکہ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے" - وہ تلخی سے بولا۔

"نہیں۔ وہ آپ سے کبھی بھی نفرت نہیں کرتی تھی۔ بلکہ اب تو وہ آپ سے محبت کرتی ہے" - سمیع کے انکشاف پہ وہ حیران ہوا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں؟"

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"پھر کیا فائدہ محبت کا" - وہ افسردہ ہوا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میری بات سنیں۔ جس لڑکی کی ماں اسکی پیدائش کے بعد اسکو چھوڑ گئی۔ باپ کے بعد

سگوں اور سوتیلیوں رشتوں نے منہ نہیں لگایا۔ وہ کیسے کسی پہ اعتبار کرے گی؟" - سمیع نے اس سے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"لیکن سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے اسکو یہ بھی تو سوچنا چاہیے"۔ اس نے اپنا موقف بیان کیا۔

"بالکل۔ یہ آپ اسے سکھائیں۔" محبت کی سیڑھی پہ تو انہوں نے قدم رکھا ہے۔ اب اعتبار کی سیڑھی پہ آپ انہیں چڑھائیں۔" سمیع نے اسکو سمجھایا۔

"صحیح کہا آپ نے۔ میں اسے رشتوں پہ اعتبار سکھاؤ گا۔ تمہارا شکریہ سمیع۔ تم میرے لیے خدا کا دیا انعام ہو"۔ وہ کھل کے مسکریا۔

سمیع بھی جواباً مسکرایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
دھند چھٹی تو سب کچھ واضح ہو گیا۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ہاں۔ مارتھا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ یہ تو ابھی ڈاکٹر کا فون آیا تو اس نے مجھے

بتایا۔ یقیناً تم مجھے سرپرائز دیئے والی تھی"۔ حیدر خوشی اور حیرانی کے لے جلتے جذبات کے ساتھ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب ڈاکٹر نے اسے فون کیا تو وہ اس وقت میٹنگ میں تھا۔ اس نے فوراً میٹنگ مہر کے حوالے کی۔ اور گھر کی طرف دوڑا۔ پورے راستے وہ انتظار کرتا رہا کہ مارتھا اسے فون کرے گی۔ لیکن اس نے نہیں کیا۔

"ہوں"۔ مارتھا بس اتنا ہی بول پائی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے۔
"تھینک یو مارتھا"۔ مارتھا کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ بولا۔ یہ اسکی زندگی سب سے بڑی خوشی تھی۔

"حیدر ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔ بیٹھ کے بات کرتے ہیں"۔ اس سے الگ

ہوتے ہوئے وہ بولی۔ اور ٹیبل پر پڑی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

Support@classicurdumaterial.com
اس نے سوچ لیا تھا کہ کیا بات کرنی ہے اور کیسے کرنی ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا"۔ وہ پریشان ہوا۔

"حیدر میری بات کا کوئی غلط مطلب نہیں لینا۔ ہماری شادی کو ابھی کچھ مہینے ہی ہوئے ہیں۔ ان سب کے لیے تو پوری زندگی پڑی ہے"۔ انگلیاں مڑوڑتے ہوئے وہ بولی۔
"مطلب"۔ مجھے غلط سمجھ آیا ہوگا۔ مارتھا کی اس بات پہ حیدر نے سوچا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مطلب یہ کہ ابھی تو ہمارے انجوائے کرنے کے دن ہیں۔ اگر یہ بچہ اس دنیا میں آیا تو ہماری آزادی ختم ہو جائے گی۔ اگر ہم اس بچے کو۔۔۔۔۔ ابھی اسکی بات ادھوری تھی کہ حسن دھاڑا۔

"خبردار جو تم نے کوئی بکواس کی۔" وہ غصے سے بولا۔

"حیدر آپ۔۔۔۔۔"

"ایک لفظ نہیں مارتھا۔ شرم کا مقام ہے۔ تمہارے لیئے آزادی اس بچے سے بڑھ کر ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ تم ایسی نکلو گی۔ لوگ تو ناجائز بچوں کو قتل نہیں کرتے

کیونکہ وہ انکی اولاد ہوتے ہیں۔ اور تم اپنے جائز بچے کو مارنا چاہتی ہو۔" اسکی منہ سے

چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ مارتھا سہم گئی۔

"ایک بات میری کان کھول کے سن لو۔ نو مہینے تک تمہارا اس گھر سے نکلنا بند۔ میں تمہاری نگرانی کا انتظام بھی کرواتا ہوں۔ مجھے اعتبار نہیں رہا تم پہ۔" اپنی بات کو مکمل کر کے وہ کنپٹی کو انگوٹھے سے مسلتا اندر کی طرف بڑھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

فریج سے پانی کی بوتل نکال کر اس نے منہ سے لگائی۔

مارتھا کی سوچ نے اسے دکھ اور تکلیف دونوں سے دوچار کیا تھا۔ اس عورت کے لیے اس نے ماں کی مخالفت کی تھی۔ آج پہلی دفعہ اسے اپنے غلط فیصلے کا احساس ہوا۔

دوسری طرف مارتھا سر تھامے بیٹھی تھی۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔

"اب وہ اس زندان سے نہیں نکل سکتی تھی"۔ مارتھا نے دل میں سوچا۔



"کیسے ہو جوزف؟"۔ جوزف کے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"مم ٹھیک۔ تم"۔ جوزف جو موبائل میں کھویا ہوا تھا۔ ایک دم گرڑبڑایا۔ وہ دونوں ہوٹل میں
Support@classicurdumaterial.com
موجود تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں بھی ٹھیک۔ اما کیسی ہیں؟"۔ جوزف کے اس طرح بولنے پہ وہ مسکرائی۔

"اما کافی پریشان ہیں۔ کہہ رہی تھیں کہ پتا نہیں سارہ کو کیا ہوا ہے۔ انہوں نے ہی

بھیجا مجھے تمہارے پاس۔ تم ٹھیک ہونا"۔ جوزف پریشان ہوا۔ اگرچہ وہ آپس میں کم ملتے

تھے۔ لیکن اسے انجیلنا کے مقابلے میں سارہ سے زیادہ پیار تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں۔ تب میں پریشان تھی۔ ماما سے میری طرف سے سوری کہنا۔ میں انہیں کال کروں گی ایک دو دن میں"۔ وہ پھیکے انداز میں مسکرائی۔

"میرے نمبر پہ کرنا۔ ورنہ ڈیڈ کا تو تمہیں پتا ہے"۔ جوزف نے کہا۔
"انجیلینا کیسی ہے؟"

"سب ٹھیک ہیں سوائے ڈیڈ کے"۔ جوزف منہ بناتے ہوئے بولا۔
"انجیلینا والے ایشو کی وجہ سے؟"۔ وہ بولی۔

"ارے نہیں۔ میری وجہ سے؟"۔ جوزف نے انکشاف کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیوں؟"۔ وہ حیران ہوئی۔
Support@classicurdumaterial.com

"یار میں نہ اپنے مذہب سے مطمئن نہیں ہوں۔ تو میں نے سوچا کہ میں مذہب تبدیل
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کرتا ہو"۔

"پھر؟"

CLASSIC URDU MATERIAL

"پھر یہ کہ ڈیڈ کو تب تک کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ جب تک میں نے یہودیت اور بدھ مت کا مطالعہ کیا۔ مسئلہ تب بنا۔ جب میں نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔ ڈیڈ بھی صحیح" دوغلے "ہیں"۔ جوزف تلخی سے بولا۔

جواباً اسکے چہرے پہ بھی تلخ مسکراہٹ آئی۔ اس سے زیادہ بہتر کون جان سکتا تھا۔
"تو انہوں نے ماما کو مجبور کر کے میرا اکاؤنٹ فریز کروا دیا۔ ماما جتنا ڈیڈ سے چھپ کر سکتی ہیں کر رہی ہیں۔ لیکن تم ڈیڈ کو جانتی ہوں"۔

"تو تم کیا کرتے ہو پھر؟"۔ اس نے سوچا کہ جوزف کی مدد کرے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کچھ نہیں جاب"۔ جوزف کندھے اچکاتا بولا۔ مارتھا نے اپنے بچوں کے تمام خرچے خود ہی اٹھا رکھے تھے۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"تم نے اسلام کا مطالعہ نہیں چھوڑا؟"۔ وہ حیران ہوئی۔

"نہیں۔ یو۔نو۔ مجھے لگتا ہے کہ میں بالکل سیدھے راستے پہ جا رہا ہوں"۔ جوزف اب کی بار مسکرایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بلکل ٹھیک کہا۔ یہ میری طرف سے تمہارے لیے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ اور ساتھ ہی چیک نکالا۔

"نہیں میں نے یہ سب اس لیے نہیں کہا۔" جوزف نے انکار کیا۔ وہ اسلام کا مطالعہ اپنے لیے کر رہا تھا۔

"بحث نہیں بڑی ہوں تم سے۔" چیک اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔ شش و پنج میں مبتلا ہوتے جوزف نے چیک تھاما۔

"تم مجھے اسلام کی ایک ایسی بات بتاؤ۔ جو میں انجیلینا کو کہو۔ کیونکہ وہ مجھے کہہ رہی تھی

کہ میں کیوں ایسا کر رہا ہوں۔ میں تو ابھی خود مطالعہ کر رہا ہوں۔ تم مجھے کچھ بتاؤ۔" جوزف

نے تھوڑی کے نیچے ہتھیلی رکھتے ہوئے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"اسلام اتنا خوبصورت مذہب ہے کہ اس کی ہر بات خوبصورت ہے۔ ایک بات جو میں

بولوں گی کہ ہمارے ہاں جو شور اٹھتا ہے کہ عورت کے حقوق۔ یو نو سب سے زیادہ حقوق

عورت کو اسلام نے دیئے ہیں۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال کہ اگر ایک عورت اپنی شوہر

کی مرضی سے کمانے نکلتی ہیں۔ تو تمہیں پتا ہے کہ اسکی اس کمائی پر اسکا اپنا حق

CLASSIC URDU MATERIAL

ہے۔ شوہر اس سے نہیں لے سکتا۔ بلکہ اگر وہ کماتی ہے تو تب بھی اس کے شوہر کو اسکا نان نفقہ دینا ہے۔ یہ ہے میرا اسلام۔" وہ فخریہ انداز میں بولی۔

"زبردست۔" جوزف بھی مسکرایا۔

کھانا آگیا تو انہوں نے کھانا شروع کیا۔

کھانا کھاتے کھاتے جیسے ہی سارہ نے اوپر دیکھا تو عروود اسے جوزف کے پیچھے کھڑا نظر آیا۔ خشمگین نگاہوں سے وہ جوزف کو گھور رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ جوزف کو ایک لگاتا۔ وہ جلدی سے بول پڑی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اسکو مت مارنا۔ بھائی ہے میرا۔"

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سمیع نے اسے بتایا تھا کہ سارہ ریسٹورینٹ میں کسی لڑکے کے ساتھ ہے۔ وہ فوراً پہنچا۔

اسکا پورا ارادہ تھا لڑکے کو مارنے کا۔۔۔ لیکن۔۔۔

"ارے یہ تمہارا بھائی ہے۔ تو پھر میرا تو سالا ہوا۔" حیران و پریشان جوزف کے کندھے پہ

ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف سارہ نے سکون کا سانس لیا۔ پرانے والے عرود کو دیکھ کر۔ دو دنیا سے کٹ کے رہنے کے بعد اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جوزف سے ملنے کے بعد وہ عرود سے ملنے جائے گی۔ اسے منائے گی۔ اب نہیں کھونا تھا اسکو۔

"تم حسن ذوہیب کے بیٹے ہونا۔ یہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے؟" جوزف نے حیرت سے پہلے اس سے اور پھر سارہ سے پوچھا۔

"ہاں انکا ہی بیٹا ہوں۔ اور میں اسکا بوائے فرینڈ نہیں ہوں۔" جوزف کے برابر میں بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔ سارہ ان دونوں کے سامنے تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "تم نے شادی کر لی۔" جوزف کے منہ سے نکلا۔

Support@classicurdumaterial.com "ارے نہیں۔ یہ پاگل ہے۔" سارہ نے منہ بنایا۔ وہ پرانا عرود بنا تو وہ بھی پرانی سارہ بنی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "تمہاری بہن پاگل ہے۔ ہم کچھ عرصے میں شادی کریں گے۔ فکر نہیں کرو۔ تم لوگوں

کے بغیر نہیں کریں گے۔ ابھی تو ہم محبت کر رہے ہیں۔" سارہ کو گھورتے ہوئے وہ بولا۔ یہ لڑکی سیدھی نہیں ہو سکتی۔

جواباً سارہ نے ابرو اچکائے۔ جیسے کہہ رہی ہو "سیریشلی"۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اگڈ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ان فیکٹ سارہ اس دن تم عرود کی وجہ سے ہی ڈسٹرب تھی۔ ماما نے بتایا تھا کہ۔ تم نے اسکا نام لیا۔" جوزف تو بولے پہ آیا تو اسکا پول کھول دیا۔ وہ اسے اشاروں سے روکتی رہ گئی۔

عرود کے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی۔ سارہ نے کن اکھیوں سے اس کو دیکھا۔ جو خاصی معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سرخ ہو گئی۔

"ہاں۔ وہ ہماری لڑائی ہو گئی تھی۔ یو نو پیار کرنے والوں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے۔" سارہ کو

<https://www.classicurdumaterial.com/> نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"سارہ تو بالکل لڑائی نہیں کرتی۔ یقیناً تم نے ہی کچھ کیا ہوگا۔" جوزف بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "کون سی سارہ؟" عرود حیران ہوا۔

"یہ۔ اپنی سارہ۔"

"بس کرو۔ اتنی لڑائی ہے تمہاری بہن سوچ ہے تمہاری۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

"سارہ تم ایسی تو نہ تھی۔" اب کی بار جوزف حیران ہوا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ باتیں ہی ایسی کرتا ہے کہ میں لڑائی پہ مجبور ہو جاتی ہوں"۔ وہ معصومیت کا مظاہرہ کرتی ہوئی بولی۔

اس بات پہ عرود نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگائے۔ وہ اسے گھور کے رہ گئی۔ جوزف کی وجہ سے وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔

"تھینکس۔ تم نے ہماری سارہ کو ٹھیک کر دیا"۔ جوزف اٹھتے ہوئے بولا۔ اسے ضروری کام سے جانا تھا۔

"دیکھو اب یہ تمہارا بھائی کہ رہا ہے۔ میں نے تو کچھ نہیں کہا"۔ عرود نے اپنا دفاع کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
جواباً وہ صرف مسکرائی۔ صحیح کہا تھا جوزف نے۔

Support@classicurdumaterial.com

"میں چلتا ہوں۔ کچھ کام ہے۔ ماما کو کال کر لینا"۔ جوزف نے کہا۔ اور چل دیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں ڈراپ کر دیتا ہوں"۔ اسکے ساتھ چلتے ہوئے عرود نے کہا۔

"میں چلی جاؤ گی"۔ اس نے نخرہ دکھایا۔ اور دو قدم تیزی سے بڑھائے۔ پھر ایک دم رک کے پلٹی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

عروود جو اس کے پیچھے آرہا تھا۔ ایکدم پیچھے ہوا ورنہ انکی ٹکر یقینی تھی۔

"محبت کرتے ہوں مجھ سے"۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

"ہاں"۔ اس نے نظریں نہیں ہٹائیں

"کل صبح میں میرے فلیٹ میں آنا"۔ وہ ابھی بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

اس بات پہ عروود کی آنکھوں میں چمک آئی۔

"دیکھو میں کوئی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں"۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر وہ ڈرنے کی ایکٹینگ

کرتے ہوئے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"شٹ اپ" ہیل والی جوتی اسکے شوز میں مقید پاؤں پ مارتے ہوئے وہ بولی۔ اور آگے

چل دی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ لڑکی آخر ہیل کیوں پہنتی ہے؟"۔ ایک ٹانگ پہ ناچتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔



"اس نیگرو عورت کو کس نے رکھا ہے؟"۔ مریم روم میں لیٹی ہوئی تھی۔ جب اندر داخل

ہوتے حسن نے اس سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں نے۔ کیوں کیا ہوا؟"۔ اسے حیرت ہوئی۔

"کس کی اجازت سے؟"۔ وہ سخت لہجے میں بولا۔

"آپنے خود کہا تھا کہ۔ میں کوئی عورت رکھ لو۔ جو کہ میرا صحیح سے خیال رکھے"۔ وہ آہستہ آواز میں بولی۔

"بلکل میں نے کہا تھا۔ لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم ایک بد صورت عورت کو رکھ لو"۔ وہ ابھی ابھی غصے میں تھا۔ گورے چٹے لوگوں کے اس ہجوم میں اسے کالا رنگ نہیں چاہیے تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"۔ حیرت سے سر اٹھاتے ہوئے وہ بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"ایسا کیا کہہ دیا میں نے؟۔ مجھے بد صورت لوگوں سے نفرت ہے۔ اور ایسی عورت کو اٹھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کر لے آئی"۔ وہ تپ گیا۔

"حسن آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" دنیا کا ہر انسان خوب صورت ہے۔ کیونکہ اسے اللہ نے

بنایا ہے"۔ حسن کی سوچ پہ اسے افسوس ہوا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میرے ساتھ کسی بھی قسم کی بحث مت کرو۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ اس عورت کو پیسے دو اور چلتا کرو۔" وہ دو ٹوک انداز میں بولا۔

"اگر ہمارا بچہ خوبصورت نہ ہوا تو پھر؟۔ اسے فکر لاحق ہوئی۔ آج اسے سمجھ آئی تھی کہ آس پاس کا خوبصورت بچہ وہ خود۔ یہ سب اتفاق نہیں تھا۔ یہ حسن کی خود سے محبت تھی۔ اور وہ اتنی شدید تھی کہ حسن کے آس پاس بدصورت لوگوں کو بھٹکنے نہیں دیتی تھی۔" وہ حسن ذوہیب کا بچہ ہوگا۔ خوبصورت نہ ہو۔ یہ ہو نہیں سکتا۔" مغرورانہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اور مریم نے آنے والے وقت کا تصور کر کے دل تھام لیا۔

Support@classicurdumaterial.com کیسا ہوگا مستقبل؟۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> 

"بس کر دیں کیا سارا پرفیوم آج ہی ختم کرنا ہے۔" پاس کھڑے سمیع نے حیرت سے کہا۔

عروود کو سارہ نے بلایا تھا آج۔ اور عروود کی تیاریاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ تمہری پیس سوٹ، جیل سے ایک طرف سیٹ کیے بال۔ جو ویلے تو ماتھے پہ بکھرے

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 130 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

رہتے تھے۔ قمیٹی واچ اور بلیک شوز۔ اور اب کب سے کھڑا وہ اپنے اوپر پرفیوم سپرے کر رہا تھا۔

"کیا سمیج! میں ٹھیک لگ رہا ہوں۔" وہ پریشانی سے بولا۔ آج کے دن بہت سپیشل تھا۔ لیکن وہ اپنی تیاریوں سے مطمئن نہیں رہا تھا۔

"ارے آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ دیکھیے گا آج وہ آپ کو انکار نہیں کریں گی۔" سمیج نے اطمینان دلانا چاہا۔

"کیا مطلب آج اچھے لگ رہے ہیں؟" پرفیوم رکھتے ہوئے اس نے سمیج کو گھورا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں نے یہ بھی کہا کہ وہ آج انکار نہیں کریں گی۔" سمیج نے اپنی بات کا روشن پہلو اجاگر کرنا چاہا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"اگرے تو سہی۔ چھوڑو گا نہیں۔ آج تو ہاں کروا کے رہو گا۔" وہ پر عزم تھا۔



"زبان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" سارہ نے وڈیو کال پہ اپنے پھوپھو زاد سے کہا۔ جس کو وہ بھائی سمجھتی تھی۔ وہ اس سے دو سال چھوٹا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کچھ نہیں ہوگا۔ تم دیکھنا سچائی جاننے کے بعد بھی وہ تمہیں ضرور قبول کرے گا۔" زیان نے اسے اطمینان دلانا چاہا۔

"لیکن جب اسے میرے حادثے اور اسکے اثرات کا پتا چلے گا تو شاید وہ پیچھے ہٹ جائے۔ مجھے بہت تکلیف ہوگی۔ اگر اس نے مجھے ریجیکٹ کیا۔ میں نے زندگی میں پہلی اور آخری محبت اس سے ہی کی ہے۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

"سارہ! خدا پہ یقین رکھو ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ جیسے تم سوچ رہی ہو۔" زیان نے اسے سمجھایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "خدا پہ یقین ہے مجھے۔" وہ دھیرے سے مسکرائی۔

Support@classicurdumaterial.com "گڈ اب انسانوں والے حلیے میں آؤ۔ تمہیں نا شاپنگ کرنا چاہیے تھی۔ بلکہ ایک چکر پارلر کا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بھی لگانا چاہیے تھا۔ ہر وقت تو چڑیل بنی رہتی ہوں۔" زیان نے مزاق اڑایا۔

"شٹ اپ۔ میں صاف ستھری رہتی ہوں۔ اور مجھ سے نہیں ہوتے یہ اوٹ پٹانگ فیشن۔" اس نے منہ بنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"لیکن پھر بھی وہ تمہیں آج پرپوز کرے گا۔ کچھ تو تیاری کرتی"۔ زیان اب بھی اپنے موقف پہ قائم تھا۔

اس سے پہلے سارہ کچھ کہتی گھنٹی بھی۔

"لگتا ہے وہ آگیا ہے"۔ اس نے کال بند کرنا چاہا۔

"کیا تم ایلے حلیے میں جاؤ گی۔ دیکھ لینا اس نے پرپوز نہیں کرنا تمہیں"۔ زیان چلایا۔

"شٹ اپ"۔ کہتے ساتھ ہی اس نے کال بند کی۔

بالوں کو ہاتھوں سے سنواری دروازے کی طرف بڑھی۔ اور دروازہ کھول دیا۔

سامنے عروہ تیار ہو کر کھڑا تھا۔

اس نے ابو اچکائے جیسے کہہ رہی ہو "سیریشلی"۔



"حیدر مجھے آپ سے بات کرنی ہے"۔ جیسے ہی حیدر کمرے میں داخل ہوا۔ مارتھا اسکی طرف لپکی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں کوئی بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں"۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے بات کرنے سے روک دیا۔ تین دن سے انکی آپس میں بولا چال بند تھی۔

"حیدر مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ مجھے اپنی اولاد کے بارے میں ایسا نہیں سوچنا چاہیے تھا۔ پھر میں کیا کروں۔ چھوٹے گھر سے آئی ہوں نا۔ اتنی آسائشیں اور آزادی پہلی بار دیکھی۔ میں نے سوچا کہ اگر اولاد ہوئی تو میں زندگی کو صحیح سے انجوائے نہیں کر سکتی۔ لیکن آپ کے احساس دلانے پہ میں نے سوچا۔ تو مجھے احساس ہوا۔" کہ اولاد سے بڑھ کر تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔" اسکے بازو پہ ہاتھ رکھ کر آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے وہ بولی۔ اور غریبی والا

کارڈ کھیلا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

حیدر تو اس کے آنسوؤں پہ تڑپ گیا۔ اس عورت سے اس نے بے پناہ محبت کی

تھی۔ لیکن اسکی بات سے اسے بہت تکلیف پہنچی تھی۔ پھر امی اور مہر کی باتیں۔ ان سب

کی وجہ سے اس نے مارتھا سے تین دن بات نہیں کی تھی۔ لیکن مارتھا بچاری تو۔۔۔

"میں تم سے کل بھی محبت کرتا تھا۔ اور آج بھی کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہو گا۔ تمہاری زندگی میں سب کچھ ویلے ہی ہوگا۔ جیسے پہلے رہا ہے۔" اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولا۔

جواباً مارتھا مسکرا دی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ سوچ رہی تھی کہ امی کا مشورہ کام آگیا۔ اسکی ماں کو جب پتا چلا کہ حیدر کو پرگینسی کے بارے میں پتا چل گیا ہے اور مارتھا کی سوچ کی وجہ سے وہ اس سے بات نہیں کر رہا۔ تو اسکی ماں نے اسکے بھائی سے مشورہ کر کے یہ کہا کہ۔ وہ اس بچے کو جہنم دے۔ اس دوران وہ کوئی بڑا ہاتھ مارے۔ اسکے باپ کو وہ سنبھال لیں گے۔ اور جہاں تک بات ہے بچے کی۔ تو وہ حیدر ہی سنبھالے گا۔



"تم کیا۔ بندہ کچھ تیار ہی ہو جاتا ہے۔" پھول اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔ سارہ کے

حلیے پہ نظر ڈال کر عروود سخت بد مزہ ہوا۔ وہ اپنے مخصوص سٹائل میں تھی۔ جینز والی پینٹ

کے اوپر بلیک کلر کی ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اور آج شرٹ کالر کے بغیر

تھی گلے میں اس نے سٹول ڈالا ہوا تھا۔

"تم کیا کسی کے ولیمے پہ جا رہے ہو۔" پھول تمھاتے ہوئے وہ بولی۔

"نہیں اپنی ولیمے کی تیاری پہ ہوں۔" وہ مسکرایا۔ جیسی بھی ہے۔ اسے تو پسند ہے۔

"کیا مطلب؟" سارہ کا منہ کھل گیا۔ وہ اسے دھوکا دے رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"منہ بند کرو۔ وہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ اب کیا دروازے پہ ہی کھڑا رکھوں گی۔" اسکی بیوقوفی پہ اس نے افسوس کیا۔
"آؤ۔" اس نے اسے راستہ دیا۔
"کیا بنایا ہے۔" وہ کچن والے حصے کی طرف جاتے ہوئے بولا۔
"تمہار کیا دعوت تھی آج ادھر۔" اسکی پشت کو گھورتے ہوئے وہ بولی۔
"کیا مطلب کچھ بھی نہیں بنایا۔" وہ حیرت سے پلٹا۔

"یہ کونسا کھانے کا ٹائم ہے۔" وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"چلو بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔" ڈائنگ ٹیبل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔ سارہ اسکے ساتھ ہی بیٹھی۔

"کیا تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو۔" ہاتھوں کی لہزش پہ قابو پاتے ہوئے وہ بولی۔

"تمہیں کوئی شک ہے۔" وہ مسکرایا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 136 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"اس سب کے بعد بھی تم مجھ سے محبت کرو گے۔" گلے میں ڈالے سٹول کو اتار کر اس نے ٹیبل پہ رکھا۔ اور بایاں کان جو عروود کی طرف تھا۔ وہاں سے بال ہٹائے۔ اور عروود نے ایک دم آنکھیں بند کی۔ اسکی تکلیف کو سوچ کر۔



سارہ کے بائیں کان والی طرف شاید نہیں یقیناً تیزاب گرا تھا۔ اسکا کان مسخ ہو چکا تھا۔ اور گردن پہ بھی نشانات تھے۔

"یہ کب ہوا۔" اسکی تکلیف کا سوچ کر وہ بڑی مشکل سے بولنے کے قابل ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"جب میں چودہ سال کی تھی۔" کان کو اس نے دوبارہ بالوں سے ڈھانپا۔ اور سٹول کو گلے میں ڈالا۔ اور پھر عروود کو واقعے کی تفصیل بتائی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"اکتنی تکلیف ہوئی ہوگی نا تمہیں؟۔ وہ سخت دکھی تھا۔ جب وہ بھی چودہ سال کا تھا۔ تو

اسکی ایک عزیز ہستی کے ساتھ بھی اس سے ملتا جلتا واقعہ ہوا ہے۔ وہ جانتا تھا جلنے کی ازیت۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جب کوئی گرم چیز زرا سی ٹچ ہو جسم سے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ تو پھر تیزاب تھا۔" اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ اسے عروود نے تاثرات نے حیرت میں ڈال دیا۔ وہاں کوئی ایسے تاثرات نہیں تھے جس سے اسے لگتا کہ وہ اس پہ ترس کھائے گا۔ عروود کے چہرے پہ اسے وہی تکلیف نظر آئی۔ جو اسے محسوس ہوئی تھی جب وہ جلی تھی۔ "خدا کا شکر ہے کہ تم اس تکلیف سے نکل گئی۔" وہ مسکرایا کہ اب تو سب ٹھیک ہے۔

"تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" وہ حیرت سے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"اوہ کہیں تم یہ تو نہیں سمجھتی تھی کہ یہ سب دیکھنے کے بعد میں تمہیں چھوڑ دو گا۔" وہ بھی حیران ہوا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ہاں۔ کیونکہ کچھ انسان ظاہری خوبصورتی پہ مرتے ہیں۔ اور اپنے لیے ایک پرفیکٹ انسان چاہتے ہیں۔" اس نے اعتراف کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ اور ویلے بھی سارہ جب آپ کسی انسان سے محبت کرتے ہیں۔ تو آپ کے لیے پرفیکٹ ہو جاتا ہے۔" وہ کوٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ہوئے بولا۔

اور سارہ لاجواب ہو گئی۔

"تمہارا زخم کیسا ہے۔" وہ بولی۔

"اب تو بہت بہتر ہے۔ ٹانگے اتر جائیں گے کل پرسوں تک۔" مطلوبہ چیز مل چکی تھی۔ وہ کھڑا ہوا اور کرسی کو کھینچ کر اس طرح رکھا کہ اب وہ آمنے سامنے تھے۔ سارہ نے

<https://www.classicurdumaterial.com/> حیرت سے اسکی کرواتلی ملاحظہ فرمائی۔

Support@classicurdumaterial.com "سارہ حیدر کیا تم عروود حسن کو شوہر کے طور پہ قبول کرو گی۔" ڈبی کھول کے اس میں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سے ڈائمنڈ رنگ نکالے ہوئے وہ بولا۔

اور خوشی سے سارہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ وہ آج اسے کتنا معتبر کر گیا تھا۔ اس نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ شخص اسکا نصیب تھا۔

"ہاں۔" آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اجازت ہے۔ پہنانے کی۔" اس نے اجازت مانگی۔

"ہاں۔" اس نے ہاتھ آگے کیا۔

"ویسے سوچا تو میں نے یہ تھا کہ ایک گھٹنے پہ بیٹھ کر وہ جیسے فلموں میں پرپوز نہیں کرتے۔ ویسے کروں گا۔ پر تمہیں اس حلیے میں دیکھ کر میں نے ارادہ بدل دیا۔ یہ تمہاری سزا ہے کہ تمہیں میں بس ایسے ہی پرپوز کروں۔" انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پہناتے ہوئے وہ بولا۔ اور واقعی ایسا ہی تھا۔

"ویری فنی۔" ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"اب تم جس حلیے میں ہو۔ میں تو تمہارے ساتھ سیلفی کھینچوا کر پوسٹ بھی نہیں

کر سکتا۔ لوگ کیا کہیں گے۔" عروود نے کہا۔ اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ سارا بلکل بھی تیار

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
نہیں ہوئی۔

"اب تم کوئی اتنے بھی اچھے نہیں کہ میں تمہارے لیے تیار ہوتی۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے تو بس اب اس وقت کا انتظار ہے جب تم میری بیوی بنو گی۔ لیٹ لیٹ تم میری عزت تو کرو گی۔" عروود نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سوچتے ہیں۔" وہ شرارتی انداز میں بولی۔ اور ہنس پڑی۔ آج کے دن اسکا زندگی کا بہت خوبصورت دن تھا۔

اسے ہنستے دیکھ کر عروود بھی مسکرا دیا۔

اور دل میں اسکی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"یہ کیا ہے حسن؟" مریم نے اخبار اسکے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com
"کیا ہے؟" اخبار اٹھاتے ہوئے وہ بولا۔ اخبار دیکھ کر اسکے ماتھے پہ بل پڑھ گئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اخبار میں اسکے اور لیزا کے افیئر کی خبر چھپی تھی۔ لیزا اور اسکی تصویر تھی۔ وہ سو رہا تھا۔ جب

لیزا نے اسکی اور اپنی تصویر کھینچی تھی۔ اگر وہ جاگ رہا ہوتا تو کبھی لیزا کی اتنی ہمت نہیں

ہوتی۔ وہ کبھی بھی ثبوت نہیں چھوڑتا تھا اپنے افیئرز کے۔ ورنہ آئے دن یہ ہی موضوع ہوتا

ہر اخبار میں۔ مریم کے فون آنے کے بعد وہ جلدی میں لیزا کا فون چیک کرنا بھول گیا

تھا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 141 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

اگلے پندرہ منٹ میں اس نے مختلف لوگوں کو کال کی۔ کل ہر حال میں اس خبر کی تردید ہونی چاہیے تھی۔ اور مزید اس خبر کو پھیلنے سے کیسے روکنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ فون سے فارغ ہو کے وہ اٹھا۔ اب سمیع اور مائیک کو مزید کام سنبھالنے کا کہنا تھا۔ تب ہی کب سے خاموش کھڑی مریم اس کی طرف بڑھی۔

"آپ مجھے اس چیز کی وضاحت دیں گے۔" غصے سے اسکی آواز کانپ رہی تھی۔
"پہلے میں ضروری کام نپٹا لو۔ پھر بات کرتا ہوں تم سے۔" وہ اب لیزا کا نمبر ڈائل کرنے لگا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "ساری دنیا کو وضاحت بہت میں دیجیئے گا۔ پہلے مجھ جواب دیں۔ میرا حق مارا ہے آپ

نے۔ دنیا کا نہیں۔" موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے وہ بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "اپنی حد میں رہو۔ حسن ذوہیب کسی کا جوابدہ نہیں ہے۔" وہ غصے سے بولا۔

"آپ مجھے بتائیں کہ کیوں کیا آپ نے ایسا۔ میرا حق کسی کو کیسے دے سکتے ہیں آپ۔ اور یہ تو۔۔۔۔۔ اسکا گمہ بان پکڑے وہ چلائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اپنی بکواس بند کرو۔ میرا دماغ پہلے ہی خراب ہوا پڑا ہے۔ اپنے بچے کی وجہ سے میں نے تمہاری یہ حرکت برداشت کی ہے۔ ورنہ جو ہاتھ مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں انہیں کاٹ دیتا ہوں۔" اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے وہ غرایا۔

مریم سسک سسک کے رونے لگی۔

تب ہی دروازہ بجا۔ اس نے کھولا۔ تو مائیک اور سمیع کھڑے تھے۔
"کیا تکلیف ہو گئی ہے۔" وہ چلایا۔

"سر باہر میڈیا والے کھڑے ہیں۔" سمیع نے ایک نظر آنسو بہاتی مریم پہ ڈالی اور حسن

<https://www.classicurdumaterial.com/> سے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"واٹ دا۔۔۔۔۔ اسکا دماغ گھوم گیا۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سر اب کیا کریں۔" مائیک اسکے سیکیورٹی کے معاملات دیکھتا تھا۔

"تم لوگوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔" تھوڑی دیر میں مجھے میننگ روم میں آکر ملو۔" اپنی

بات مکمل کر کے وہ میننگ روم کی طرف بڑھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تھوڑی ہی دیر میں سمیع میڈیا والوں کو سنبھال چکا تھا یہ کہہ کر کے لیزا جیسی فلاپ ایکٹریس کی مشہور ہونے کے لیے یہ چال ہے۔ اور سر کی تو لو میرج ہے۔ اور اب تو سر باپ بننے والے ہیں۔

میڈیا والوں کے لیے یہ بہت بڑی خبر تھی۔ کہ حسن ذوہیب باپ بننے والا ہے۔ سمیع نے ان سے یہ کہا کہ ابھی میم کی طبیعت خراب ہے۔ سر شام میں بات کریں گے۔ دوسری طرف مائیک لندن کے لیے روانہ ہو چکا تھا۔ لیزا کو سبق سکھانے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ گھبراتے ہوئے ہوٹل میں داخل ہوئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بہت ہی اوور لگ رہی ہوں میں"۔ سارہ نے دل میں سوچا۔

عروود نے اس سے کہا تھا کہ وہ ہوٹل میں آج دوستوں کو ٹریٹ دے رہا ہے تو وہ "انسانوں" والے حلیے میں آئے۔ تو آج وہ تیار ہو کر آئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مارتھا نے پاکستان سے اسکے لیئے سفید رنگ کی کرتی جس پہ سرخ رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی منگوائی تھی۔ یہ ڈریس اسکے لیئے بہت اہم تھا۔ سو اس اہم دن میں اس نے نیلی جینز کے اوپر وہ کرتا ڈالا۔ اور بائیں طرف چٹیا ڈالی ہوئی تھی۔ لائٹ سی لپ اسٹک لگائی تھی اس نے۔ اور جیولری پہنی تھی۔

جیسے ہی وہ مطلوبہ ہال میں داخل ہوئی تو وہ گھبرا گئی کہ شاید وہ کسی غلط ہال میں داخل ہو گئی ہے۔ وہاں پہ تو جیسے لوگوں کا سیلاب آیا ہوا تھا۔

تب ہی کسی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ گھبرا کر پٹی۔ اس نے دیکھا تو جوزف

تھا۔ اس نے شکر کیا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com "تم ادھر کیا کر رہے ہو؟ وہ حیران ہوئی تھی جوزف کو یہاں دیکھ کر۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "میں تم سے ناراض ہوں۔ تم نے مجھے اپنی منگنی کی پارٹی میں بلایا ہی نہیں۔" جوزف نے

اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ یہاں باقاعدہ پارٹی ہو رہی ہے۔ میں تو سمجھی کہ چھوٹی سے ٹریٹ دے رہا ہے عروود۔ پر وہ تو بہت ہی کوئی پاگل ہے۔" اندر موجود نوجوان لڑکے لڑکیوں پر نظر ڈالے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"چلو اندر چلیں۔ عرود نے کہا تھا کہ اس پارٹی میں میں تمہیں ہال میں لے کر آؤ۔" جوزف نے اس سے کہا۔ وہ اسکے بازو پہ ہاتھ رکھ کر اندر داخل ہوئی۔ تمام لوگوں کی نظریں اس پہ مرکوز تھیں۔ دل ہی دل میں اس نے عرود کو کوسا۔ اگر وہ اسکو بتا دیتا تو پارٹی کے حساب سے تیار ہوتی۔

"مجھے غصہ تھا کہ تم نے بتایا نہیں۔ پر اب تم نے وضاحت کر دی تو ٹھیک ہو گیا۔ ماما بہت خوش ہیں تمہارے لیے۔" چلتے چلتے جوزف بولا۔

"ماما نے تو اس دن کے بعد کال ہی اٹینڈ نہیں کی۔ لگتا ہیں بہت ناراض ہیں۔" مارتھا

کے بارے میں سوچ کر اسکے چہرے پہ اداسی بھری مسکراہٹ آئی۔

"میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ ویڈیو کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ تو وہ گھر ہی ہوتے ہیں۔ اسلیئے ماما

نے کال اٹینڈ نہیں کی۔" جوزف سنجیگی سے بولا۔

"اوہ۔ اب کیسے ہیں؟ وہ پریشان ہوئی۔

"ٹھیک ہیں۔ لو بھئی عرود تمہاری امانت۔" پہلے اس سے اور پھر سامنے سے آتے عرود سے

جوزف نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے سامنے دیکھا تو عروود کھڑا تھا۔ اسے لگا کہ وہ اُس دن کی طرح آج بھی تیار ہو کر آئے گا۔ مگر وہ آج سمپل تھا۔ مگر مزے کی بات تھیں۔ کہ وہ نیلی جینز اور واٹ ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔ دیکھنے والے یہ سمجھتے کہ ان دونوں نے آج میچنگ کی ہے۔

"چلو"۔ عروود نے اس سے کہا۔ اور اسے لے ایک بڑی سی ٹیبل کی طرف بڑھا جو ان کے لیے سجائی گئی تھی۔ اس ٹیبل پہ سفید گلاب پڑے تھے۔ اور ایک تین منزلہ کیک پڑا تھا۔ "اچھی لگ رہی ہوں" اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولا۔ نگاہیں اسکے چہرے سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"جب کوئی لڑکی تیار ہوتی ہے تب ہی کیوں تم لڑکوں کو اچھی لگتی ہے۔ ویسے کیوں نہیں" ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"باقیوں کا تو پتا نہیں۔ پر تم مجھے ہر حالت میں قبول ہو۔ اور اب تم مجھے اس لیے آج

زیادہ اچھی لگ رہی ہو کیونکہ تم آج میرے لیے تیار ہوئی ہو"۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنی سوچ بیان کی۔

"میں تمہارے لیے نہیں تیار ہوئی۔ میں تو اس لیے تیار ہوئی کہ آج ٹریٹ ہے اور میں بُری نہ لگوں۔ مطلب اپنے لیے ہوئی"۔ وہ دونوں ٹیبل کے پاس پہنچ چکے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کبھی میرے لیے بھی تیار ہو جاؤ۔ میں اس دن تمہارے لیے تیار ہوا تھا۔ سو آج اتنے لوگ ہوتے پارٹی میں تو لوگوں کے لے سمپل ہوا۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"شادی کے بعد۔" اپنے ادرگرد جمع ہوتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے وہ آہستہ سے بولی۔

"اوہ تو اسکا مطلب یہ کہ تم مجھ سے یہ کہہ رہی ہوں کہ اب ہمیں جلد سے جلد شادی کر لینی چاہیے۔" وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔

لوگ انکے بالکل پاس کھڑے تھے۔ تو اس نے منہ سے جواب دینے کے بجائے پاؤں سے جواب دیا۔ بس صرف اپنی ہیل والی جوتی ایک ادھ منٹ کے لیے عروود کہ شوز میں مقیم

<https://www.classicurdumaterial.com/> پاؤں پہ رکھی۔

Support@classicurdumaterial.com دوسری طرف عروود اب اتنے لوگوں کی موجودگی میں کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ اس لیے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بے چارے نے برداشت کیا۔ جب سارہ نے پاؤں ہٹایا تو اس نے سکون کا سانس

لیا۔ لیکن وہ سوچ چکا تھا کہ شادی کے بعد سارہ کی ہیل والی ساری جوتیاں چھپا دے گا۔



"جیسا کہ آپ سب کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہ پارٹی کس خوشی میں رکھی گئی۔ پر پھر بھی

میں بتانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میری زندگی کا سب سے بڑا دن ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے

CLASSIC URDU MATERIAL

بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں اور سارہ انیچ ہو چکے ہیں۔ اور جلد ہی شادی کرنے والے ہیں۔" عرود سے تو اپنے جذبات سنبھالے نہیں جا رہے تھے۔ اسی لیے اس نے پوری تقریر کر ڈالی۔ اور پھر داد حاصل کرنے کے لیے پاس کھڑی سارہ کو دیکھا۔ سارہ نے تاسف سے سر ہلایا اور کہا۔

"سیریسٹی۔"

"تم نہ کرنا کبھی میری قدر۔" مسکرا کر تالیاں بجاتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے وہ آہستہ سے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تم سے کس نے کہا کہ تم تقریر کر ڈالو۔ بات ایک جملے میں بھی مکمل ہو سکتی تھی۔" وہ تالیاں بجاتے ہوئے بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"کوئی نہیں۔ کبھی تم بھی ایسی لمبی لمبی تقریریں کرو گی میرے لیے۔ میرا بھی وقت آئے گا۔" عرود نے سرگوشی کی۔

"خوش فہمی ہے تمہاری۔" سارہ نے بھی جواباً شرگوشی کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دور سے دیکھنے والوں کو یہ ہی لگتا کہ شاید یہ دو پیار کرنے والے ایک دوسرے سے محبت بھری باتیں کر رہے ہیں۔

"اب اگر رومیو جولیٹ کی روینٹیک باتیں ختم ہو گئی ہوں تو کیک کاٹا جائے۔ تاکہ پھر پارٹی شروع ہو۔" انکے ایک یونیورسٹی فیلو نے کہا۔

اس بات پہ تو سارہ کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔

"ہم رومیو جولیٹ نہیں ہیں۔ وہ انکی کہانی تھی۔ یہ سارہ اور عروود کی کہانی ہے۔" عروود کی اس بات پہ سب نے ہونٹنگ کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
بچاری سارہ تو اب اتنے لوگوں کی موجودگی میں اسے گھور بھی نہیں سکتی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"چلو سارہ کیک کاٹیں۔" ایک چھری عروود نے خود پکڑی ہوئی تھی۔ اور دوسری اسکی طرف

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔

"یہ کیا؟ یہ کیسی محبت ہے کہ تم دونوں ایک کیک کو بھی علیحدہ علیحدہ چھری سے

کاٹ رہے ہو۔ پھر آگے کیسی محبت چلے گی۔" ایک تیز طرار لڑکی نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

- "یہ محبت وہ ہے جس میں محبوب کا احترام پہلی ترجیح ہے"۔ عرود نے مسکرا کر جواب دیا۔ تمام لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں۔

اور سارہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے۔ کتنی خوش قسمت ہے نا وہ۔
جیسے ہی ان دونوں نے کیک کاٹا۔ ان دونوں کے اوپر سفید گلاب کی پتیاں گرنے لگیں۔
سارہ نے کیک کا پیس عرود کو کھلایا۔ اور عرود نے سارہ کو۔
پارٹی اب باقاعدہ طور پر شروع ہو گئی۔ کچھ لوگ ڈانس فلور پہ چڑھ گئے۔ اور کچھ نیچے ہی میوزک سے لطف اندوز ہونے لگے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

چونکہ پارٹی میں ہر طرح کے لوگ تھے تو کھانے اور مشروب بھی ہر طرح کے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

عرود اسے مختلف لوگوں سے ملوا رہا تھا۔ بہت سے وہ سٹوڈنٹس تھے جو اس کے کلاس فیلوز تھے۔ پر وہ بہت کم لوگوں کو جانتی تھی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عرود اب دوستوں کے پاس کھڑا تھا۔ وہ ہال سے باہر نکل آئی۔ کیونکہ مارتھا کی کال آگئی تھی۔

"میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے"۔ مارتھا نے روتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آئی ایم سوری ماما!۔ جو بھی اس دن ہوا۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔" وہ شرمندگی سے بولی۔

"اُس اوکے۔ ایک لحاظ سے ٹھیک ہی کہا تھا تم نے۔" مارتھا نے افسردہ لہجے میں کہا۔

ماما میں۔۔۔۔۔

"چھوڑو پرانی باتیں۔ آج تمہارے دن ہے۔ میں کوشش کرو گی کہ تم سے اور عروود سے ملو۔" مارتھا اسکو ٹوکے ہوئے بولی۔

"میں عروود سے کہو گی کہ آپ سے مل لے۔ ویسے بھی ڈیوڈ انکل تو اسکو نہیں جانتے ہونگے نا۔" سارہ نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"نہیں۔ میں خود کوشش کرتی ہوں۔ تمہیں بھی دو سال پہلے دیکھا تھا۔ اور عروود کو سارا

Support@classicurdumaterial.com

انگلینڈ ہی جانتا ہے اور جہاں تک ہے ڈیوڈ کی تو تم جانتی ہو کہ وہ مسلمانوں سے کتنی نفرت

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کرتا ہے۔" مارتھا نے اس روک دیا۔

"ٹھیک ہے۔" وہ جواباً بولی۔

"اچھا پھر بات ہوگی۔ ڈیوڈ ماکسٹ تک گیا تھا آگیا ہے۔" مارتھا نے کہا اور فون بند کر دیا۔

مارتھا بھی ہیڈنگٹن میں رہتی تھی۔ لیکن وہ اس سے مل نہیں پاتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ایک آنسو اس کے گال پہ بہا۔ وہ آنسو صاف کرتی مڑی تو پیچھے عروود کھڑا تھا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا"۔ اس کے آنسوؤں نے عروود کو پریشانی میں مبتلا کر دیا۔

"کچھ نہیں بس ماما سے بات کر رہی تھی"۔ اس پیارے شخص کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ کتنا اہم ہو گیا تھا یہ شخص اسکے لیے۔

"مجھے تمہاری آنکھوں میں صرف میرا عکس قبول ہے اور کچھ نہیں"۔ عروود نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ اور وہ لمحہ وہی رک گیا۔

"اچھا بس۔ اب فری نہ ہو"۔ اس لمحے سے فسوں سے باہر آتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کاش کہ جذبات کا قتل کرنے والے کو بھی ہمارا قانون سزا دے"۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"اچھا بس بس۔ اب اندر چلو"۔ وہ اندر کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

پیچھے عروود بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ کہ

"سارہ سے رومینٹک بات کرنے سے اچھا ہے۔ بندہ دیوار سے ٹکر مار لے۔ دیوار سر زخمی

کر کے جواب دے دے گی۔ پر سارہ سے کوئی امید نہیں"۔



مارتھا ایک دوست کی پارٹی میں موجود تھی۔ یہاں آکر اس کی بہت سی دوستیں بن گئی تھیں۔ وجہ اسکا حیدر عباس کی بیوی ہونا۔ وہ حیدر عباس جس نے کبھی کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ اسلئے لڑکیاں زیادہ ہی اُسکے پیچھے پاگل تھیں۔
"مشروب خاص" کا دور چل رہا تھا۔ وہ اورنج جوس لے کر ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی۔ حیدر کو یہ نہیں پسند تھا۔ اس کو بھی نہیں پینے دیتا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> قطرہ قطرہ اپنے حلق میں اتارتی وہ حیدر اور بچے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com دو مہینے ہو چکے تھے پریگنسی کو۔ اور اسکو جلد سے جلد مال سمیٹنا تھا۔ لیکن اسکی فکر اب مزید

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ مہر آفس جاتی تھی۔ وہ تو خیر پہلے بھی جاتی تھی۔ لیکن حیدر اس سے

زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔ لیکن جب سے اس نے ابارشن کرانے والی بات کی تھی۔ مہر نے حیدر سے اس بارے میں بہت ہمدردی کی۔ جس کی وجہ سے اب وہ اچھے دوست بنتے جا رہے تھے۔ اور یہ بات مارتھا کیلئے پریشانی کا باعث تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اپنی سوچوں میں۔ غرق تھی۔ جب کوئی اس کے سامنے آ کر بیٹھا۔ اور اسے مخاطب کیا۔ وہ کوئی خوش شکل نوجوان تھا۔
"جی کیسے"۔ اسے حیرت ہوئی۔

"میں آپ کو کب سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ اکیلی بیٹھی ہیں۔ اور پھر یہ اورنج جوس۔ آپ مجھے کافی مختلف لگی ان سب سے"۔ آس پاس گھومتے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

"مجھے یہ ڈانس، یہ ڈرنک یہ سب پسند نہیں"۔ اس نے جھوٹ بولا۔ ورنہ یہ سب اسکی

<https://www.classicurdumaterial.com/> بھی خواہش تھی۔ پر حیدر۔

Support@classicurdumaterial.com "یہ تو اچھی بات ہے۔ میں ڈیوڈ ہوں اور آپ"۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "مارتھا"۔

"آپ یہاں ہی رہتی ہیں۔ یا پھر آپ یہاں پڑھنے آئی ہیں"۔ ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری شادی ہوئی ہے یہاں۔ حیدر عباس کی بیوی ہوں"۔ وہ بھی جوباً مسکرائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اوہ تو آپ ہیں حیدر عباس کی بیوی۔ سنا تھا آپ بارے میں۔ پر نظروں سے کوئی پکچر نہیں گزری۔" ڈیوڈ کو شاک لگا مارتھا کی شادی کا سن کر۔ ورنہ وہ اسے اچھی لگی تھی۔ کیونکہ وہ اسے ایک لمٹ تک رہنے والی لگی تھی۔

"ہاں۔ حیدر کو پسند نہیں اپنی پرائیویٹ لائف کو میڈیا کے سامنے لانا۔ تو فیملی فرینڈز کے علاوہ بہت کم ہی لوگ مجھے جانتے ہیں۔" میزبان کو آتے دیکھ کر وہ بولی۔

"ہوں۔ چلیں آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں۔ پھر بات کریں گے۔" وہ پیچھے نہ ہٹنے کا سوچ چکا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اپنا نمبر نوٹ کروانے کے بعد وہ آگے بڑھ گئی۔ اسے لگا کہ شاید دوبارہ بات نہ ہو۔ پر انکی
پھر بار بار بات ہوئی۔ اور ایک ہی مہینے میں وہ ایک دوسرے کے اچھے دوست بن چکے
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"یہ کیا ہے؟" ٹیب عروود کے سامنے کرتے ہوئے حسن نے کہا۔

وہ جو لیٹا ہوا تھا۔ ٹیب پہ نظر پڑتے ہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ کس نے کیا ہے؟" وہ پریشانی سے بولا۔ سوشل میڈیا پہ کسی نے اسکی اور سارہ کی پارٹی والی تصویر لگا دی تھی۔ اور ساتھ میں انکی انگیجمنٹ کی خبر بھی تھی۔

"یہ خبر سچ ہے؟" - موبائل پہ آتی کال کو کاٹتا ہوئے حسن نے کہا۔ لوگ بھی نا فوراً مزے لینے کے لیئے فون کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

"سارہ تو بہت پریشان ہو گئی ہو گی" - کمرے میں ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے عرود نے خود کلامی کی۔ موبائل پتا نہیں کدھر تھا۔

"میں کچھ بکواس کر رہا ہوں۔ اسکا جواب دو؟" - حسن ذوہیب غصے سے چلایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"آپ کے سول کا جواب میں بعد میں دے دوں گا۔ ابھی وہ پریشان ہو گی" - صوفے سے اٹھتے ہوئے عرود نے کہا۔ اسے موبائل ڈھونڈتا تھا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اس بات پہ حسن کا میٹر گھوم گیا۔ کوئی اور اگر اسکی بات نظر انداز کرنے کی غلطی

کرتا۔ تو وہ اس کو غلطی کرنے کے قابل نہ چھوڑتا۔ مگر سامنے عرود تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں کیا بول رہا ہوں۔ تم نے منگنی بھی کر لی۔ اور مجھے بتایا بھی نہیں۔ تمہاری اتنی ہمت کے تم میری اجازت کے بغیر شادی کا سوچو۔ باپ کو بھول گئے تم"۔ عروود کو بازو سے پکڑتے ہوئے حسن نے کہا۔

"اپنے مقصد کے لیے آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کا بیٹا ہوں۔ ماما کے بعد مجھے آپکی ضرورت تھی۔ مگر آپ نے بزنس کو ٹائم دیا۔ میری کیا حالت ہے۔ مجھے کیا چاہیے۔ آپ نے نہیں سوچا"۔ بوٹے بوٹے اسکی آواز بھرا گئی۔

"میرا جو کچھ ہے۔ وہ تمہارا ہے۔ تمہارے مستقبل کے لیے میں یہ سب حاصل کر رہا

تھا"۔ حسن کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔ یہ وہ غلطی تھی جو حسن کبھی نہیں سدھار سکتا تھا۔

"مجھے اس وقت آپ چاہیے تھے۔ آپ کا سہارا۔ اگر سمیع اور دادا جیسے رشتے نہ دیے

ہوتے اسانے۔ تو آج عروود ایسا نہ ہوتا"۔ حسن کے سامنے سے ہٹتے ہوئے وہ بولا۔

"جتنا غصہ اور بیزاری تم میرے لیے دیکھاتے ہو۔ مریم کے لیے نہیں دیکھاتے۔ جیسا

بھی ہے۔ میں تو تمہارے ساتھ رہا"۔ حسن نے شکوہ کیا۔ اگر کوئی دیکھ لیتا تو یقین نہیں

کرتا کہ یہ دنیا کو جوتے کی نوک پہ رکھنے والا حسن ہی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے تو آج تک یہ ہی لگتا ہے کہ ماما اگر یہاں سے گئی ہیں۔ تو اسکی وجہ بھی آپ ہی ہونگے۔" موبائل مل چکا تھا۔ موبائل اٹھانے کے ساتھ اس نے بائیک کی چابیاں اٹھائی۔ اور اپنی بات کہہ کر باہر چلا گیا۔ اسے سارہ سے ملنا تھا۔

بیچھے حسن ذوہیب سر تھامے بیٹھا تھا۔ دنیا کے لوگوں کو وہ اپنی دلیلوں سے قائل کر لیتا تھا۔ پر آج تک عروود کو نہ کر سکا۔



وہ الماری سیٹ کر رہی تھی۔ جب فون کی گھنٹی بجی۔ کوئی نیا نمبر تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "ہیلو"۔ فون اٹھا کر وہ بولی۔

Support@classicurdumaterial.com "بڑی اونچی جگہ ہاتھ مارا ہے"۔ فون پہ جانی پہچانی آواز گھونجی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "کون؟"۔ اسے یقین نہیں آیا کہ اس نمبر سے بھی فون آسکتا ہے۔

"مہربات کر رہی ہو۔ سنا ہے حسن ذوہیب کا بیٹا پھنسیا ہے تم نے"۔ مہر نے نخوت سے کہا۔

"آپ برائے مہربانی صحیح طریقے سے بات کریں"۔ وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ایسا کیا غلط کہا میں نے۔ تم ماں بیٹی تو خوب ماہر ہو۔ امیر مردوں کو پھنسانے میں۔
"مہر نے تضحیک بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنی زبان کو قابو میں رکھیں۔ میری ماں اور میرے بارے میں کچھ کہنے کا اختیار نہیں
ہے آپ کو۔" وہ غصے سے بولی۔

"اس ماں کا تمہیں بڑا خیال ہے۔ باپ کی عزت کا نہیں۔ اسکے دشمن کے بیٹے سے
منگنی کر لی۔ شرم کرو تم۔ لوگ مجھ سے فون کر کر کے تصدیق کر رہے ہیں کہ کیا تم
واقعی حسن کی بڑی بیٹی ہوں۔ میں مجبوراً اب انکار بھی نہیں کر سکتی۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا

کہ۔۔۔۔۔ مہر نے طنز کیا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

"عروود بہت اچھا ہے۔ ڈیڈا اگر زندہ ہوتے تو اس سے مل کر بہت خوش ہوتے۔ جہاں تک

بات ہے دشمنی کی۔ تو ڈیڈا میرے لیے حسن انکل کو معاف کر دیتے۔ آپ کو بھی تو کیا نا

میری خاطر۔" وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولی۔

دوسری طرف مہر کو آگ لگ گئی۔ اسے دوچار سنانے کے بعد مہر نے فون بند کر دیا۔

وہ سر دونوں ہاتھوں سے تمھامے کرسی پہ بیٹھ گئی۔ اور رونے لگی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بیل کی آواز پہ اس نے سر اٹھایا۔



پیشانی کو ہاتھ سے مسلتا حسن کمرے میں داخل ہوا۔ صبح سے شام ہوگئی تھی۔ اسے لیزا والا معاملہ پٹاتے۔ ابھی لیزا کا ایک بیان آیا تھا کہ وہ سب جھوٹ تھا۔ سستی شہرت کے لیئے اس نے یہ کیا۔ اخبار کو اس نے پہلے ہی مٹھی میں کر لیا تھا۔ اب سب ٹھیک ہے۔ حسن کو کمرے میں آتے دیکھ کر مریم کھڑی ہوگئی۔ اور اسکی طرف بڑھی۔

"اب آپ مجھے بتائیں کے آپ نے یہ سب کیوں کیا؟"۔ اب کی بار وہ نرمی سے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں تمہارے کسی سوال کا جوابدہ نہیں ہوں"۔ بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا مطلب جوابدہ نہیں ہیں۔ میرا حق آپ کسی اور پہ لٹا کر آرہے ہیں۔ اور آپ کہتے ہیں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
۔ آپ میرے جوابدہ نہیں ہیں"۔ مریم کا دماغ بھک سے اڑا۔ اب کی بار وہ اونچی آواز میں

بولی۔

"چلاؤ مت۔ اور کون سا حق غضب کیا میں نے تمہارا۔ بیوی ہو تم میری۔ اور وہ سب ٹائم

پاس"۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے غصے سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کے لیے یہ بڑی بات نہیں ہے۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کیسے دوسرہ عورتوں کے پاس جاسکتے ہیں۔" - صدمے سے چور لہجے میں وہ بولی۔

"اب اگر میں منہ کا ذائقہ بدلے کے یہ سب کرتا ہوں تو کیا بُرا ہے۔ ہر رات تم ہی ہوتی ہو نا میرے ساتھ۔" - پیشانی پہ ٔبل ڈاٹے ہوئے وہ بولا۔

"اور اگر میں ایسے کرو تو۔" - وہ غصے سے چلائی۔

"آئندہ اگر ایسی بکواس کی تو جان سے مار دوں گا۔" - مریم کے دونوں بازو دبوچتے ہوئے وہ غرایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیوں تم مردوں کو یہ لگتا ہے کہ صرف تم لوگوں کو ہی پاک صاف جیون ساتھی چاہیے۔ ہم عورتوں کی یہ خواہش نہیں ہو سکتی۔" - وہ تلخی سے بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"تمہیں تمہارا حق مل رہا ہے نا۔ کیا یہ کافی نہیں۔" - مریم کے بازو ابھی بھی اسکی گرفت میں تھے۔

"میرے حق کو چھوڑیں۔ حسن یہ گناہ ہے۔" - اس نے سمجھانا چاہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم جاؤ۔ تمہاری جیسی کنڈیشن ہے۔ میں بحث کر کر اپنے بچے کو نقصان نہیں پہنچانا

چاہتا۔" اسکے بازو چھوڑتے ہوئے وہ بولا۔

"حسن آپ اگر۔۔۔۔۔ اس نے پھر سمجھانا چاہا۔

"جاؤ۔" اب کی بار وہ سختی سے بولا۔

تاسف سے سر ہلاتی وہ باہر نکل گئی۔



"تم اس وقت۔ خیریت؟"۔ عروود کو سامنے دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آئی ایم سوری۔ جو ہوا اسکے لیئے"۔ اس کے سرخ ہوتے چہرے کی طرف دیکھ کر وہ

Support@classicurdumaterial.com

بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیوں؟"۔ وہ حیران ہوئی۔

"جو یہ نیوز آئی۔ تمہیں نہیں پسند سب کے سامنے آنا۔ تم اس وجہ سے رو رہی تھی نا"۔ وہ

افسردہ لہجے میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ارے اس میں تمہارا کیا قصور۔ اُس اوکے۔ اور میں اس وجہ سے تھوڑی رو رہی تھی۔" -
سارہ نے کہا۔ عروود بھی پاگل ہے بالکل۔

"تو پھر کیوں رو رہی تھی؟" - وہ بے چین ہوا۔

"بیٹھتے ہیں۔" - وہ کاریبیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو اس نے عروود کو مہر ماما کی کال کا بتایا۔

"تمہاری مہر ماما کا علاج کرنا پڑے گا۔ بلکہ جب انہوں نے تمہارے ساتھ وہ سب کیا

تھا۔ ان کا علاج تب ہی ہو جانا چاہیے تھا۔" - عروود نے غصے سے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چھوڑو وہ ایسی ہی ہیں۔ میں ان کی باتوں کو اہمیت نہیں دیتی۔" - اس نے عروود کو

Support@classicurdumaterial.com

ریلکس کرنا چاہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو پھر روئی کیوں؟" - عروود نے پوچھا۔

"میرے آنسو بس ہر وقت ہی نکلنے کو تیار ہوتے ہیں۔" - وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"تو اپنے آنسوؤں کو کنٹرول کرو۔ مجھے نہیں پسند کہ یہ فضول لوگوں اور فضول باتوں کے

لیئے نکلیں۔" - عروود نے تنبیہ کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا چھوڑو اس ٹپک کو۔ کوئی اور بات کرو"۔ اس نے بات بدلنی چاہی۔ آنسو تو اس کے

ساتھی تھے وہ کیسے چھوڑتی ان کو۔

"کچھ کھانے کو لاؤ"۔ عرود نے کہا۔

"بس کھاتے ہی رہنا"۔ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"م سے تو بہت کم ہی کھاتا ہوں۔ تم تو یونی میں آدھا دن کینٹین میں گزارتی ہو"۔ پیچھے سے عرود نے آواز لگائی۔

"پوچھتی ہوں تمہیں آکر"۔ وہ فریج کھولتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سینڈویچ تیار کر کے وہ عرود کے پاس آئی تو عرود ٹی وی میں گم ہو چکا تھا۔

اس نے ایک نظر ٹی وی کی طرف دیکھا۔ تو منہ بنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہنگر گیم" چل رہی تھی۔ عروود کو ویلے تو سپر ہیروز والی موویز پسند تھیں۔ لیکن اسے "جینیفر لارنس" بہت پسند تھی۔ تو اس نے عروود منہ کھولے ٹی وی پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ جیسے پہلی دفعہ دیکھ رہا ہو۔ کوئی دس دفعہ تو دیکھ چکا تھا وہ یہ مووی۔ ایک نظر عروود پہ ڈالنے کے بعد اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

"کیوں بند کیا۔ اتنا ایم سین چل رہا ہے"۔ عروود ایک دم ہڑبڑایا۔ جیسے پہلے تو نیند میں ہو۔

"بس کرو اسے گھورنا"۔ سارہ کو سخت جیلیسی محسوس ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیا! میں کب گھور رہا ہو۔ تم بھی نا"۔ عروود نے سر جھٹکا۔

Support@classicurdumaterial.com

"یہ منہ کھولے، آنکھیں کھولے تم گھور ہی رہے تھے"۔ سارہ نے اسے لتاڑا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں اسے کیوں گھورنے لگا۔ بڑی وہ مجھ سے۔"۔ عروود نے خفگی سے کہا

"اچھا اور میرے موبائل سے "ہیوج جیک مین" کی پکچر کیوں ڈیلیٹ کی تم نے"۔ وہ خفگی سے بولی۔ اس کا تو کل اپنا موبائل دیکھ کر دماغ گھوم گیا۔ اسکے فیورٹ ایکٹر کی پکس ہی نہیں تھیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں تو ٹھیک کیا نا۔ چلو اگر بندے کو سیلبرٹی پسند ہو تو بندہ اسکی موویز دیکھ لے۔ یا سوشل میڈیا پہ فالو کر لیں۔ اب تصویریں رکھنے کی کیا تنگ بنتی ہے۔ میری تو نہیں رکھی کبھی۔" - عرود نے بھی خفگی دکھائی۔

"تم نے کونسا کارنامہ انجام دیا ہے" - وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"تم سے محبت کا" - وہ فخریہ۔ انداز میں بولا۔

"یہ تم مجھ پہ طنز کر رہے ہو" - سارہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ایسا کر سکتا ہوں بھلا۔ تم پہ طنز کا میں سوچ بھی نہیں سکتا" - دونوں ہاتھ اٹھا کر

<https://www.classicurdumaterial.com/> وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"خیر تم کون سے ہیرو ہو جو میں تمہاری پکچر رکھو" - ٹی وی آن کرتے ہوئے وہ بولی۔ اور

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> چینل چنچ کیا۔ عرود کی اس بات پہ اسے کوئی شک نہیں تھا۔

"تمہارا ہیرو ہو" - اب کی بار وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔

اسے لگا کہ شاید سارہ شرمائے گی۔ لیکن اب کی بار سارہ ٹی وی میں گم تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سامنے "ریٹل سٹیل" چل رہی تھی۔ اس نے کچھ بھی کہنے کے بجائے اٹھ کے ٹی وہ بند کر دیا۔

"کیوں بند کیا" - سارہ چلائی۔

"بس بات ختم - نہ میں کوئی مووی دیکھ رہا ہوں - اور نہ تم - باتیں کرتے ہیں" - عروود نے دونوں ہاتھ اٹھا کر صلح جو انداز میں کہا۔

"یہ ختم ہو جائے پھر" - اسے آن کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

"کوئی نہیں - میں نہیں کر رہا" - عروود انکاری ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم نکلو ادھر سے - یہ میرا گھر ہے" - سارہ نے غصہ کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"نکال سکتی ہو تو نکال دو" - وہ اب ٹی وہ کے آگے کھڑا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تھوڑی دیر تک وہ اسے گھورتی رہی۔

"ٹھیک ہیں - باتیں کریں گے - لیکن اب تم جینیفر کو غور سے نہیں دیکھو گے" - منہ

پھلاتے ہوئے اس نے کہا۔

"نہیں دیکھ رہا - خوش" - وہ مسکرایا اس کے جیلس ہونے پر۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ٹھیک - آؤ سینڈوچ کھاؤ" - سارہ بولی



"یہ شخص نہیں سدھر سکتا" - حیدر نے ٹی وی دیکھتے ہوئے کہا۔ ٹی وہ پہ لیزا اور حسن کے افیئر کی خبر چل رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔ یہ خبر سچ ہے" - ٹی وی پہ نظر جمائے مہر بولی۔

"بلکل سچ ہے۔ اچھے سے جانتا ہوں حسن ذوہیب کو۔ مجھے تو اسکی بیوی پہ ترس آتا ہے" - وہ ابھی بھی ٹی وی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہوٹل چلیں لچ کرنے" - موبائل پہ آئے میسج کو دیکھتے ہوئے مہر نے کہا۔

"چلتے ہیں" - اسے بھی بھوک لگی تھی۔ پہلے اس نے سوچا تھا کہ گھر جائے گا۔ پر مارتھا

نے کہا کہ وہ تو اپنی دوست کی طرف گئی ہے۔ اور ماما بھی لندن گئی تھیں - سیمی (بیٹی)

کے پاس۔ تو اس نے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

حیدر کے ساتھ چلتے ہوئے وہ بہت خوش تھی۔ آج مارتھا کی سچائی حیدر کو پتا چل جائے

گی جس نے کسی لڑکی دوست کے گھر جانے کا کہا تھا۔ ہر وہ کسی لڑکے کے ساتھ

ہوٹل میں لچ کر رہی تھی۔ کتنے پاڑے تھے۔ حیدر سے دوستی کے لیے۔ اور جب مارتھا

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 169 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

نے ابارشن کا کہا تو آئی کے بتانے پر اس نے پریشان حیدر کو سہارا دیا۔ اب وہ حیدر کی اچھی دوست تھی۔ اور جلد ہی بیوی بھی۔



امتحانات کا سیزن شروع ہو چکا تھا۔ اور سارہ نے عروود کو پیپرز سے ایک ہفتہ پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں اب جب تک پیپرز ختم نہیں ہو جاتے تمہیں نہیں جانتی۔ جس پہ عروود نے تمللا کر کہا تھا کہ کوئی ان کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ کچھ دنوں پہلے انکی منگنی ہوئی ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> سارہ کا شمار ان سٹوڈنٹس میں ہوتا ہے۔ جنہیں پیپرز کے دنوں میں اپنا ہوش نہیں رہتا۔ بلکہ

Support@classicurdumaterial.com خواب میں بھی پیپرز نظر آرہے ہوتے ہیں۔ اسکا بس نہیں چلتا تھا۔ ورنہ وہ پیپرز میں منہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> دھوئے بغیر اور بال بنائے بغیر چلی جائے۔

وہ خود کو بھلائے سارا دن پڑھتی۔ ہاں کھانا یاد رہتا اسے۔ صبح یونی جانے سے پہلے منہ پہ پانی کی دو چار چھینٹیں مارتی۔ اوپر اوپر سے بال سلجھاتی۔ اور دو دو دن ایک ہی سوٹ پہ گزرا کرتی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اگر جو وہ دیکھتی کہ کوئی سٹوڈنس تیار ہو کر پیپر دیئے آیا ہے۔ تو وہ پوری آنکھیں کھول کر اسے گھورتی۔ کہ یہ کیا ہے۔ بچارہ سٹوڈنس شرمندگی سے وہاں سے چلتا بنتا۔ پہلے تو یلے دیے رویے کی وجہ سے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں مشہور تھی۔ پھر عروود کی منگیت ہونے کی وجہ سے وہ پوری یونی میں مشہور ہو گئی۔ اور اب اپنی وجہ سے وہ یونی میں مشہور تھی۔ وجہ اسکی گھوریاں۔

دوسری طرف پیپرز میں پہلے عروود باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتا تھا۔ لیکن سارہ سے ملنے کے بعد اس نے ویلے بھی باقاعدگی سے نمازیں شروع کر دی تھیں۔

پیپروں میں عروود کا اعتماد قابل دید ہوتا تھا۔ آرام سے فل تیاری کے ساتھ وہ یونی آتا تھا۔ تیاری مطلب عروود خود تیار ہو کر آتا تھا۔ آرام اور سکون سے پیپر حل کرتا تھا۔ اسکی کلاس کی لائق لڑکیاں اسے دیکھ کر اپنا پیپر بھول جاتیں۔ پر عروود کا یہ مقصد تھوڑی ہوتا تھا۔

پیپرز میں اس نے ایک دفعہ سارہ سے یونی میں بات کرنے کی غلطی کی۔ بلکہ بات کرنے سے پہلے ہی سارہ نے اسے جن نظروں سے دیکھا۔ اس نے سوچا کہ اب سارہ کو پیپروں کے بعد ہی ملوں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن وہ کہاں رہ سکتا تھا۔ سارہ سے لے بات کرے بغیر۔



پیپرز کے دنوں میں وہ گروسری نہیں لیتی تھی۔ اور اب جو کچھ تھا کچن میں سب ختم ہو گیا تھا۔ صبح سے خالی پیٹ پڑھ کے اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔ اس نے مجبوراً باہر سے کچھ کھانے کے لیے لانے کا سوچا۔ ہڈی پہن کر وہ باہر نکلی۔
"کل کے پیپر کے بعد ایک چھٹی ہے۔ تو کل پھر کچھ ضرورت کی چیزیں خرید لوں گی۔" تیز تیز قدم بٹاتے اس نے سوچا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> بیکری سے اس نے ڈبل روٹی اور سینڈوچ بنانے کی باقی چیزیں خریدیں۔ باہر نکلنے کے لیے

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com) جیسے ہی وہ بیکری کے دروازے کی طرف بڑھی۔ کسی نے اس کے ہڈ کو پیچھے سے کھینچا۔ وہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> تلملا کر پلٹی۔

"تم ادھر کیا کر رہی ہوں۔" عروود نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس کوئی انسانوں والا طریقہ نہیں مجھے متوجہ کرنے کے لیے۔" ایک ہاتھ سے ہڈ سر پہ ڈالے ہوئے وہ خفگی سے بولی۔

"تم نے مجھے آج تک انسان سمجھا ہے۔" عروود نے فوراً سے جواب دیا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 172 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں تو سمجھتی ہی ہوں۔ پر اب تم نے مجھے شک می ڈال دیا۔" بیکری سے باہر آتے ہوئے وہ شرارتی انداز میں بولی۔

"ویری فنی"۔ عرود جل کے بولا۔

"خیر میں نے تمہیں بولا نا کہ تم پیپرز کے بعد مجھے ملنا۔ تم اب کیوں آئے۔" اپنی سائیکل کی طرف بڑھتی ہوئی وہ بولی۔

"کیا سارہ۔ تم جیسا بے وفا انسان میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔ مطلب پیپروں میں تو تم مجھے ایسے بھول گئی۔ جیسے کوئی قرض لے کے بھول جاتا ہے۔" عرود خفگی سے

بولا۔ سارہ نے سائیکل کو پکڑا ہوتا تھا۔ وہ دونوں پیپل چل رہے تھے۔

"اور تم جیسا چالاک انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔" سارہ نے اسے خشمگین

رنگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مطلب؟"۔ وہ حیرت سے بولا۔ بھلا اس جیسا معصوم انسان کوئی ہے اسکے شہر میں۔

"تم اس لیے تیار ہو کر آتے ہو۔ تاکہ لائق لائق لڑکیاں تمہیں دیکھیں۔ اور پیپر بھول جائیں۔" سارہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہیں کس نے بتایا"۔ اسکے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے سارہ کی بات سن کر۔ گجھراہٹ میں اس نے سچ بول دیا۔

"جانتی ہوں میں اچھی طرح سے تمہیں۔ کل اگر تم تیار ہو کر آئے نا۔ تو میں بھی پھر ہیل پہنتی ہوں"۔ انگلی سے اسے وارن کرتے ہوئے وہ بولی۔

"یار دیکھو۔ پیپرز میں کامیاب ہونے کی یہ ایک تکنیک ہے۔ لڑکیاں ہی نہیں لڑکے بھی گجھرا جاتے ہیں۔ جب وہ مجھے اتنا کول ری ایکٹ کرتے دیکھتے ہیں"۔ اس نے سارہ کو پیپرز میں کامیاب ہونے کا طریقہ بتایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"خدا ہے ویلے۔ اتنا تم پڑھنے پہ دھیان دو"۔ عروود کی اس بات پہ اس نے تاسف سے جواب دیا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ہر سٹوڈنٹ کی اپنی تکنیک ہے۔ یہ میری تکنیک ہے"۔ فخریہ انداز میں شرٹ کا کالر ہاتھ سے اٹھاتے ہوئے وہ بولا۔

"زیادہ اوور نہ ہو۔ کل تم انسانوں والے حلیے میں مجھے نظر نہ آؤ۔ پیپرز میں تو بندے کو کنگھاتک نہیں کرنا چاہیے اور نہ منہ دھونا چاہیے۔ اور یہ جناب روز بال جیل سے سٹ کر

CLASSIC URDU MATERIAL

کے اور تازہ شیو بنا کر آتے ہیں "دائیں ہاتھ کو اٹھا کر انگلیوں کو دائیں سے بائیں گھماتے ہوئے وہ بولی۔

"سچ میں سارہ۔ تم پلیز کسی ڈاکٹر کو دکھاؤ۔ مجھے لگتا ہے کہ بچپن میں تمہیں ضرور دماغ پہ کوئی چوٹ لگی تھی۔ تب ہی تم ایسی باتیں کرتی ہو۔" عروود نے مفت مشورہ دیا۔
"شٹ اپ۔ کل تم تیار ہو کر نہیں آرہے۔ یہ میں نے کہہ رہی ہوں۔" اسے گھورتے ہوئے وہ بولی۔ اور سائیکل پہ بیٹھ گئی۔ اور سائیکل آگے بڑھائی۔
"تم تو جیسے میرے لیے تیار ہوتی ہو۔" وہ پیچھے سے چلایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"بہت بھوکی ہے۔ ایک دفعہ بھی ساتھ بچ کی آفر نہیں کی۔ اب خود ہی کھائے گی۔"

Support@classicurdumaterial.com
سینڈوچ۔" سائیکل پہ جاتی سارہ کی پشت کو گھورتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
لیکن اسکے بعد وہ پھر پیپرز میں تیار ہو کر نہیں گیا۔



"سب ٹھیک ہے نا۔" حیدر اپنے بیڈ روم کے باہر پریشانی سے چکر لگا رہا تھا۔ جب ڈاکٹر کو نکلتے دیکھ کر اس نے پریشانی سے پوچھا۔ مریم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بلیڈ پریشر ہائی تھا۔ اب بہتر ہے۔ بچے اور ماں کی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ آپ انہیں خوش رکھیں۔" - لیڈی ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔ اور چلی گئی۔

"کیوں پریشان ہو تم۔ اپنا نہیں تو کم از کم بچے کا ہی خیال کر لو۔" - کمرے میں داخل ہوتے ہوئے حسن نے کہا۔

"مجھے اپنے بچے کا خیال ہے۔ اگر کسی کو نہیں ہے تو وہ آپ ہیں۔" - وہ تلخی سے بولی۔

"مجھے خیال ہے۔ تمہاری پریشانی اسکے لیے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔" - حسن نے سمجھانا چاہا۔ آج تو وہ صحیح معنوں میں ڈرا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"آپ مجھے پریشانی نہ دیں۔ تو میں نہیں ہونگی۔" - مریم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا کرو میں کہ تم پریشان نہ ہو۔" - حسن نے پوچھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ دوسری عورتوں کو چھوڑ دیں۔ حسن یہ گناہ ہے۔" - اس نے سمجھایا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نہیں جا رہا کسی عورت کے پاس۔ تم پلیز میرے بچے کا خیال رکھو۔"

- حسن نے جواباً کہا۔ آج جو ہوا اسکے بعد وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔ وہ مریم کی بات

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں مان رہا تھا۔ وہ بس کچھ عرصے کے لیے یہ سب چھوڑ رہا تھا۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو جاتا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یقین کر رہی ہوں آپکی بات کا۔ اب میں کوشش کروں گی کہ کوئی ٹینشن نہ لوں۔" - مریم کو وہ سچا لگا۔

حسن ذہیب کسی کے لیے کچھ نہیں چھوڑتا تھا۔ مگر سامنے اولاد تھی۔ جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

مریم کو لگا کہ اب وہ اولاد کے لیے ہی سدھرے گا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"آج اسکا لاسٹ پیپر تھا۔ تو واپس آکر وہ اب بیہوش پڑی تھی۔ دھڑا دھڑکتے دروازے کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

شور سے اسکی آنکھ کھل گئی۔ ایک نظر اس نے گھڑی پہ ڈالی جو رات کے نو بج رہی

تھی۔ بالوں کو ہاتھ سے سنوار کر اس نے دروازہ کھولا۔

"تم۔ اس وقت۔" - جمائی لیتے ہوئے وہ حیرت سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم کیا نشہ کر کے پڑی ہوئی تھی۔ کب سے کال کر رہا ہوں۔ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی تم۔" اسے دروازے کے سامنے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹفن تھا۔ جسکے پہ سارہ کی نظر نہیں پڑی تھی۔

"یہ آج کل تم کچھ زیادہ ہی طنز نہیں کر رہے مجھ پہ۔" دروازے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے آنکھوں کو ملتے ہوئے وہ بولی۔ اور آگے بڑھ گئی۔ دروازہ اس نے ہمیشہ کی طرح کھلا چھوڑا۔

"ظاہر ہے تمہارا کچھ تو اثر ہوگا۔" کمرے پہ ایک نظر ڈالنے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اچھی چیزیں تو اوپٹ نہیں کی تم نے میری۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com "کیا کیا سیکھا ہے میں نے تم کیا جانو۔" مطلوبہ چیز مل گئی تھی۔ وہ اسکی طرف بڑھتے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ہوئے بولا۔

"کیا کرنے گے ہو؟" اسکے ہاتھ میں اپنا سٹول دیکھ کر وہ حیرت سے بولی۔

"کتنی گندی ہو تم۔ ٹیبل پہ کتنی ڈسٹ ہے۔ اور پورا کمرہ بھی کتنا گندا ہو رہا ہے۔" نیچے

بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔ اور چھوٹی ٹیبل کو سٹول سے صاف کرنے لگا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ کی آنکھیں اور منہ کھل گیا۔ عرود کو صفائی کرتے دیکھ کر نہیں۔ بلکہ اپنے فیورٹ سٹول کی درگت بنتے دیکھ کر۔

وہ چیل کی طرح چھپی اور اسکے ہاتھ سے سٹول کھینچ لیا۔

"کیا ہو گیا ہے؟" عرود نے حیرت سے کہا۔

"تمہیں اس کام کے لیے یہ ہی نظر آیا۔ میرا فیورٹ ہے یہ۔" وہ پیار سے سٹول پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

عرود نے حیرت کی اسکی کرواتا ملاحظہ فرمائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مجھے تو کبھی پیار سے دیکھا بھی نہیں۔ اور اس سٹول کی اتنی فکر ہے۔" وہ بڑبڑایا۔

Support@classicurdumaterial.com

"یہ لو۔ اس سے صاف کرو۔" ایک کپڑا اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ویسے تم یہ صاف کیوں کر رہے ہو؟" وہ ابھی بھی کھڑی تھی۔ ٹفن پہ اس کی نظر

ابھی تک نہیں پڑی تھی۔

"کھانا لایا ہوں تمہارے لیے۔" ٹفن ٹیبل پہ رکھتے ہوئے وہ بولا۔

"سچ میں؟" وہ جلدی سے نیچے بیٹھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جی بلکل۔ حالانکہ جتنی تم بھوکی ہو۔ مجھے یہ سب نہیں کرنا چاہیے۔ پر دل بھی انسان سے بہت کچھ کروا لیتا ہے۔" ٹفن کھوٹے ہوئے وہ بولا۔

سارہ نے بلکل برا نہیں منایا۔ آخر کو وہ اسکے لیے کھانا لایا تھا۔



"ویسے پہلے میرا دل تھا کہ ہم کچھ عرصے تک شادی کر لیں گے۔ لیکن پیپرز میں تمہاری حالت دیکھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ رہنے ہی دو ابھی۔ پیپرز کے دوران جو حالت تم نے کمرے کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر شادی ہوئی تو تم نے مجھے بھی ایسے بھول جانا

ہے۔" عروود نے کہا۔ وہ منہ پہ ماسک چڑھائے اور سر پہ سارہ کی کیپ ڈالے ڈانڈا پکڑے

جالے صاف کر رہا تھا۔ <http://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

اگر اس کے ملازم دیکھ لیتے تو حیران ہو جاتے کہ ہل کر پانی نہ پینے والے عروود سر پہ کمر

رہے ہیں۔ واقعی محبت بھی کیا کیا کرواتا ہے۔

"ہاں تو میں کونسا مر رہی ہوں شادی کے لیے۔" وہ چڑ کے بولی۔ وہ کچن والے ایریا کی صفائی کر رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا۔ اور جو بات بات پہ مجھے شادی کرنے کی آفر کرتی ہو وہ"۔ سارہ کی طرف رخ کرتے ہوئے وہ بولا۔

"کس قدر جھوٹے ہو تم۔ میں نے کب کہا"۔ وہ حیرت سے بولی۔
"جو بھی بات کروں۔ کہتی ہو شادی کے بعد۔ تو اسکا مطلب کیا ہوا"۔ وہ سوالیہ انداز میں بولا۔ ابھی ابھی وہ سارہ کو دیکھ رہا تھا۔

"اسکا مطلب ہے کہ تمہارا اوپر والا پورشن خالی ہے" وہ تلملا کر بولی۔

"دل میں تو یہ ہی سوچتی ہو گی کہ جلدی جلدی شادی ہو"۔ وہ رخ پھیرتے ہوئے بولا۔ اور

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اپنی خواہش کو سارہ کی خواہش کا نام دیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم۔۔۔۔ مارے غصے سے اس سے بولا نہیں گیا۔ کیسا بدتمیز لڑکا ہے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا تم۔۔ کبھی زندگی میں تم نے میری تعریف نہیں کی"۔ اب اس نے دوسری خواہش

ظاہر کی اپنی۔

"کیا بولوں۔ کہ تمہاری نیلی آنکھیں تو بندے کو تمہاری طرف فوراً متوجہ کرتی ہیں"۔ سلیب

صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔ واقعی یہ سچ تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سچ میں - تمہیں بھی متوجہ کرتی ہیں" - دُنڈا پھینک کہ وہ اسکی طرف آیا۔ اور اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ نہیں بولا" - نظر اٹھائے بغیر وہ بولی۔

"سب لڑکیاں میری تعریف کرتی ہیں۔ سوائے تمہارے" - وہ خفگی سے بولا۔

"یہ ڈائلاگ ویلے لڑکیوں کا ہوتا ہے" - سینک کی طرف جاتے ہوئے وہ بولی۔

"لیکن میں سننا چاہتا ہوں تم سے۔ تم میری تعریف کرو۔ مجھے نہیں پتا" - وہ ضدی لہجے میں بولا۔ سارہ نے اسے ابھی تک آئی لو یو بھی نہیں بولا تھا۔ تعریف تو کر سکتی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"پاگل ہو کیا" - وہ حیرت سے بولی

Support@classicurdumaterial.com

"جو سمجھو۔ چلو شروع ہو جاؤ" - وہ اب اسکے سامنے کھڑا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں نے اس دن بولا تھا نا۔ کہ تم اس لیے تیار ہو کر آتے ہو تاکہ لائق لائق لڑکیاں

تمہیں دیکھیں۔ اور پیپر بھول جائیں۔ اب اس میں سے اپنی تعریف والے الفاظ ڈھونڈ

لو" - اسکے سامنے سے ہٹتے ہوئے وہ بولی اوع چالاک سے اپنا دامن بچا گئی۔ پر سامنے بھی

عروہ تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مطلب مجھے دیکھ کر تمہیں پیپر میں بھی نظر آتا ہوں"۔ وہ خوشگوار انداز میں بولا۔

"میں نے ایسا نہیں کہا"۔ وہ جلدی سے بولی۔ کس قدر چالاک ہے یہ لڑکا۔

"نہیں نہیں۔ مجھے سمجھ آگئی۔ مجھے دیکھ کر تمہاری ہارٹ بیٹ تیز ہو جاتی ہے نا"۔ اسکے

شرم سے سرخ ہوتے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ معنی خیزی سے بولا۔

"میں نے یہ نہیں کہا"۔ وہ ابھی بھی انکاری ہوئی۔

"بس بس سمجھ گیا میں"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"جاؤ کام کرو"۔ ہاتھ سے اسے دوبارہ ڈنڈا پکڑنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

وہ گنگناتے ہوئے ڈنڈا اٹھانے لگا۔

سارہ نے اپنے سرخ ہوتے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ جو گرم ہو رہا تھا۔

"یہ لڑکا کس قدر چالاک ہے"۔ جالے اتارتے عروود کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔



"پھر کیا سوچا تم نے"۔ ڈیوڈ نے مارتھا سے پوچھا۔ وہ دونوں ایک ریسٹورینٹ میں موجود تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اس سب سے کیسے نکلوں گی"۔ پیشانی کو مسلتی مارتھا بولی۔

"کیا مطلب کیا کروں۔ ساری پلاننگ تم کر چکی ہو۔ اب تو دو مہینے تک تمہاری ڈیلیوری ہو جائے گی۔ بچہ اسکے حوالے کرنا اور رشتہ ختم کر دینا"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن اتنا آسان نہیں ہے یہ۔ جو کچھ اس نے میرے نام کیا ہے۔ وہ اگر اس نے واپس لے کیا تو۔۔۔ مارتھا پریشانی سے بولی۔ اپنے ہم مزہب اور ہمدرد کو پاتے ہی اس نے اپنی اصل کہانی ڈیوڈ کو بتا دی۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب اس رشتے کو ختم کرنا چاہتی

ہے۔ اور ڈیوڈ بھی اسے پہلی فرصت میں پرپوز کر چکا تھا۔ ایک تو اسے اچھی لگی تھی۔ روشن

خیال معاشرے میں رہنے کے باوجود اسے ایسی بیوی چاہیے تھی۔ جس کے مردوں کے

ساتھ تعلقات نہ ہوں۔ اور دوسرا مارتھا بہت امیر ہونے والی تھی۔

"ارے نہیں لے گا۔ جو حق مہر اور تحائف اس نے تمہیں دیے ہیں۔ حق مہر تو اسکو دینا

ہی ہے۔ اور تحائف بھی وہ نہیں واپس لے گا۔ کیونکہ اسے پتا ہے کہ یہ نہیں کرنا

چاہیے"۔ ڈیوڈ نے اسکو معلومات فراہم کیں۔

"تمہیں کیسے پتا؟"۔ وہ حیرانی سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"پتا ہے مجھے"۔ ڈیوڈ نے ٹالا۔

"لیکن وہ یہاں کے با اثر افراد میں شمار ہوتا ہے۔ اگر کچھ کر دیا اس نے"۔ مارتھا نے اپنی اصل پریشانی بتائی۔

"جتنا میں نے جانا ہے ٹی وی اور اخبار سے حیدر عباس کو۔ وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا"۔ ڈیوڈ سے تسلی دی۔

"ہاں مجھے بھی یہ ہی لگتا ہے"۔ مارتھا نے کہا۔ اور جیسے ہی سامنے دیکھا۔ تو اسے حیدر اور مہر ہوٹل میں داخل ہوتے نظر آئے۔ اسکے چہرے کا رنگ اڑا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اور دوسری طرف حیدر بھی اسے دیکھ چکا تھا۔ وہ

Support@classicurdumaterial.com

حیران ہوا تھا مارتھا کے جھوٹ پہ۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا مارتھا کی طرف بڑھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پیچھے مہر لبوں پہ فاتحانہ مسکراہٹ سجائے حیدر کے پیچھے آئی۔

"مارتھا تم یہاں؟"۔ حیدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ میں نے آپکو بتایا تھا۔ دوست کے گھر جانے کا۔ تو پھر میرا اور ڈیوڈ کا پلان بن گیا ہوٹل آنے کا۔" اس نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ مہر کے سامنے وہ اپنی انسلٹ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"اچھا۔ پہلے بتا دیتی۔ ڈرائیور تمہیں یہاں ڈراپ کر دیتا۔ اس حالت میں تم ٹیکسیوں کے دھکے کھاؤ۔ یہ مجھے پسند نہیں۔" حیدر نے اس کے جھوٹ پہ پردہ رکھا۔ دوسرے لوگوں کے سامنے اسے مارتھا کی عزت کو سنبھالنا آتا تھا۔

یہ بات سن کر مہر کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ کیا کیا پلان کیا تھا اس نے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اور دوسری طرف ڈیوڈ یہ سوچنے پہ مجبور ہو گیا کہ کیا واقعی حیدر مارتھا کو چھوڑ دے گا؟

Support@classicurdumaterial.com "آپ لوگ بھی ہمیں جوائن کر لیں۔ مل کے کھاتے ہیں۔" مارتھا نے حیدر کے چہرے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو غصے کو ضبط کرنے کی کوشش میں سرخ ہو رہا تھا۔

کھانا کھانے کے فوراً بعد وہ حیدر اور مہر چلے گئے۔

جاتے جاتے مہر نے ایک نظر ڈیوڈ پہ ڈالی۔ یہ شخص مارتھا میں انٹرسٹڈ تھا۔ اسکے بڑے کام کا تھا۔



آج حیدر عباس کی برسی تھی۔ وہ ڈیڈ کی قبر پہ کھڑی تھی۔ اس نے فاتحہ پڑھی۔ اور وہیں بیٹھ گئی۔

"ڈیڈ مجھے زندگی کے ہر قدم پہ آپکی کمی محسوس ہوتی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا تھا کہ میں آپ کے بغیر اتنے سال تک زندہ کیوں ہوں۔ پر ڈیڈ اب مجھے ریزن مل گیا۔ زندگی کو اچھے سے گزارنے اور خوش رہنے کا۔"

آج میری زندگی میں ایسا شخص ہے۔ جو میرے لیے سانس لینے جتنا اہم ہے۔ بلکل آپ کی

طرح وہ میرا خیال رکھتا ہے۔ آخر اتنے سالوں بعد میں نے زندگی کے کچھ رنگوں کو دیکھنا اور

محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔" حیدر کی قبر پہ ہاتھ پھیرتی وہ بولے جارہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ قبرستان سے باہر آگئی۔ سمیع باہر ہی کھڑا تھا۔

"آپ ہر وقت تو میرے ہی پیچھے ہوتے ہیں۔ پھر آپ گھر کب جاتے ہیں۔" وہ سمیع سے حیرت بھرے لہجے میں بولی۔

"میں بھی ہیڈنگٹن شفٹ ہو گیا ہوں۔" سمیع نے کواب دیا۔

"پاگل ہے عرو۔ آپکے بیوی بچے ہیں؟" سر جھٹکتے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بیوی ہے۔ بچے نہیں ہیں۔" سارہ کے پشت پہ کھڑے ہوتے عرود کو دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

"آپ کی بیوی مجھے بہت برا بھلا کہتی ہو گی نا۔" سارہ نے پوچھا۔
"ارے نہیں۔ یہ عادت مجھے لگتا ہے صرف تمہارے اندر ہے۔" اسکے سامنے آتے ہوئے عرود نے کہا۔
"تم یہاں۔" وہ ہمیشہ کی طرح حیران ہوئی۔

"یہ حیران ہونا چھوڑ دو۔ میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے والا۔" وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"اچھا۔" وہ ہلکا سا مسکرائی۔

Support@classicurdumaterial.com
"میں فاتحہ پڑھ لو تمہارے ڈیڈ کی قبر پہ۔" عرود نے کہا۔ پھر وہ دونوں قبرستان کے اندر گئے۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بہت مس کرتی ہونا۔ انکل کو تم۔" واپس آتے ہوئے عرود نے کہا۔

"ہاں۔ عرود وہ صرف میرے ڈیڈ نہیں تھے۔ وہ میرے بہترین دوست تھے۔ جب میرے ساتھ وہ حادثہ ہوا۔ تو ڈیڈ نے ایک سال تک سب کچھ بھلا کر صرف اور صرف میرا خیال

CLASSIC URDU MATERIAL

رکھا۔ لیکن پھر وہ چلے گئے۔ کتنی بد قسمت رہی ہونا زندگی میں؟۔ چہرے پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔

"ایسا نہیں سوچتے۔" عروود نے ٹوکا۔ اسے یاد تھا کی آج حیدر کی برسی ہے۔ لیکن اس نے سوچا تھا کہ شام میں سارہ کے ساتھ آئے گا۔ پھر سمیع نے اسکو فون کر کے بتایا کہ سارہ آگئی ہے قبرستان۔ تو وہ بھی آگیا۔

"چلو میں واپس جاتی ہوں پھر۔" وہ آگے بڑھتی ہوئی بولی۔

"نہیں آج کا دن ہم ساتھ گزاریں گے۔" عروود نے اس کے برابر آتے ہوئے کہا۔ وہ سارہ کو

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ٹھیک ہے۔" وہ دھیما سا مسکرائی۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ انکار کر دے۔ لیکن عروود

کو اسکو دکھ سے نکالنے کے لیے یہ کر رہا تھا تو اس نے حامی بھر لی۔



CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں ریسٹورینٹ میں موجود تھے۔ عرود کے دوست نے اسے بلایا۔ تو سارہ نے اسے جانے کا کہا۔ عرود آج کے دن سارہ کو بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑنا تھا۔ سارہ کے کہنے پہ وہ پانچ منٹ بعد آنے کا کہہ کر اٹھ گیا۔

"ویلے تم اور تمہاری ماں کے پاس ایسا کونسا جادو ہے۔ کہ تم مردوں کو اپنی طرف اتنی آسانی سے مائل کر لیتی ہو؟" وہ مینیو کارڈ پہ نظر دوڑا رہی تھی۔ جب ایک کاٹ دار آواز اسکے کان میں گھونجی۔

اس نے دیکھا تو مہر تھی۔ جو کافی نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ گھبراہٹ

میں اسکے ہاتھوں سے مینیو کارڈ گر گیا۔ مہر سے وہ اب بھی ڈرتی تھی۔ فون پہ تو وہ بول دیتی

مہر کو برا بھلا۔ لیکن مہر کو سامنے دیکھ کر اسکی زبان تالو سے چپک جاتی۔

"ویلے کیسے کر لیتی ہو تم یہ سب؟" سن گلاسز سر پہ لگاتے ہوئے مہر نے کہا۔ وہ

دوست کے ساتھ ادھر آئی تھی۔ جب اس نے سارہ اور عرود کو دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں

جیسے چنگاریاں بھر گئی۔ حیدر نے ہمیشہ اس لڑکی کو اُن ماں بیٹیوں پہ فوقیت دی تھی۔

جسکی وجہ سے وہ آج تک حیدر کو اسکے مرنے کے بعد بھی اس سے ناراض تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ آپ پلیز اپنے الفاظ کو ٹھیک کریں۔" کپکپاتی ہوئی آواز میں وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ویسے تم ماں بیٹی کو ٹریننگ سنٹر کھولنا چاہیے۔ جس میں تم لوگ مردوں کو قابو کرنے کے طریقے بتاؤ۔" مہر نے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔

"ٹریننگ سنٹر تو آپ کھولیں۔ کہ کسی کی زندگی کو برباد کیسے کرنا ہے۔" سارہ کی کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ کاٹ دار لہجے میں بولا۔

اسکی ابھی نظر پڑی تھی مہر اور سارہ پہ۔ وہ دوست کو چھوڑ کر سارہ کی طرف بڑھا۔ مہر کے الفاظ نے اسکو آگ لگا دی۔

"تم اپنی حد میں رہو۔ اور تم۔ تمہیں شرم نہیں آئی باپ کے دشمن سے پیار کرتے

ہوئے۔ حیدر اگر ہوتے تو تمہاری اس حرکت پہ بہت تکلیف ہوتی انکو۔" مہر نے پہلے عروود

Support@classicurdumaterial.com اور پھر سارہ سے غصے میں کہا۔

آپ نے جو سارہ کے ساتھ کیا۔ اس یہ انکل نے آپ کو معاف کر دیا۔ حالانکہ آپ کی غلطی تو

قابل معافی بھی نہیں تھی۔ تو سارہ کو معاف کر دیتے اس بات پہ "۔ وہ طنزیہ انداز میں

بولی۔

"تم۔۔۔۔۔ صدمے سے مہر سے بولا نہیں گیا۔ سارہ نے عروود کو بھی بتا دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ نے گردن موڑ کے عرود کی طرف دیکھا۔ اسکا محافظ آگیا تھا۔

"اور آپ یہاں گھومتی پھر رہی ہیں۔ جس شوہر کی اتنی فکر ہے۔ آج انکی برسی ہے۔ گئی انکی قبر پہ آپ۔" عرود نے اگلا طنز کیا۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ اور تم مجھے شاید جانتے نہیں ہو۔ میں مہر حیدر ہوں۔ اتنا بڑا بزنس سمجھال رہی ہوں۔ تم جیسے لوگوں کو مسلنا مجھے آتا ہے۔" مہر غصے سے لال پیلی ہوتے ہوئے بولی۔

"زیٹلی۔ آپ مجھے نہیں جانتی پھر۔ میں آپ کو دو منٹوں میں غائب کروا دوں گا۔ اور پھر

آپکے گھر والے ڈھونڈتے پھریں گے۔" مہر کی آنکھوں میں آنکھے گاڑے وہ سرد لہجے میں

بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اور سارہ کا بلیڈ پریشر لو ہو رہا تھا۔ انکو بحث کرتے دیکھ کر۔

"تم کل کے بچے مجھے دھمکا رہے ہو مجھے۔" انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے

مہر استزایہ انداز میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ اس کل کے بچے ک صلاحیتوں سے واقف نہیں"۔ آس پاس الرٹ کھڑے اپنے سیکورٹی گارڈز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

"ہنہ"۔ سر جھٹکتے ہوئے مہر نے کہا۔ اور آگے بڑھ گئی۔ عروود جتنے گارڈ اس وقت اسکے ساتھ موجود نہیں تھے۔ ورنہ سیدھا کرتی وہ عروود کو۔ عروود نے سارہ کی طرف دیکھا۔ جو سر تمھارے بیٹھی تھی۔



حسن ذوہیب ہسپتال کی کوریڈور میں پریشانی سے ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔ اسے سب

سے زیادہ ٹینشن اس بات کی تھی کہ اگر اسکا بچہ خوبصورت نہ ہوا۔ تو لوگ کیا کہیں

گے؟ Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ وہ جیسا بھی تھا۔ لیکن آنے والے بچے کے لیے اس کے دل میں بے پناہ محبت تھی۔ وہ

جیسا بھی ہوتا وہ اسکو پیار کرتا۔ لیکن اس کے دل میں یہ خوف تھا کہ لوگ اسکا مزاق اڑائیں گے۔

تب ہی ڈاکٹر آپریشن تمھیڑ سے باہر نکلی۔

وہ فوراً اسکی طرف لپکا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 193 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"مبارک ہو آپکا بیٹا ہوا ہے۔" ڈاکٹر مسکراتے ہوئے بولی۔

"خوبصورت ہے نا۔" اسکے منہ سے نکلا۔

"کیا مطلب ہے؟ ڈاکٹر حیران ہوئی اس سوال پہ۔ لوگ تو عموماً یہ پوچھتے ہیں کہ بچہ اور ماں ٹھیک ہیں۔ اور یہ حسن ذوہیب۔۔۔۔"

"نہیں۔ میرا مطلب مریم اور بے بی ٹھیک ہیں نا۔" اب کی بار وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ لوگ جانتے ہیں اسکو۔ کیا سوچے گی ڈاکٹر۔

"جی دونوں ٹھیک ہیں۔ کچھ دیر میں روم میں شفٹ کرتے ہیں۔ پھر آپ مل لیجیئے گا۔"

"سر کھانے کے لیے کچھ لاؤ۔" دور کھڑا سمیع اسکی طرف آتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔ بعد میں۔" اس نے انکار کر دیا۔ اسے بس اپنا بیٹا دیکھنا تھا۔

جیسے ہی مریم کو روم میں سفٹ کیا گیا وہ فوراً اندر گیا۔

مریم کو نظر انداز کر کے وہ کاٹ مین لیٹے بچے کہ طرف بڑھا۔

اور زندگی میں پہلی دفعہ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔ کیونکہ اسکا بیٹا بہت خوبصورت تھا۔

اور پہلی دفعہ حسن ذوہیب نے اپنے علاوہ کسی سے محبت کی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور دوسری مریم اسکی دیوانگی دیکھ کے مسکرا دی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ حسن ذویب ہی ہے۔

"مجھے بھی پوچھ لیں۔" بچے کو پیار کرتے دیکھ کر وہ حسن سے بولی۔
"مہین پچھلے ڈیڑھ سال سے دیکھ رہا ہوں۔" حسن نے بچے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔ ایک عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی اسکو۔ کہ یہ اسکا ہے۔
"صحیح ہے۔ اب اگر میں نے کل اسکی وجہ سے آپ کو نظر انداز کیا۔ تو پھر شکایت نہیں
کیجیئے گا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"اپنے عروود کے معاملے میں میں تم سے شکایت نہیں کروں گا۔" اس نے بچہ کا نام بھی
Support@classicurdumaterial.com رکھ دیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"تو یہ وہ نام تھا۔ جسکو بتانے سے آپ نے انکا کر دیا تھا۔" مریم نے کہا۔ اسے نام پسند آیا
تھا۔

"ہاں۔" وہ عروود کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

"حسن ذوہیب کے بیٹے کے بارے مجھے ساری معلومات چاہیے۔ اس نے میری انسلٹ کی ہے۔ چھوڑو گی نہیں اسے۔" مہر نے غصے سے اپنے سیکرٹری سے کہا۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھی۔

"میم میرا خیال ہے اس چیز کو فلحال آپ اگنور کر دیں۔ کیونکہ پچھلے کچھ سالوں سے ہماری بزنس کی جو کنڈیشن ہے۔ ہم اب حسن ذوہیب کے مقابلے کے نہیں رہے۔ اس سے بہت نیچے جا چکے ہیں۔" اس کے سیکرٹری نے کہا۔

"لیکن میں اپنی بے عزتی بھولوں گی نہیں۔ اس عرود حسن کو آج نہیں تو کل میں سبق

ضرور سکھاؤ گی۔" مہر ابھی بھی غصے میں تھی۔

سیکرٹری نے جواباً کچھ نہیں۔

حیدر کے بعد بزنس اب پہلے جیسا نہیں تھا۔ مہر کے اندر اتنی صلاحیت نہیں تھی کہ وہ

اتنے بڑے بزنس کو سنبھال سکے۔ وہ اکلوتی تھی۔ اور اب باپ بھی نہیں تھا۔ کوئی اسکو

گائیڈ کرنے والا نہیں تھا۔ مہر کی خواہش تھی کہ سیمی (نند) کا بیٹا بزنس سنبھالے۔

لیکن اسکی نند نے انکار کر دیا تھا۔ نند بھاج کی کبھی نہیں بنی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا سنو سارہ کے پاس کیا کیا بچا ہے؟" - آنکھوں میں چمک لیے مہر نے سیکرٹری سے پوچھا۔

"میم آپ نے تقریباً سب کچھ تو لے ہی لیا ان سے" - سیکرٹری کو مہر کی بات پسند نہیں آئی۔ بچاری سارہ پہ اسے بہت ترس آتا تھا۔

"جو پوچھا ہے اسکا جواب دو" - مہر ناگواری سے بولی۔ سیکرٹری کا مشورہ اسے پسند نہیں آیا۔

"ان کے پاس جو کچھ تھوڑی بہت جائیداد بچی تھی۔ اسکو بیچ کر انہوں نے تین بنگلے لیے

تھے اور اب وہ رینٹ پہ دیے ہیں" - سیکرٹری نے گلا کھنگارتے ہوئے کہا۔

"اس سارہ میں تو اتنی عقل نہیں تھی کہ وہ ایسا کچھ کریں" - جانچتی نظروں سے سیکرٹری

کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میم میں کیا کہہ سکتا ہوں" - سیکرٹری نے نظریں چرائی۔ سارہ کو یہ مشورہ اس نے ہی دیا تھا۔

"بہر حال اسکو بیچ دیتے ہیں" - مہر نے کہا۔ سارہ سے بدلہ بھی تو لینا تھا نا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میم۔ اب یہ بھی ناممکن ہے۔" سیکرٹری نے کہا۔

"کیوں؟" وہ ناگواری سے بولی۔

"اگر حسن ذوہیب سے بیٹے سے انہوں نے انگیجمنٹ کر لی ہے۔ تو پھر اب یہ بھی ناممکن ہی ہے۔ کیوں آپ اچھی طرح جانتی ہیں حسن ذوہیب کو۔ اپنے دشمنوں کو وہ نہیں چھوڑتا۔ تو بیٹے کے معاملے میں تو وہ دوسروں کو قبر میں اتلا دے گا۔" سیکرٹری نے تفصیلاً جواب دیا۔

"تم دفع ہو جاؤ۔" انگلی سے سیکرٹری کو باہر جانے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

چھوڑو گی نہیں عروود اور سارہ کو۔" مہر نے غصے سے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہیں تو میرا دل کر رہا ہے ایک لگاؤ" عروود نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟" سوں سوں کرتی سارہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میرے سامنے تو زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔ اور ان کے سامنے تو تمہاری آواز نہیں نکل رہی تھی۔" وہ غصے سے بولا۔ اسے بہت غصہ آیا تھا سارہ پہ۔ جو آرام سے مہر کی باتیں سنتی رہی۔

"تم جانتے ہو کہ میں ان سے کتنا ڈرتی ہوں۔" سارہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔
"اب ایسا بھی کیا ڈر۔ اور اگر ڈرتی رہی ان سے تو اور ہی ڈرائیں گی۔" عروود چڑتے ہوئے بولا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ پھر میرے ساتھ ویسا کریں گی۔" سارہ نے اپنی پریشانی بتائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"انکی ہمت کے تمہیں کچھ کہیں۔ زندہ نہیں چھوڑو گا۔" عروود غصے سے بولا۔

Support@classicurdumaterial.com
"آئی لو یو۔" اچانک سارہ کے منہ سے نکلا۔ اور اس نے دونوں تلے زبان دبالی۔ اس نے سوچا تھا کہ شادی کے بعد عروود سے یہ کہے گی۔ لیکن آج جس طرح اس اسے پروٹیکٹ

کیا۔ تو جو فل کے دل میں تھا۔ اسکے منہ سے بھی نکل گیا۔

"کیا؟" عروود جو مہر کو سبق سکھانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ایک دم چونکا۔

"کچھ نہیں۔" وہ دوسرے طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ویسے اگر مجھے پتا ہوتا کہ مہر کے ڈرانے پہ تم مجھ سے اظہار کر دو گی۔ تو میں اسکو خود ہی لے آتا سامنے۔" عروود نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔ سارہ کے آج لفظی اظہار نے اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔ پر کہتی نہیں ہے۔

"بدتمیز"۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"اس ہی بدتمیز کے بغیر اب آپ رہنے کا سوچ نہیں سکتیں"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"بس انگلی پکڑانے کی دیر ہے تمہیں تو"۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"آج بحث نہیں۔ کھانا کھاتے ہیں"۔ ہاتھ اٹھا کر اس نے بحث سے روک دیا۔ وہ اس محلے

<https://www.classicurdumaterial.com/>
کے فسوں سے باہر نہیں نکلنا چاہتا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

سارہ بھی چپ ہو گئی۔ اسکے اندر آج لڑائی کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"مارتھا مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی"۔ اسکے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے حیدر نے

کہا۔

"ایسا کیا کر دیا ہے میں نے"۔ وہ ماتھے پہ بل ڈاٹے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مارتھا تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔" حیدر نے غصے بھری ناراضگی سے کہا۔

"تو کیا ہو گیا۔ ایک جھوٹ ہی تو بولا ہے۔ اتنا اور ری ایکٹ کیوں کر رہے ہو؟۔ اسکے ماتھے کے بل کم نہ ہوئے۔"

مارتھا رشتوں میں جھوٹ رشتوں کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔" حسن ذوہیب نے کہا۔ مارتھا کا اور ری ایکٹ کرنا اسکی سمجھ سے باہر تھا۔

"بند کرو یا فلسفہ۔ تنگ آگئی ہوں میں پابندیوں سے۔ یہ نہ کرو۔ وہ نہ کرو۔ زندگی عذاب بنا دی تم نے میری۔" دونوں ہاتھ اٹھا کر وہ چلاتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
آج پہلی قسط دینی لازمی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"مارتھا میں نے تمہیں جس جس چیز سے بھی منع کیا ہے۔ وہ تمہارے فائدے کے لیے تھی۔" وہ دکھی لہجے میں بولا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بس کر دیں مجھے پتا ہے اپنا فائدہ۔ مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔" دونوں سے کنپٹی کو دباتے ہوئے وہ بولی۔

"تم ٹھیک ہونا۔" وہ اسکی طرف لپکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"پلیز۔ میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔" دونوں ہاتھوں سے اسے رکے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

حیدر اسکی حالت دیکھتے ہوئے باہر نکل گیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اسنے ہی اوور ری ایکٹ کر دیا ہے۔ ورنہ اتنی بڑی بات نہیں تھی۔ اگر ٹینشن کی وجہ سے مارتھا کو کچھ ہو گیا تو۔ اس نے موبائل نکال کر ڈاکٹر کو فون کیا۔ اور دوسری مارتھا گنگناتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔ آج کی قسط بہت شاندار رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
چھوٹے چھوٹے کلپ تو اب آتے رہیں گے۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عروود میں لاسٹ دفعہ کہہ رہی ہوں کہ مجھے ٹریٹ چاہیے۔" وہ دونوں یونی کے گراؤنڈ

میں موجود تھے۔ جب سارہ نے عروود سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں نہیں دے رہا۔ اتنا کوئی اچھا بھی رزلٹ نہیں آیا۔" عروود نے انکار کیا۔ وہ صرف سارہ کو تنگ کر رہا تھا۔

"تو پوری کلاس میں تو سب سے اچھا آیا ہے۔ اب کیا پورے انگلینڈ میں ٹاپ کرنا ہے۔" سارہ نے طنز کیا۔

"تم بھی دو۔ تمہارا بھی اتنا اچھا آیا ہے۔" عروود نے کہا۔

"میرے گھر سے تو ہر ویک لینڈ پہ کھاتے ہو۔ تم دو۔" سارہ نے بتایا۔

"بھوکی۔" عروود نے گھورا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آس پاس سے گزرتے سٹوڈنس ان کی نوک جوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

"چلیں۔" سارہ نیچے سے اٹھتے ہوئے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں تو نہیں جا رہا۔" وہ ابھی تک نیچے بیٹھا تھا۔

"عروود فری نہ ہو۔ مجھے کہتے ہو۔ اور اپنا دل کتنا چھوٹا ہے۔ دوستوں کو تو ٹریٹ دے رہے

ہو ہوٹل میں۔ اور مجھے ادھر سے کچھ کھلا نہیں سکتے۔ کیا سمجھو میں اس انکار کو۔" آنکھیں

سکیڑ کے اس نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ دنیا کچھ دو اور کچھ لو کے اصول پہ چلتی ہے۔" وہ گردن اوپر اٹھا کر سارہ کی طرف
معنی خیز انداز میں دیکھتا ہوا بولا۔

"مطلب" سارہ کے لیے کچھ نہ پڑا۔

"مطلب یہ کہ میں پاس ہوا تو ٹریٹ دے رہا ہوں۔ اب بدلے میں مجھے بھی تو گفٹ
چاہیے۔" وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"گفٹ دوں گی بھوکے۔" وہ اسے گھور کے رہ گئی۔

"مجھے تو ایک خاص گفٹ چاہیے۔" اسکے چہرے کو نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے وہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>
بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا گفٹ۔" وہ کنفیوز ہوئی۔ آس پاس سے سٹوڈنٹس ابھی ابھی گزر رہے تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آئی لو یو بولو مجھے۔" وہ ابھی ابھی اسکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیوں تم نے ایسا کون سا کارنامہ کیا ہے کہ میں تمہیں آئی لو یو بولوں۔" وہ جلدی سے

بولی۔ اور پھر منہ پہ ہاتھ دیا۔ وہ بول ہی گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بس ہو گیا اب۔ مجھ سے آگے نہیں نکل سکتی چالاک میں تم۔" عروود نے ہنستے ہوئے

کہا۔

اور دوسری طرف سارہ سے کچھ نا بن پڑا تو پاؤں میں پہنی ہیل زور سے عروود کی ٹانگ پہ مارا۔ اور آگے چل دی۔

عروود بچارہ کے لیے یہ حملہ نیا تھا۔ درد کو نظر انداز کرتا وہ سارہ کے پیچھے بھاگا۔
جوتیاں کیسے چھپانی ہیں۔ اسے سمجھ آ گیا تھا۔

"ارے رکو۔" وہ چلایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>



Support@classicurdumaterial.com

"عروود تم نے مجھے گفٹ دینا ہے اب۔" وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔ ٹریٹ لے لی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
تمہی اس نے۔

"میں تو ہر روز ہی دیتا ہوں۔" والٹ پاکٹ میں رکھتے ہوئے وہ بولا۔

"کب؟" سارہ نے حیرت سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"روز تو کرتا ہوں اظہار محبت۔ اس سے بڑا گفٹ ہے کوئی۔" سارہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ بولا۔

"مجھے میرے مقصد سے نہ ہٹاؤ۔" وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔ جب بھی عروود اسے ایسے دیکھتا۔ وہ کچھ ٹھیک سے بول نہ پاتی۔

"سارہ تمہارے لیے روپیہ پیسا اہم ہے۔" آنکھیں گھماتے ہوئے وہ بولا۔ انداز چھیڑنے والا۔ تمہا۔

"اور تمہیں یقیناً اپنے بال عزیز ہونگے۔" اس کے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ

<https://www.classicurdumaterial.com/> بولا۔

"ہٹلر کی جانشین۔ تشدد کے نئے نئے طریقے ڈھونڈتی ہو تم۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> جواباً سارہ نے قہقہہ لگایا۔

"کتنی ہاٹ گرل فرینڈ ہے اسکی۔" وہ دونوں کینٹین سے باہر نکل رہے تھے۔ جب انکے کانوں میں کسی لڑکے کی آواز گھونجی۔

عروود ایریڈوں کے بل گھوما۔ اسکا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ نے عرود کا بازو پکڑ کے اسے روک دیا۔

"عرود نہیں۔ اتنے لوگ ہیں۔ اگنور کرو۔" سارہ نے منع کرنا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔ کیا بولا اس نے تمہارے بارے میں" عرود نے بازو چھڑانے کی کوشش کی۔

"نہیں یونی میں یہ سب چلتا رہتا ہے۔ تم چلو۔ اگر تم اس کے پاس گئے تو میں بات نہیں کرو گی۔" سارہ نے اسے ساتھ گھسیٹنا چاہا۔

"سارہ پاگل ہو گیا۔" اب کی بار عرود نے جھٹکا دے کر بازو چھڑایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اور اس لڑکے کی طرف بڑھا۔ لیکن وہ لڑکا عرود کو غصے میں دیکھ چکا تھا۔ وہ منظر سے غائب ہو گیا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سارہ نے شکر کا سانس لیا۔

"چلو اب۔" سارہ کے بلانے پہ اس نے سارہ کو گھورا۔ اور اسکے ساتھ چل دیا۔

لیکن ساتھ ہی اس نے مائیک کو اس لڑکے کا نام وغیرہ بھیج دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شام میں وہ لڑکا ڈاکٹر کے پٹی کروانے کے لیے بیٹھا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ کے کچھ لوگوں نے اسے زخمی کر دیا۔



وہ عروود کو سلا کر ابھی فارغ ہوئی تھی عروود کے لیے اس نے کوئی آیا نہیں رکھی تھی۔ وہ خود ہی اسکے سارے کام کرتی۔ اسے اچھا لگتا تھا یہ سب۔ گھڑی کی طرف اس نے دیکھا۔ تو ڈھائی بج رہے تھے۔ حیدر ابھی تک پارٹی سے واپس نہیں آیا تھا۔

تب ہی نیچے سے اسے ہلکے ہلکے شور کی آواز سنائی دی۔ وہ گول زینے کی طرف بڑھی۔

ابھی وہ پہلی سیڑھی پر ہی تھی۔ جب اس کی نظر نیچے کھڑے حسن پہ پڑی۔ جس کو سمجھ

اور مائیک بازوؤں سے پکڑ کر لا رہے تھے۔ وہ نشے میں تھا۔ اور اپنے بازو چھڑانے کی

کوشش کر رہا تھا۔ اور جب ناکام ہوتا۔ تو دونوں کو گالیاں دیتا۔

مریم نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا۔ وہ دونوں اس سے نظریں چراتے حسن کو بیڈ روم میں چھوڑ آئے۔

وہ کمرے میں آئی تو حسن بیڈ پہ اوندا لیٹا ہوا تھا۔

مریم نے عروود کو اٹھایا۔ اور لے کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس مدہوش شخص سے تو وہ صبح نمپے گی۔



"کیا کر رہی ہوں؟" سارہ بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی۔ جب اسے عرود کا میسج موصول ہوا۔

"کیوں؟" اس نے جواب لکھا۔

"کبھی سیدھا جواب دو گی" فوراً جواب موصول ہوا۔ ساتھ میں غصے والا ایبوجی تھا۔

"فری ہوں"۔

"میں تمہارے گیٹ کے باہر ہوں"۔ عرود نے لکھا۔

"اس وقت دماغ تو ٹھیک ہے"۔ کھڑی کی طرف دیکھتی ہوئی وہ بولی۔ جو گیارہ بج رہی تھی۔

"اتنی بھی اب دیر نہیں ہوئی"۔ عرود نے لکھا۔ اور پھر سارہ کی کھڑکی کی طرف دیکھا۔

"میں کوئی نہیں دروازہ کھول رہی"۔ کھڑکی کے پاس آتے ہوئے وہ بولی۔

"جانتا ہوں اچھے سے۔ تم نیچے آؤ۔ آج سرکیں مانپتے ہیں"۔ وہ اسے کھڑکی میں دیکھ چکا

تھا۔ ہاتھ سے نیچے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا آرہی ہوں۔" پہلے سارہ نے سوچا کہ منع کر دے۔ لیکن وہ خود اس سے ملنا چاہتی تھی۔ کوٹ پہن۔ کر وہ نیچے اتر آئی۔

"کیسی ہوں؟" اسکے طرف بڑھتے ہوئے عروود نے کہا۔

"ٹھیک ہوں۔ یہ تمہیں اس وقت واک کا خیال کیوں آیا۔" کوٹ کی پاکٹ میں ہاتھوں کو ڈالتی وہ بولی۔

"ویسے ہی۔ میں نے سوچا ساتھ میں کچھ پل گزار لیں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"اب کیا یہیں کھڑے رہے گے۔ چلو۔" سارہ کے کہنے پہ وہ دونوں ساتھ چلنے لگے۔ دو

قدم چلنے کے بعد عروود رک گیا۔ اور پیچھے مڑا۔

"مائیک اور سمیع آپ لوگ ہمارے پیچھے نہیں آئیں یہاں گاڑی میں باقی لوگوں کے ساتھ

انتظار کرو۔ واپس آکر ملتے ہیں۔" عروود نے پیچھے آتے مائیک اور سمیع سے کہا۔

"سوری سر۔ میں آپ کو اس طرح چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ بڑے

سر کو۔" مائیک نے نفی میں سر ہلایا۔

"پاپا کو پتا نہیں چلے گا تم پیچھے نہیں آرہے۔" اب کی بار وہ سختی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مائیک ٹھیک کہہ رہا ہے۔ آنے دو۔ اس دن جو ہوا میں نہیں چاہتی کہ دوبارہ تمہارے ساتھ وہ سب ہو۔" وہ اُس دن کا ذکر کرتے ہوئے بولی جب سلینا نے اس لڑکے کو نیچھا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ دوبارہ عرود کو کچھ ہو۔

"تمہیں۔ پتا ہے کہ اس دن کیوں ہوا وہ سب۔ ایسا اب نہیں ہوگا۔" وہ اسکے لیے فکر مند تھی۔ اس بات پہ وہ خوش ہوا۔

"لیکن آپ جانتے ہیں کہ سر کے کتنے دشمن ہیں۔ سوری سر۔" اب کی بار سمیع نے مداخلت کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> سارہ نے بھی سمیع کی تائید کی۔

Support@classicurdumaterial.com "تم بھی ایک بڑے آدمی کی بیٹی ہو۔ پر تم کتنی آسانی سے ادھر ادھر گھومتی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ہوں۔" اس نے سارہ پہ رشک کیا۔

"وہ اس لیے کہ سارہ حیدر لوگوں کو بھول چکی ہے۔ لوگوں کو حیدر عباس کی صرف دو بیٹیاں یاد ہیں۔ سارہ حیدر تو اب ایک بھولی بسری یاد ہے۔" وہ اداسی سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس کی بات پہ عرود بھی اداس ہو گیا۔ واقعی بہت کم لوگ اسے پہچانتے تھے۔ کیونکہ پچھلے چھ سال سے وہ الگ رہ رہی تھی۔ منظر عام پہ تو دو ہی بہنیں تھیں۔

"اچھا آ جاؤ ہمارے ساتھ۔ مگر کان بند کر کے"۔ وہ مائیک اور سمیع سے اس انداز میں بولا کہ سارہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔ اور عرود کا مقصد پورا ہو گیا۔



"پتا ہے میرا دل کیا کرتا ہے؟"۔ سارہ کے برابر میں چلتے عرود نے کہا۔

"کیا ش؟"۔ اُسکی طرف دیکھ کر اس نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"ہم یوں ہی ساتھ چلتے رہیں"۔ عرود نے اُسکی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"مطلب تمہارا سدھرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"۔ سارہ نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کہا۔

"سدھرنا مطلب؟"۔ ابرو اچکا کر پوچھا گیا۔

"مطلب تم ٹھہکی پن ہی دکھا سکتے ہو۔ اور یہ تم چھوڑ نہیں سکتے"۔ اب کی بار وہ سامنے

دیکھتے دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ میرے جذبات ہیں۔ جن میں تمہیں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔" وہ خفگی سے بولا۔

"یہ ڈائلاگ شادی کے بعد اچھے گئے گے۔" اس نے عروود کو یقین دلانا چاہا کہ اسکے

جذبات اہم ہیں۔ پر یہ سب شادی کے بعد۔

"یہ جو تم بات بات پہ شادی کو لے آتی ہو۔ اسکا مطلب تم چاہتی ہو کہ میں اپنے ڈیڈ کو

بھجوں تمہاری طرف۔" سارہ کی بات وہ سمجھ گیا۔ لیکن اسے چھیڑنا اسے نے لازم سمجھا۔

"تمہیں پتا ہے میں نے آج بھی ہیل پہنی ہے۔" اپنے جوتوں کے طرف اشارہ کرتے

ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اور عروود اب تھوڑا فاصلے پہ چلنے لگا۔ کیونکہ اسے اپنے پاؤں بہت عزیز تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

"مجھے یقین ہے کہ میری قدر کبھی نہیں کرو گی۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ایک بات نوٹ کی ہے میں نے۔" اسکی بات اگنور کرتے ہوئے وہ بولی۔ اور دل میں

سوچا اس نے نہیں سدھرنا۔

"کیا؟" سوال کیا گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم لڑکوں کو اگر کوئی لڑکی لفٹ کروا دے۔ تم لوگوں کا ٹھہکی پن شروع ہو جاتا ہے۔" وہ اسے چھیڑتی ہوئی بولی۔

"یہ کس قسم کے ناول پڑھتی ہو تم۔" اسے گھورتے ہوئے وہ بولا۔

"میں کتابیں پڑھتی ہوں۔ ناول نہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"پڑھا کرو۔ شاید میری کوئی قدر ہو۔" اس کے پاس آتے ہوئے وہ بولا۔

"میں حقیقت پسند ہوں۔ اور ناولوں میں حقیقت نہیں ہوتی۔" اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیوں نہیں ہوتی۔ ہوتی ہے۔" وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com
"زندگی بہت کڑوی ہے۔ ناولوں میں زندگی کو میٹھا دکھاتے ہیں۔" وہ تلخ ہوئی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زندگی میٹھی ہوتی ہے۔ یہ ہم پہ منحصر ہے کہ ہم زندگی سے کتنا میٹھا حاصل کرتے ہیں۔" اس نے سارہ کی تلخی زائل کرنا چاہی۔

"جس کی ماں اسے اسکی پیدائش کے کچھ عرصے بعد چھوڑ گئی ہو۔ اسکو زندگی میٹھی نہیں لگتی۔" اسکے سامنے رکے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ٹھیک ہے تمہاری امی تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم زندگی کو ہی تلخ سمجھ لو۔ زندگی آسان ہوتی ہے۔ اگر ہم چھوٹی چھوٹی خوشیوں پہ خوش ہونا شروع کر دیں۔ تو بڑے بڑے غم ہم پہ اثر انداز نہیں ہوں گے۔" گہرا سانس لے کر وہ اسے سمجھانے لگا۔

"تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ تم نے وہ غم نہیں سہا۔ جو میں نے سہا ہے۔ جو جس مقام پہ کھڑا ہو۔ وہ ہی جان سکتا ہے کہ مقام کیسا ہے۔" وہ تلخی سے بولی۔

"سارہ تم نے اپنی ماما کے ساتھ شاید کچھ دن گزارے ہوں۔ میں نے اپنی ماما کے ساتھ

چودہ سال گزارے ہیں۔ پھر وہ مجھے چھوڑ کے چلی گئیں۔ وہ چودہ سال ہر وقت میری

نگاہوں کے سامنے گھومتے ہیں۔ تم اپنی ماما سے کبھی کبھی تو بات کر لیتی ہو۔ میں نے

سات سال سے اپنی ماں کی نہ آواز سنی نہ دیکھی۔ کیا میں بھی مایوس ہو جاؤں۔ جو میرے

پاس ہے۔ ان سب کو بھلا کر اللہ سے بس اس ایک چیز کے نہ ملنے پہ ناشکری کرتا

رہوں۔ تو پھر مجھ سے زیادہ ناشکرا انسان کوئی ہوگا اس روئے زمین میں۔" دونوں ہاتھ سینے

پہ باندھے وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔ وہ کوئی بہت اچھا مسلمان نہیں رہا تھا۔ لیکن وہ کبھی

ناشکرا بھی نہیں رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف سارہ کو زندگی میں پہلی دفعہ شرمندگی ہوئی اپنی سوچ پہ۔ وہ باقاعدگی سے نماز پڑھتی تھی۔ پر اس کے دل میں ہمیشہ یہ بات رہتی کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔

"تم نے صحیح کہا۔ ساری زندگی میں خود ترسی کا ہی شکار رہی۔ ماما کا نہ ہونا۔ اس حادثے کا ہونا۔ زندگی ہمیشہ ایک کڑوی چیز رہی میرے لیے۔" بات کرتے کرتے وہ رکی۔

"لیکن اللہ کا شکر کہ تم لے مجھے۔ اور مجھے احساس دلایا کہ زندگی میٹھی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"فائنلی آپ کو۔ میری قدر ہوئی۔" عروود خوش ہوا اس بات پہ۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
جواباً وہ مسکرا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں آج بہت بہت خوش ہوں۔" کاٹ میں لیٹی بیٹی کے ہاتھ چومتے ہوئے حیدر نے

کہا۔

"ہوں۔" مارتھا نے صرف اتنا ہی کہا۔ اسے اس بچے میں کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ان دو مہینوں میں اس نے چھوٹی چھوٹی باتوں کو ایشو بنا کر بہت جھگڑے کیے تھے

حیدر۔ سے۔ پر وہ بھی بہت ڈھیٹ لگا اسے۔ مجال ہے جو فرق پڑا ہو اسے۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 216 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"بس کچھ دنوں کی بات ہے۔ پھر میں آزادان سب سے"۔ مارتھا نے دل میں سوچا۔

"کیا نام سوچا تم نے"۔ حیدر نے اس سے ہوچھا۔

"جو آپ کی مرضی"۔ بیزاری چھپاتے ہوئے وہ بولی۔

"سارہ حیدر کیسا ہے"؟۔ حیدر نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا ہے۔ آپ کی امی نہیں آئیں"۔ مارتھا نے ساس کے بارے میں پوچھا۔

"آج شام کہ فلائیٹ سے پہنچ رہی ہیں وہ"۔ حیدر بولا۔

"آپ کی امی کو تو لگتا ہے دادی بننے کی خوشی نہیں ہوئی۔ تب ہی تو ادھر موجود

نہیں"۔ مارتھا نے طنز انداز میں کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے تمہیں پتا ہے سیمی کا مس کیرج ہوا ہے کتنی ہریشان ہے وہ۔ لیکن

امی آرہی ہیں"۔ حیدر نے اسکی غلط فہمی دور کرنا چاہی۔

"ہونہ"۔ مارتھا نے کہا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

وہ آج پھر پارک میں موجود تھی۔ اور جاگنگ کر رہی تھی۔ جب اچانک اسکے موبائل پہ میسج آیا۔ وہ رک کے میسج دیکھنے لگی۔

میسج دیکھ کر اسکے ماتھے پہ بل پڑے۔

ایک لڑکا پچھلے ایک ہفتے سے اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ اور عروود سے زیادہ تمہارا خیال رکھو گا وغیرہ وغیرہ۔ وہ اسکی اتنی دفعہ انسلٹ کر چکی تھی پر وہ سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔ اس لڑکے کی قسمت اچھی تھی کہ وہ اسکا کلاس فیلو تھا۔ اور انکی بات کلاس میں ہی ہوتی تھی۔ ورنہ اگر عروود اسکو دیکھ لیتا تو پھر اس لڑکے کی

خیر نہیں تھی۔ اور اس نے بھی عروود کو نہ بتایا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کتنا جرباتی ہے اسکے بارے میں۔
<http://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

تب ہی عروود پارک میں داخل ہوا۔ سارہ اسے سامنے ہی کھڑی نظر آئی۔ وہ موبائل میں گم تھی۔ عروود لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکی پشت پہ کھڑا ہوا۔ اور ایک دم اسکا ہڈ کھینچا۔

سارہ تلملا کر پلٹی۔

"اگر تم نے آئندہ ایسا کیا نا۔ تو سر پھاڑ دوں گی تمہارا"۔ عروود کی ٹانگ پہ جوگر میں مقید

پاؤں مارتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اوف - کتنی ظالم ہو"۔ جھک کے ٹانگ سہلاتا ہوا وہ بولا۔

"تم اگر انسانوں والی حرکتیں کرو گے تو میں بھی تمہیں انسانوں کی طرح ٹیٹ کرو

گی"۔ موبائل پہ میسج ٹائپ کرتے ہوئے وہ بولی۔

"میں ہی ہمارے رشتے میں وہ انسان ہوں جو تمہیں اچھے سے ٹیٹ کرتا ہے۔ ورنہ تم

تو۔۔۔۔۔ وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"ریتلی"۔ سارہ نے حیرت کا مظاہرہ کیا۔

"میرے گھر آنے کی تو کبھی توفیق نہیں ہوئی۔ اور یہاں ہر روز موجود ہوتی ہو"۔ عرود نے

<https://www.classicurdumaterial.com/>
بینچ کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کبھی آفر کی تم نے مجھے اپنے گھر آنے کی۔ ہمارے رشتے میں میرا دل ہی بڑا ہے۔ جو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
تمہیں روز اپنے گھر آنے دیتی ہوں"۔ بینچ پہ بیٹھتے ہوئے سارہ نے عرود کے انداز میں جواب

دیا۔

"تمہارا دل تو چڑیا جتنا چھوٹا ہے۔ یہ تو میرا ہی ڈھیٹ پن ہے جو روز موجود ہوتا ہوں"۔ وہ

چڑاتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اپنی تعریف کم کیا کرو۔ اور ویلے تمہیں کیسے خیال آگیا مجھے بلانے کا۔" واٹس ایپ پہ آئے میسج کو کھوٹے ہوئے وہ بولی۔

"میں نے سوچا کہ اب ہم ایک دوسرے کو اپنے اپنے پیرنٹس سے ملا دینا چاہیے۔ شادی نہیں تو لیٹ لیٹ نکاح ہی ہو جائے۔" اس نے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"میں کوئی نہیں نکاح کر رہی ابھی۔" سارہ بکی۔

"کیا مطلب؟۔ کیوں نہیں کر رہی۔" عرود حیران ہوا اس کی بات پہ۔

"تم پہلے ہی میرے سر پہ روز مسلط رہتے ہو۔ نکاح ہو گیا تو تم نے بالکل ہی مسلط ہو جاؤ گے۔" اس نے وجہ بتائی۔ یہ لڑکا تو ابھی بھی رومینٹک باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور نکاح کے بعد تو اسے لائسنس مل جانا ہے۔

"فری نہ ہو زیادہ۔ ہم نکاح کریں گے۔ اب کبھی اگر میرا لیٹ نائٹ تمہیں ملنے کا دل

کرے تو تم انکار کر دیتی ہو۔ نکاح کے بعد تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔"

عرود نے ابھی نکاح کرنا کی وجہ بتائی۔

"نہیں۔ میری طرف سے انکار ہے ابھی کے لیے۔" سارہ نے صاف انکار کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL



"سارہ ضد نہیں کرو۔ پلیز مان جاؤ"۔ عرود نے منت کی۔
"اچھا ایک بات سنو"۔ سارہ نے اسکا دھیان بٹانا چاہا۔ وہ نہیں چاہتی کے وہ زیادہ اصرار
کریں۔ اگر وہ زیادہ اصرار کرتا تو مان جاتی پھر۔
"کیا؟"۔ منہ کے زاویے بناتا وہ بولا۔
"تم نے اس لڑکے کو کچھ کہا تو نہیں تمھانا۔ جس نے اس دن مجھ پہ جملہ کسا
تمھانا"۔ واٹس ایپ پہ آئی پکچر دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"نہیں۔ میں نے کیا کہنا ہے"۔ وہ ایک دم گھبرایا۔ کہیں سارہ کو پتا تو نہیں چل گیا۔
Support@classicurdumaterial.com
"یہ دیکھو گروپ میں کسی نے اُس لڑکے کی پکچر سینڈ کی ہے۔ زخمی ہوا ہے وہ"۔ موبائل
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
عرود کو پکڑتے ہوئے وہ بولی۔

عرود نے ایک نظر تصویر کو دیکھا۔ اتنا بھی نہیں مارا تھا اس نے۔ بس دو چار کلمے اور دو تین
لاتے ماری تمھیں۔ اُسکا ہاتھ لگا تو وہ والا میسج بیک ہو گیا۔ اور دوسرا کھل گیا۔ جیسے ہی اسکی
نظر میسج پہ پڑی۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے اشتعال کو کنٹرول کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا ہوا دیکھ لی پک"۔ موبائل لینے کے لیے سارہ نے ہاتھ بڑھایا۔

"یہ لو"۔ اس نے پہلے والا میسج کھولا۔ اور موبائل سارہ کی طرف بڑھایا۔

سارہ نے ایک چور نظر عروود پہ ڈالی۔ کے کہیں اس نے وہ والے میسج تو نہیں پڑھ لیے۔ لیکن عروود کے چہرے پہ اسے کسی قسم کے کوئی تاثرات نظر نہیں آئے۔ وہ مطمئن ہوئی۔

"پھر کیا سوچا تم نے"۔ عروود خود کو نارمل کرتے ہوئے دوبارہ پہلی بات پہ آیا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے تمہارے ڈیڈ سے ملتے ہیں۔ اور پھر میری ماما سے۔ پھر جو انکا فیصلہ

ہوا"۔ اس نے ہتھیار ڈال دیے۔ وہ نہیں چاہتی کے عروود یہ سوچے کے وہ عروود سے اتنی

محبت نہیں کرتی۔ جتنی عروود اس سے کرتا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
"سچ میں"۔ وہ حیرت اور خوشی کے لے جٹے تاثرات کے ساتھ بولا۔

"ہاں لیکن میری ایک شرط ہے"۔ آس پاس سے گزرتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

"کوئی شرط؟"۔ عروود جلدی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کے تم اب مجھ سے کوئی رومینٹک بات نہیں کرو گے"۔ اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

"چھا"۔ عرود نے برا سا منہ بنایا۔

اور دل میں سوچا کہ سارہ میڈم ایک دفعہ نکاح ہو جائے۔ اسکے بعد دو دن کے اندر میں نے رخصتی نہ کروائیں تو میرا نام عرود حسن نہیں۔

اور سارہ مشکوک نظروں سے عرود کی طرف دیکھ رہی تھی۔ کہ یہ اتنی آسانی سے مان کیسے گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"یہ کیا ہے حسن؟"۔ مریم نے اسکا موبائل اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا ہے؟"۔ فائلوں سے سر اٹھا کر وہ بولا۔ اور اپنا موبائل مریم کے ہاتھ میں دیکھ کر اس

کے ماتھے پہ بل پڑھ گئے۔

"تمیز نہیں ہے تمہارے اندر۔ میری اجازت کے بغیر تم نے میرا موبائل کیوں

اٹھایا"۔ موبائل اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے وہ ناگواری سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے کوئی شوق نہیں آپکا موبائل پکڑنے کا۔ کب سے بچ رہا تھا۔ میں نے دیکھا تو کسی لڑکی کاں تھی۔ اس لیے میں نے اٹھائی۔ اور میرا اندازہ بالکل ٹھیک نکلا۔ آپ ابھی تک اور عورتوں کے چکر میں ہیں۔" وہ تیز آواز میں بولی۔

"آواز نیچی۔ حسن ذوہیب کو پسند نہیں کہ کوئی اسکے سامنے اونچی آواز میں بات کرے۔" وہ غصے سے بولا۔

"آج سب کچھ کلیئر کر ہی لیتے ہیں۔ دو دن پہلے آپ جس حالت میں گھر آئے آپ کو اچھی طرح پتا ہے۔ اور اب یہ لڑکی۔ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ یہ سب چھوڑ

دیں گے۔ اور اب یہ سب کیا ہے۔" وہ غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔

"میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ اس وقت میں نے تمہاری بات اسلیئے مانی کیونکہ

میرے بچے کی زندگی کا سوال تھا۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ورنہ حسن ذوہیب اپنے علاوہ کسی کی نہیں مانتا۔" وہ مغرور انداز میں بولا۔

"آخر آپ کو غرور ہے کس چیز کا۔ اور یہ سب آپ نے اپنے بچے کے لیے کیا۔ میری

کوئی جگہ ہے آپکی زندگی میں۔" وہ غصے سے بولی

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہیں اس گھر میں جگہ دی ہے۔ کافی ہے۔ اس سے زیادہ کی توقع نہیں رکھنا۔ حسن اپنے مطابق زندگی گزارنے کا قائل ہے۔" اس نے چلانے کے بجائے آرام سے جواب دیا۔

"کیوں میری زندگی برباد کی آپ نے؟" وہ روبانسی انداز میں بولی۔

"میں نے برباد نہیں آباد کی ہے۔ ورنہ پہلے جس طرح کی زندگی تم گزار رہی تھی۔ ویسی ہی اب تک گزار رہی ہوتی۔" اس نے جتایا۔

"بہر حال اس سے اچھی تھی وہ زندگی۔"

"اوہ ریتلی۔ تو واپس چلی جاؤ۔ کسی نے نہیں روکا تمہیں۔" اس نے گویا اجازت دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ٹھیک ہے۔ ایسے تو ایسے ہی صحیح۔ میں کل عروود کو لے کر یہاں سے چلی جاؤ

Support@classicurdumaterial.com

گی۔" اس نے اپنا فیصلہ سنایا۔ اسے نہیں رہنا تھا ایسے شخص کے ساتھ۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم جاؤ گی۔ عروود نہیں جائے گا۔ وہ۔ میرا بیٹا ہے۔" حسن چلایا۔ اس بات پہ اسکا دماغ

گھوم گیا تھا۔

"وہ میرے ساتھ رہے گا۔ دنیا کی کوئی عدالت اسے مجھ سے جدا نہیں کرے گی۔" مریم

نے چیلنج کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اگر تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش بھی کی۔ تو عدالت جانے کے قابل بھی نہیں چھوڑو گا۔" اسکا بازو دبوچتے ہوئے وہ غرایا۔

مریم کا ڈر کے مارے برا حال ہو گیا۔ پہلی دفعہ اس نے حسن کا یہ روپ دیکھا تھا۔ وہ چپ ہو گئی۔

اسے بیڈ کی طرف دھکا دے کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔



"کیا کہہ رہے تھے تم سارہ سے۔ کے میں اس سے محبت نہیں کرتا۔ اور یہ کے میرے

ابھی بھی لڑکیوں سے تعلقات ہیں۔" سامنے کھڑے لڑکے کا گریبان پکڑتے ہوئے وہ بولا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
سارہ کے موبائل پہ آئے اس لڑکے کے میسج پڑھ کے اسکا خون کھول اٹھا۔ وہ لڑکا سارہ

سے یہ کہتا تھا کہ عروود کے لڑکیوں سے تعلقات ہیں۔ اور بار بار اس سے اظہار محبت کر رہا تھا۔ اس نے نمبر یاد کیا۔ اور پھر اس لڑکے کے بارے میں انفارمیشن نکلوائی۔ اب وہ مائیک وغیرہ کے ساتھ اسکے گھر میں موجود تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں سارہ سے محبت کرتا ہوں تم سے کہیں زیادہ"۔ وہ۔ لڑکا بھی اسکا گریبان پکڑتے ہوئے بولا۔

مائیک آگے بڑھا اس لڑکے کو روکنے کے لیے۔ لیکن عروود نے منع کر دیا۔ وہ خود ہی نمٹ لے گا ایسے لوگوں سے۔

"وہ ریٹلی۔ میری جتنی محبت اس سے کوئی نہیں کر سکتا۔ اور میں تمہیں صرف یہ سمجھانے آیا ہوں کہ اب اس کے نمبر پہ بیسج نہیں کرنا۔ ورنہ عروود حسن سے تم ابھی واقف نہیں ہو"۔ اپنا گریبان ایک ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے وہ بولا۔ اور اس لڑکے کا گریبان بھی چھوڑ

دیا۔ وہ کوئی مار پیٹ نہیں چاہتا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com اور اگر نہ مانو تو"۔ وہ لڑکا بولا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ "تو پھر میں تمہیں بتاؤ گا کہ میں کون ہوں"۔ انگلی اٹھا کے وارننگ دیئے والے انداز

میں وہ بولا۔ اور باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

"تم ڈرتے ہو اس بات سے کہ وہ تمہیں چھوڑ کر مجھے نا اپنا لے"۔ لڑکے نے استہزائیہ

انداز میں کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بھول ہے تمہاری۔ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہ وہ محبت ہے۔ جہاں

محبوب ایک ہی رہتا ہے۔" مڑے بغیر وہ بولا۔

"تم بھول رہے ہو اسکی ماں کو۔" وہ لڑکا بولا۔

"مطلب؟" وہ ابکی بار مڑا۔ اور سخت انداز میں بولا۔

"مطلب کے اسکی ماں جیسے وہ اسکے باپ کو چھوڑ گئی۔ ویسے ہی وہ تمہیں بھی چھوڑ سکتی

ہے۔" لڑکا کا انداز مزاق اڑانے والا تھا۔

"اپنی بکواس بند کرو۔" مٹھیاں بھینچتے ہوئے وہ دھاڑا۔

"ویسے اسکی ماں نے اسکے باپ کے ہوتے ہوئے کسی اور سے افیئر چلایا تھا اور اسکے

باپ کو چھوڑ دیا تھا۔ شادی سے پہلے یہ معلوم کر لینا کے اپنے باپ کی ہی بیٹی ہے نا

وہ۔" اس لڑکے نے کہا۔ اگر سارہ اسکو نہیں مل رہی تو وہ عروود کے دل میں شک تو ڈال

ہی سکتا ہے۔ اور یہ الفاظ بول کے اس نے اپنا ہی نقصان کیا۔

عروود ایک دم اس لڑکے پہ چھپٹا۔ اور اسے نیچے گرا دیا۔ اسکے بعد اس نے یہ نہیں دیکھا

کے اس لڑکے کو لگنے والی چوٹیں کتنی شدید ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مائیک نے عرود کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن عرود پہ تو خون سوار تھا۔ اس نے مائیک کو پیچھے دھکیل دیا۔ مائیک نے گھبرا کر سارہ کو کال ملائی تاکہ وہ آکر عرود کو روکے۔ ورنہ آج عرود اس لڑکے کو مار ہی دے گا۔

فون بند کرنے کے بعد اس نے ساتھ موجود گارڈز کو بلایا۔ ان سب نے مل کر عرود کو روکنے کی کوشش کی۔



وہ مارکیٹ سے واپس آرہی تھی۔ جب اسکا موبائل بجا۔ سائیکل سائیڈ پہ کھڑی کر کے اس

نے موبائل کان سے گا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

"خیریت مائیک"۔ وہ حیران ہوئی مائیک کے کال کرنے پہ۔ Support@classicurdumaterial.com

"آپ کدھر ہیں؟"۔ مائیک نے گھبراتے ہوئے کہا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سارہ نے حیران ہوتے ہوئے جگہ بتائی۔

مائیک نے اسے قریب موجود ایک فلیٹ میں آنے کا کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیوں؟۔ ہوا کیا ہے؟ عرود ٹھیک ہے نا۔" وہ گہراتے ہوئے بولی۔ مائیک کے پیچھے سے اسے کراہنے کی آواز آرہی تھی۔

"سر ٹھیک ہیں۔ لیکن آج سر پہ بہت غصہ سوار ہے۔ اس دن والے لڑکے کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن آج اس لڑکے کو۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے کہ سر اسے کہیں قتل ہی نہ کر دیں۔ آپ آجائیں۔" مائیک نے کہا۔ اور فون بند کر دیا۔

سارہ نے سائیکل کو تیز تیز چلانا شروع کیا۔ اور پانچ منٹ کے اندر مطلوبہ مقام پہ پہنچی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔ اندر کا منظر دیکھ کر اسکا دماغ گھوم گیا۔ سامنے عرود کو اسے

گارڈ پکڑ کے کھڑے تھے۔ اور وہ لڑکا لہو لوہاں ہوا نیچے پڑا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com اور عرود خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ سارہ کو دیکھ کر حیران ہوا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ "تم پاگل انسان۔ کیا کر رہے ہو؟۔ کیا جان لینی ہے اسکی۔" وہ غصے سے عرود کی طرف

بڑھی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟۔" وہ غصے سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم کیا پاگل ہو۔ اتنا مارتا ہے کوئی کسی کو۔ یہ مر جاتا پھر۔ اور آپ لوگ اس کو ہسپتال لے کے جاؤ۔"۔ پہلے عروود سے اور پھر اسکے گارڈز سے مخاطب ہوئے وہ غصے سے بولی۔

"تم نہیں جانتی اس گھٹیا انسان نے کیا کہا ہے۔ اسکے ساتھ میں نے جو کیا۔ بالکل ٹھیک کیا۔"۔ وہ سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتا ہوا غصے سے بولا۔

"بس کر دو عروود تنگ آگئی ہوں میں تمہاری اس محبت سے۔۔۔۔۔ ہاتھ جوڑتے ہوئے وہ بولی۔ اور ایک دم چپ ہوئی۔ غصے میں اسکے منہ سے غلط بات نکل گئی۔

"کیا کہا تم نے۔ میری محبت سے تنگ آگئی ہو؟"۔ اسے یقین نہیں آیا کہ سارا ایسا بھی

کچھ کہہ سکتی ہے۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"میرا وہ مطلب نہیں میں۔۔۔۔۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ اسکی جنونی محبت سے تنگ آ

چکی ہے۔ لیکن عروود نے اسکی بات پوری نہیں ہونے دی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بس سارا حیدر۔ جو تمہارے دل میں تھا۔ آج تم نے منہ سے بھی کہہ دیا۔"۔ وہ غصے سے

بولا۔ پہلی بدگمانی آئی اسکے دل میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"عروود ایسا کچھ نہیں ہے۔ جیسا تم سمجھ رہے ہو۔ تم بھی جانتے ہو کہ میں بھی تم سے پیار کرتی ہوں۔۔ اس لیے اب بات کو گھماؤ نہیں۔" وہ بھی غصے سے بولی۔

"میں نے کب انکار کیا کے تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔ لیکن ہاں تم نے اقرار کر لیا کے تمہیں میری محبت سے اب مسئلہ ہے۔" ایک ایک لفظ چبا کر وہ بولا۔

"عروود میرا دماغ خراب نہیں کرو۔ تمہیں تو بس موقع چاہیے دوسروں کو مارنے کا۔" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر تیز لہجے میں بولی۔

"تم سے اس بات کی مجھے امید نہیں تھی" عروود نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں نے بولا نا کہ یہ بات غلطی سے نکل گیا میرے منہ سے۔ اور تم بس کر دو یہ سب

Support@classicurdumaterial.com
اس دن والے لڑکے کو بھی تم نے مارا۔ آخر اس سب سے تمہارا مقصد کیا ہے۔" وہ تیز

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
لہجے میں بولی۔

"میرا مقصد وہ ہی ہے۔ جس سے تم تنگ آچکی ہو۔" وہ بھی تیز لہجے میں بولا۔

"شٹ اپ عروود۔ تم نے نہیں سمجھنا۔ نہ سمجھو۔ پاگل ہو گئے ہو تم۔" وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہا ہوں پاگل۔ اور فکر نہیں کریں سارہ حیدر آپ کے رستے میں نہیں آو گا اب۔ آپ خوش رہیں میرے بغیر۔" وہ۔ تلخی سے بولا۔

بھاڑ میں جاؤ۔ جو سمجھنا ہے سمجھو۔" سر جھٹکتے ہوئے وہ غصے سے بولی۔ اور باہر نکل گئی۔

مائیک نے تاسف سے سر پکڑے بیٹھے عروود کو دیکھا۔ جو اب رو رہا تھا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"مارتھا تم ایسے کیوں کر رہی ہو؟" ناخنوں پہ نیل پالش لگاتی مارتھا نے نظر اٹھا کر حیدر

کی طرف دیکھا۔ حیدر کا چہرہ سرخ تھا۔ آنکھیں رات رات بھر جانے کی چغلی کھا رہی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
تھیں۔ اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تک تین دن پہلے والے لباس میں تھا۔

"یہ میرا آخری فیصلہ ہے؟" مارتھا دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

"کہاں کمی تھی میری محبت میں۔ تمہیں جو بھی مسئلہ ہے۔ ہم مل کے حل نکالے ہیں۔ طلاق کی بات تو نہ کرو۔" وہ۔ بے بسی سے بولا۔ تین دن پہلے مارتھا نے اس سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 233 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ چھوٹے چھوٹے جھگڑے طلاق کی وجہ بن جائیں گے۔

"تمام مسئلوں کا حل طلاق ہی ہے۔" وہ سنگ دلی سے بولی۔ اسکی نیل پالش لگ چکی تھی۔

"مارتھا میں مر جاؤ گا۔" وہ پھر سے رونے لگا۔ مارتھا سے علیحدہ ہونے کا تصور اسکی جان نکالنے کے لیے کافی تھا۔

"کوئی نہیں مرتے تم۔ ہاں البتہ میں اگر تمہارے ساتھ رہی تو مر جاؤ گی۔" حیدر کو رونا دیکھ کر وہ ناگواری سے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"مارتھا پلیز۔۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

"حیدر یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ اور اب پھر بتا دیتی ہوں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کہ یہ شادی میں نے اس لیے کی۔ کیونکہ تم مجھ سے پیار کرتے تھے۔ پر آئی ایم سوری

شادی کے ان ڈیڑھ سالوں میں مجھے تم سے محبت نہ ہو سکی۔ تو بہتر ہے کہ راستے الگ کر لیں۔" وہ سفائی کی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔

"سارہ کا تو سوچو۔" اس نے ایک آخری کوشش کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سارہ کے پاس تم ہو نا۔ اتنا پیسا پے تمہارے پاس۔ اچھے سے خیال رکھ لو گے تم"۔ کاٹ میں لیٹی سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

اس ایک مہینے میں اسے بالکل لگاؤ نہیں ہوا تھا بیٹی سے۔

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"۔ وہ تھکے تھکے انداز میں بولا۔ مارتھا کی بات ماننے کا اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ خوش نہیں تھی تو بہتر یہ ہی تھا کہ اسے چھوڑ دے تاکہ وہ خوش رہے۔

"ہاں"۔ وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تمہیں جلد ہی طلاق کے کاغذات مل جائیں گے"۔ دل پہ پھتر رکھ کر وہ بولا۔ اور
Support@classicurdumaterial.com
کمرے سے چل گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
بیچھے مارتھا حیران تھی کہ اتنی جلدی مان کیسے گیا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ حیدر محبت کے اس درجے پہ۔ ہے جہاں لوگ محبوب کی خوشی کے لیے محبوب کو ہی چھوڑ دیتے ہیں۔



CLASSIC URDU MATERIAL

"کیسا گھمنڈی انسان ہے۔ مجال ہے جو سوری کا ایک میسج بھی کیا ہو۔۔ بھاڑ میں جائے۔" سارہ نے موبائل بیڈ پہ اچھاٹے ہوئے خود سے کہا۔ وہ رات سے انتظار کر رہی تھی کہ عروود فون کرے گا۔ لیکن اُس نے فون نہیں کیا۔

"میں ہی پاگل ہوں۔ ایک تو غلطی کی اتنی بڑی۔ اور اوپر سے اکڑ ہی نہیں ختم ہو رہی۔ اتنا بھی کیا نخرہ۔" بالوں پہ تیز تیز برش پھیرتے ہوئے وہ بولی۔ اسے یونیورسٹی جانا تھا۔

"اور بولا بھی کہ غلطی سے نکل گیا وہ لفظ۔ لیکن نہیں اُس نے سمجھنا ہی نہیں ہے۔ روڈ نہ ہو تو۔" بیگ کاندھے پہ ڈالتی ہوئی وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اور اپنی حرکتیں چیک کرے زرا۔ خود میں کسی لڑکے سے بات کر لو۔ تو شک کرتا

ہے۔ اور میں تو کچھ نہیں کہتی۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی میں ہی غلط۔" دروازہ لاک

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کرتے ہوئے وہ بولی۔

۔ "آپ سے ایک بات کرنی ہے۔" وہ سائیکل پہ بیٹھنے لگی تھی۔ جب اس نے سمیع کی آواز سنائی دی۔

"جی بولیں۔" وہ سنجیدہ لہجے میں بولی

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کو عرود سر سے سوری کرنا چاہیے۔" سمیع نے کہا۔

"اس نے غلط مطلب لیا میری بات کا۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ہی سوری

کرو۔" سارہ نے حیرت سے کہا۔

"یہ ضروری نہیں کہ ہر دفعہ عرود سر ہی غلط ہوں۔ اس دفعہ آپ غلط ہیں۔" سمیع نے

سارہ کو احساس دلانا چاہا۔

"آپ تو یہ ہی کہیں گے۔" وہ تلخی سے بولی۔

"ایسی بات نہیں۔ میرے لیے آپ اور عرود سر برابر ہیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ

آپ اصل بات جان لیں۔" سمیع نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اور کیا ہے حقیقت۔" سینے پہ بازو باندھتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"حقیقت یہ ہے کہ عرود سر صرف بات کرنے لگے تھے۔ لیکن اس لڑکے نے ایسی

بات کہیں کے سر غصے کو کنٹرول نہ کر سکے۔" سمیع نے ایک سیکنڈ کا وقفہ لیا۔

"اس نے آپ کی پیدائش پہ سوال اٹھایا۔ جو وہ برداشت نہیں کر سکے۔" سر جھکاتے

ہوئے سمیع نے کہا۔ اسے شرم آئی ایسا بولے ہوئے۔ لیکن کہنا ضروری تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف سارہ کے تاثرات تیزی سے بدلے۔ اسے احساس ہوا کہ وہ کتنی غلط ہے۔ اسے عرود سے ملنا تھا۔ اور معافی مانگنی تھی۔

عرود یونی گیا ہے۔" سارہ نے فقط اتنا ہی کہا۔



میں ناشتہ کر لو۔ تب تک آپ گاڑی وغیرہ نکلواؤ۔" ناشتہ کرتے عرود نے پاس کھڑے مائیک سے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اور مائیک نے ایک ترجم بھری نگاہ عرود پہ ڈالی۔ وہ تب وہاں رو رہا تھا۔ لیکن گھر آنے کے بعد سے اسکا رویہ نارمل سے بھی نارمل تھا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"آپ یونی جائیں گے؟" مائیک نے حیرت سے کہا۔

"کیوں آج کیا خاص دن ہے جو میں چھٹی کروں۔" ناشتہ سے ہاتھ روک کر اس نے پوچھا۔ کل سے وہ ایسے برتاؤ کر رہا تھا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ پر اسکا دل جانتا تھا کہ کچھ بچا ہی نہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں تو سر"۔ مائیک گڑبڑایا۔ اور باہر نکل گیا۔

مائیک کے نکلتے ہی اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام لیا۔

"سارہ نے جو کل کہا۔ اسے یہ سب سن کر بہت تکلیف ہوئی۔ کیسے وہ اسکی محبت سے تنگ آسکتی تھی۔ کیا اسکی محبت اتنی بری تھی کہ دو طرفہ محبت ہونے کے باوجود سارہ تنگ تھی۔

وہ کل سے سوچ سوچ کے اس بارے میں پاگل ہو رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"لیکن یہ تو تھا کہ وہ اب نہیں جائے گا اسکے پیچھے۔ اگر سارہ کو ضرورت ہوئی اسکی تو وہ خود ہی آجائے گی"۔ مائیک کی چابیاں اٹھاتے ہوئے اس نے سوچا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"حسن کہاں ہیں۔ میرا فون نہیں اٹھا رہے"۔ لائونج میں موجود سمیع سے مریم نے پوچھا۔

"وہ سر کسی کام سے باہر ہیں"۔ اس سے نظرہیں چراتے ہوئے سمیع نے کہا۔ اب وہ

کیا کہتا کہ کس کام سے ہیں سر باہر۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اپنا فون دو۔ مجھے بات کرنی ہے۔ میرا نہیں اٹھا رہے۔ تمہارا اٹھا لیں گے۔" سمیع سے فون لینے کے لیے اس نے ہاتھ بڑھایا۔

"سر بہت بڑی ہونگے۔ ناراض ہونگے۔ اس طرح فون کرنے پہ" سمیع تو گھبرا گیا اس بات پہ۔

"فون دو اپنا۔ عروود کو بخار ہے۔ حسن کو بتانا ضروری ہے۔" اب کی بار وہ سختی سے بولی۔
"یہ لیں۔" اس بات پہ اس نے فوراً فون نکالا۔ اور حسن کا نمبر ملا کر فون مریم کو دیا۔
"دوسری ہی بل پہ فون اٹھا لیا گیا۔ لیکن کسی لڑکی کی بولے کی آواز آئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مریم کے تاثرات تیزی سے بدلے۔ اور سمیع شرمندگی سے نیچے دیکھنے لگا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیوں فون کر رہے ہو۔ کیا تکلیف ہے؟"۔ اپنے ساتھ موجود اپنی نئی آفس ورکر کو گھورتے ہوئے وہ غصے سے بولا۔ اس لڑکی کو وہ ابھی سیدھا کرتا ہے

"عروود کو بخار ہے۔ میں ہسپتال لے کر جا رہی ہوں۔" بے تاثر لہجے میں کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"یہ لو فون۔ اور میرے ساتھ ہسپتال چلو۔" فون سمیع کی طرف بڑھا کر اس نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف حسن نے پریشانی سے دوبارہ سمیع کا نمبر ملایا۔ اور اس سے ہسپتال کا نام پوچھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری کال اٹینڈ کرنے کی"۔ فون بند کر کے ساتھ موجود لڑکی کو تھپڑ مارتے ہوئے وہ بولا۔

"وہ دراصل"۔ لڑکی کہ خوف سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ حسن کے ساتھ چند لمحات گزار کر وہ خود کو کیا سمجھ بیٹھی تھی۔

"میرے آفس سے آج سے تم فارغ ہو"۔ اٹھتے ہوئے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اور لڑکی نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"عزود مجھے تم سے کچھ کہنا ہے"۔ وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جب سارہ نے اسے

بیچھے سے پکارا۔

"لیکن میں کوئی بھی بات سننے کے موڈ میں نہیں ہوں"۔ وہ مڑے بغیر بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"عروود پلینز دیکھو مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔ ہم بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔" وہ اسکے سامنے آتے ہوئے بولی۔

"غلط فہمی تو دور ہو جائے گی۔ لیکن جو تم نے میری محبت کے بارے میں کہا۔ وہ تو نہیں بدلے گا۔" دوسری طرف دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"عروود ایسا کچھ نہیں ہے۔ جیسا تم سمجھ رہے۔ تمہاری محبت میرے لیے بہت اہم ہے۔" سارہ نے یقین دلانا چاہا۔

"وہ تو دیکھ لی میں نے سارہ حیدر۔ تمہارے لیے میری محبت اہم نہیں ہے۔ تمہارا سانس

<https://www.classicurdumaterial.com/> گھٹتا ہے نا میری اس محبت میں۔" وہ تلخ لہجے میں بولا۔

Support@classicurdumaterial.com "عروود مجھے صرف تمہارے اس پاگل پن سے مسئلہ تھا۔ اور کچھ نہیں۔ تم پہلے بھی لڑکوں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کو مجھ سے بات کرنے پہ مارتے تھے۔ تو میں سمجھی کہ۔۔۔ اس نے وضاحت دینی چاہی۔

"تم نے سمجھا کے یہ پاگل ہے۔ اور تم نے تو خیر یہ بھی کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ مجھے کیا مسئلہ ہوتا ہے تمہاری لڑکوں سے گفتگو پہ۔ میں وہ سب اس لیے کرتا تھا۔ کیونکہ یہ دنیا بہت بری ہے۔ اور بہت معصوم۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ اس بات کو بھی تم نے غلط ہی سمجھا ہوگا۔" اسکی بات کاٹتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور سارہ جی بھر کے شرمندہ ہوئی۔

"میں کیا کرو پھر۔ جس سے تم مان جاؤ۔" وہ روہانسی ہوئی۔

"کچھ نہیں۔" دو لفظ کہہ کے وہ وہاں سے چل دیا۔

سارہ وہاں کھڑی اسکو جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔ اسکا دل کیا۔ اونچا اونچا روئے۔ پر وہ یونیورسٹی میں ہونے کی وجہ سے اپنی خواہش کو عملی جامہ نہیں پہنا سکی۔ وہ واپس گھر جانے کے لیے مڑی۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں سر غصے نا کریں" ملازمہ نے گھبراتے ہوئے سارہ سے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com
"نہیں کرے گا۔" ایک نظر عروود کے کمرے پہ ڈالے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
وہ گھر واپس گئی تھی۔ لیکن عروود کے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ مسٹر عروود کو کیسے منانا

ہے۔

جب وہ گیٹ پہ پہنچی تو اسے حیرت ہوئی۔ کیونکہ گیٹ پہ موجود گارڈ سے لے کر اندر آنے تک جتنے بھی ملازم تھے۔ سب اس سے واقف تھے۔ جب وہ عروود کے کمرے میں آئی تو

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے وجہ سمجھ آئی۔ کمرے میں ایک فل سائز پکچر لگی تھی ان دونوں کی۔ اس پارٹی والے دن کی۔

"پاگل نا ہو تو"۔ وہ زیر لب مسکراتے ہوئے بڑبڑائی۔

"سر آگئے ہیں"۔ ایک ملازمہ نے اندر آتے ہوئے اطلاع دی۔ اس نے ملازمہ کو باہر جانے کیا کہا۔

دوسری طرف عروود جب گیٹ سے اندر داخل ہوا تو اسے لگا کے سب ملازم اسے خاصی معنی خیزی سے دیکھ رہے ہیں۔ سر جھٹکتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو اسکی نظر سامنے موجود ٹیبل پہ پڑی۔ وہ حیرت سے ٹیبل کی طرف بڑھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ٹیبل پہ سفید گلاب پڑے تھے۔ اور کینڈلز تھیں۔ اور ساتھ میں چاکلیٹ کیک پڑا تھا۔ جس

پہ "سوری" لکھا ہوا تھا۔ اسکے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ پھیلی۔ وہ جیسے ہی مڑا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔ سامنے سارہ کھڑی تھی۔

"تم یہاں۔ کیا کر رہی ہو؟"۔ وہ۔ حیرت کو چھپاتا سنجیگی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں تم سے ملنے آئی ہوں۔ وہ بھی تمہارے گھر"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"کیوں؟ تم تو تنگ آگئی ہو نا مجھ سے تو پھر"۔ کوٹ اتارتے ہوئے وہ بولا۔

"میں تم سے کبھی تنگ نہیں آسکتی"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"ایسا مزاق نہیں کرتے"۔ وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"عروود یہ میرے جذبات ہیں۔ جنہیں تم مزاق کہہ رہے ہو"۔ وہ عروود کے انداز میں بولی۔

"سیریشلی"۔ اس نے ابرو اچکا کے پوچھا۔

"عروود بس کرو اب غلطی ہوگئی۔ پہلے بھی تو تم ناراض ہوئے تھے۔ لیکن فوراً راضی

ہو گئے۔ اور اب کیوں ایسے کر رہے ہو"۔ سارہ نے سلینا والے واقعے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔

"اسکی وجہ یہ ہے سارہ حیدر۔ تب تم نے میری محبت کو قبول نہیں کیا تھا۔ تو وہ سب

اتنا تکلیف دہ نہیں تھا۔ لیکن اب میری محبت کو قبول کر کے تم نے ٹھکرا دیا"۔ اسکی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بے تاثر انداز میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ایسا نہیں ہے۔ تمہاری محبت کو میں ٹھکرا نہیں سکتی۔ تم بتاؤ میں ایسا کیا کروں کے تمہیں میری محبت پہ یقین آجائے۔" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔

"یہاں سے چلی جاؤ۔" وہ سر لہجے میں بولا۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ نے اسکی محبت کو قبول کرنے کے بعد ٹھکرایا تھا۔ وہ کیسے معاف کرتا آسانی سے۔

اور سارہ عروود کے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی۔

"کیا محبت کو اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھی تھی وہ۔"



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کب تک ان اندھیروں کے ساتھ رہو گے حیدر؟۔ کمرے کی لائٹ آن کرتے ہوئے ماما
Support@classicurdumaterial.com
نے اس سے کہا۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ماما کیوں کیا اس نے ایسا۔ میں نے اتنی محبت دی اسے۔ اور وہ چلی گئی۔ اور اب یہ

اندھیرے ہی میرا مقدر ہیں۔" وہ۔ افسردہ لہجے میں بولا۔

"اپنا نہیں تو سارہ کا ہی سوچ لو۔ ایک مہینہ ہو گیا مارتھا کو گئے ہوئے۔ اور تم ابھی تک
سوگ منارہے ہو؟۔" ماما نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

”کدھر ہے سارہ؟۔ اس نے پوچھا۔ سارہ کو تو وہ بھلا ہی بیٹھا تھا۔

”مہر کے پاس ہی ہے۔ پچھلے ایک مہینے سے وہ ہی اسے سنبھال رہی ہے۔ سارہ تو اس سے بہت اٹج ہو گئی ہے۔“۔ ماما بولی۔

”ہوں۔ آپ میرے پاس لے آئیں سارہ کو۔“۔ حیدر بولا۔

پانچ منٹ بعد ماما سارہ کو لے آئیں۔

”اس نے سارہ کو اٹھایا۔ اسے پیار کیا۔ اور سینے سے لگا لیا۔ سارہ کے نقوش بہو بہو مارتھا

جیسے تھے۔ چہرے اور بالوں کی رنگت اور آنکھوں کا رنگ اُس سے چرایا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

”تم سے ایک بات بولوں؟۔“۔ ماما نے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

”کیا؟۔ سارہ کے ہاتھ پہ پیار کرتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”تم اب دوسری شادی کر لو۔“۔ ماما نے کہا۔

”یہ آپ کیسی باتیں کر رہیں ہیں۔ مارتھا کو میں نہیں بھول سکتا۔“۔ وہ تو تڑپ گیا۔

”اپنا نہیں سارہ کا سوچو۔ اس کو کون سنبھالے گا۔ میں تو خود اب بوڑھی ہو گئی

ہوں۔ اس کے لیے تو ماں ضروری ہے نا۔“۔ ماما نے سمجھایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں پرورش کر لوں گا اسکی"۔ حیدر نے ماں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

"حیدر ایک تو یہ کہ تم نے بزنس سنبھالنا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ لڑکی ہے۔ اور تم

یہ بھی جانتے ہو کہ ہمارے خاندان میں بچوں کو ملازموں کے حوالے نہیں کیا جاتا"۔ ماما نے حقیقت بیان کی۔

لیکن اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

ماما کے جانے کے بعد سارہ ایکدم رونے لگی۔ وہ گھبراہ گیا۔ تب ہی مہر اندر داخل ہوئی۔

"کیوں رونے لگی یہ۔ لگتا ہے بھوک لگی ہے اسکو"۔ اسکے ہاتھ سے سارہ کو لیتے ہوئے مہر

<https://www.classicurdumaterial.com/>
فکر مندی سے بولی۔ اور اسے باہر لے گئی۔

Support@classicurdumaterial.com

پچھلے حیدر کو بہت کچھ سوچتے پہ مجبور کر گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



سارہ آنسو صاف کرتی عروود کے کمرے سے باہر نکلی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سنو کیا گھر سے باہر جانے کا کوئی اور راستہ ہے۔" اس نے پاس سے گزرتی ایک ملازمہ سے پوچھا۔ وہ سمیع کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔

"جی میم ہے۔" ملازمہ نے کہا۔

وہ بیک ڈور سے باہر نکلی۔ اور بے مقصد سرک پہ چلنی لگی۔ چلتے چلتے وہ ایک بند گلی میں داخل ہو گئی۔ وہ واپس جانے کے لیے جیسے ہی مڑی۔ تو ایک دم اسکی چیخ نکلی۔ اس کے سامنے تین ہٹے کئے مرد کھڑے تھے۔ وہ ایک دم گھبراہ گئی۔ کچھ عرصہ پہلے کا واقعہ اس کے ذہن میں گھومنے لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کک کیا چاہیے تم لوگوں کو؟" ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے وہ بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم ہمارے ساتھ چلو۔" ان میں سے ایک آدمی بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"کیوں؟" وہ۔ حیرت سے بولی۔

"سوال نہیں۔ جو کہا ہے وہ کرو۔ یہ ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔" وہی آدمی دوبارہ بولا۔

"میں نہیں جاؤ گی۔" وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

"جانا تو پڑے گا۔" وہ آدمی اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ایک دم سے چیخنا شروع ہو گئی۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پہ ایک رومال رکھ دیا۔

اور وہ بیہوش ہو گئی۔

اسکی آنکھ جیسے ہی کھلی تو اس نے خود کو کرسی پہ بندھا پایا۔ اس نے جیسے ہی سامنے دیکھا تو اسکی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔ سامنے مہر بیٹھی تھی۔ اور وہ اس وقت ایک زیر تعمیر عمارت میں موجود تھے۔ مہر کے آس پاس کافی لوگ کھڑے تھے۔ جنہوں نے اسلحہ وغیرہ پکڑا ہوا تھا۔

”اٹھ گئی میڈم۔ آپ ہی کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی میں۔“ مہر طنزیہ انداز میں کہتی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

”آپ مجھے یہاں کیوں لائی ہیں؟“ وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ اب نہیں ڈرنا تھا۔

”اوہ تو زبان آگئی منہ میں۔“ مہر نے طنز کیا۔

”آپ یہ جو کر رہی ہیں نا۔ اس کا انجام بہت برا ہوگا۔“ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

”اوہ میں تو ڈر گئی۔“ مہر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کیوں لائی ہیں مجھے"۔ وہ ناگوار لہجے میں بولی۔

"تم اور اس لڑکے نے مل کر میری انسلٹ کی تھی۔ میں ایسے ہی جانے دیتی"۔ مہر بولی۔

"آپ اس لڑکے کے خاندان سے واقف ہیں نا۔ اور یہ حرکت آپ کو بہت مہنگی پڑے گی"۔ وہ مہر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"وہ تو پھر دیکھتے ہیں کہ کس کو کیا مہنگا پڑے گا۔ خیر وکیل کاغذ لاؤ"۔ مہر نے سخت لہجے میں اس سے کہا۔ اور ساتھ ہی وکیل کو آواز دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"ان کاغذات پہ سائن کرو"۔ مہر نے اس سے کہا۔ اور ساتھ ہی ایک آدمی کو اسکے ہاتھ کھولنے کا اشارہ کیا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں سائن نہیں کروں گی"۔ ایک نظر کاغذات پہ ڈالنے کے بعد وہ بولی۔ یہ کاغذات ان

گھروں کے تھے جو سارہ کی مالکیت تھے۔ اور اب مہر اپنے نام کروانا چاہتی تھی۔

"سائن تو تمہیں کرنے ہی پڑیں گے۔ ورنہ مجھ سے تو تم اچھی طرح واقف ہو"۔ اسکا منہ

دبوچتے ہوئے مہر غرائی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کو جو کرنا ہے آپ کرو۔ میں ڈرتی نہیں آپ سے۔" وہ بے خوف لہجے میں بولی۔

"زرا تیزاب لانا۔" مہر نے ایک آدمی کو کہا۔

تیزاب کا سن کر سارہ کی رنگت زرد پڑھ گئی۔

"آپ کیوں پڑ گئی ہیں میرے پیچھے۔ کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا۔" آنسوؤ کو ضبط کرتے ہوئے وہ بولی۔

"سائن۔" مہر نے آنکھوں سے اشارہ کر کے سائن کرنے کا کہا۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"گڈ۔ چلو تیزاب لاؤ۔" مہر نے پیپر اپنے قبضے میں کرتے ہوئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"لیکن کیوں۔" اسکا رنگ اڑا۔

"تمہارے اس نام نہاد منگیتر سے بدلہ بھی تو لینا ہے۔ اور بلیو می اس سے اچھا بدلہ ہو ہی

نہیں سکتا۔" مہر نے جلانے والی مسکراہٹ لبوں پہ لاتے ہوئے کہا۔ اب عروود کو تو وہ

کچھ کہہ نہیں سکتی تھی حسن کی وجہ سے۔ انسان ہمیشہ اپنے سے کمزور کو ہی دبانے کی کوشش کرتا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"پلیز نہیں"۔



"مجھے اُسکے ساتھ اتنی روڈلی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ وہ سچ بول رہی ہے۔ غلطی سے نکل گیا اسکے منہ سے یہ"۔ اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے عروود نے سوچا۔ کافی دیر بعد اسے یہ احساس ہوا تھا۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ تو سارہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔ وہ پریشان ہوا۔

"سارہ کدھر ہے"۔ کمرے کے باہر سے گزرتی ملازمہ سے اس نے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"وہ تو اپنے گھر چلی گئیں"۔ ملازمہ نے جواب دیا۔

Support@classicurdumaterial.com
"کیا مطلب چلی گئی۔ سمیع تو باہر ہی ہے"۔ عروود نے حیرت سے کیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"انہوں نے مجھ سے کہا کہ باہر جانے کا کوئی اور راستہ ہے۔ تو میں نے انہیں بیک ڈور

کا بتایا"۔ ملازمہ ڈٹ ڈٹتے ہوئی۔

"واٹ دا۔۔۔۔۔ عروود کا دماغ گھوم گیا سارہ کی اس حرکت پہ۔ بیک ڈور ملازموں کی

آدورفت کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ وہاں پہ سیکیورٹی نہیں تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سمیع تم فوراً سارہ کے گھر پہنچو۔ وہ پاگل لڑکی ایسے ہی چلی گئی ہے۔" اس نے سمیع کو کال ملا کر کہا۔

"سر مجھے سارہ میم نے میسج کیا تھا کہ میں گھر چلا جاؤ۔ میں سمجھا وہ شاید ادھر ہیں شام تک۔" سمیع نے کہا۔

"تم چیک کرو۔ کافی دیر پہلے نکلی تھی وہ۔ اب تک اسکو پہنچ جانا چاہیے۔ میں تب تک لائن پہ ہوں۔" وہ بولا۔

"سر وہ اپنے فلیٹ میں نہیں ہیں۔ فلیٹ لاک ہے۔" کچھ دیر بعد سمیع پریشان لہجے میں

<https://www.classicurdumaterial.com/> بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم اس پاس سے پتا کرو۔ اور مجھے بتاؤ۔" عروود کو لگا اسکا دل

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بند ہو جائے گا۔ آخر یہ لڑکی گئی کدھر۔

فون بند کر کے اس نے جوزف کا نمبر ملایا۔ کہ شاید اسکے پاس گئی ہو۔ لیکن وہ ادھر بھی نہیں تھی۔ اسکی دوستیں تھی نہیں۔ اور کلاس فیلوز سے اتنی دوستی نہیں تھی کہ وہ انکے گھر جاتی۔ اور پھر سمیع نے بھی فون کر کے کہ سارہ یونیورسٹی واپس ہی نہیں آئی۔ وہ ادھر ادھر پھر چیک کرتا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مائیک، مائیک" - وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے چلایا۔

"جی سر" - مائیک بوتل کی جن کی طرح حاضر ہوا۔

"سارہ پتا نہیں کدھر گئی ہے۔ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ اسکا پتا کرو" - وہ گھبراتے ہوئے بولا۔

"سر آپ پریشان نہ ہو میں چیک کرتا ہوں" - مائیک بھی اسکی حالت دیکھ کر گھبرا گیا۔
"جلدی کرو کچھ" - وہ غصے سے چلایا۔

"سر میم کے موبائل میں ٹریسر لگا ہوا ہے۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں۔ آپ پریشان نہ ہو" - مائیک تسلی دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"جلدی کرو" - ٹریسر کا سن کر عروود کی جان میں آئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جس جگہ پہ میم موجود ہیں۔ وہ کوئی زیر تعمیر عمارت ہے" - مائیک کچھ دیر بعد بولا۔

"وہاں کیوں گئی وہ" - وہ حیران ہوا۔ تب ہی اس کے ذہن میں ایک جھمکے ہوا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے لگتا ہے کہ مہر نے اسے کنڈنپ کروایا ہے۔ اس دن ہماری بحث ہوئی تھی اس پاگل عورت سے۔ فوراً گارڈز کو لے کر چلو۔ اور پولیس کو بھی۔" اس نے سارا حساب لگا لیا تھا۔

"سر پولیس کو کیسے؟۔ یہ تو ابھی کنفرم نہیں ہے۔" مائیک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
"تو کیا وہ ادھر میری ناراضگی سے دل برداشتہ ہو کر خودکشی کرنے گئی ہے۔" وہ بگڑا۔
اور مائیک اس بات پہ چونک گیا۔

"کیا۔ وہ بزدل نہیں ہے۔ اب چلو۔" اس نے مائیک سے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

عروود کا بخار ٹھیک تھا اب۔ اس نے حسن سے فائل بات کرنے کا سوچا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ فری ہیں تو اب فائل بات کر لیتے ہیں۔" حسن سڈی روم میں تھا۔ جب اس نے

کہا۔

"بولو۔" کتاب سے نظر ہٹائے بغیر حسن نے جواب دیا۔

"کل آپ کسی لڑکی کے ساتھ تھے نا۔" اس نے پتا نہیں پوچھا یا تصدیق کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔" وہ بے نیازی سے بولا۔

"حسن میری طرف دیکھیں۔ مجھے اس ڈیڑھ سال کے عرصے میں اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہے

کہ آپ خود پرستی کا شکار ہیں۔" وہ غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔

"بس کہہ لیا جو کہنا تھا۔ اب جاؤ۔" وہ ابھی ابھی کتاب میں غرق تھا۔

"حسن آپ جانتے ہیں میں نے آپ سے شادی کیوں کی تھی؟" اس نے پوچھا۔ آج

آئینہ دکھا دے وہ بھی۔

"میری خوبصورتی اور دولت سے متاثر ہو کر۔" کتاب سے سر اٹھا کر وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"نہیں۔ میں خوبصورت ہوں۔ تو مجھے اس بارے میں آپ سے متاثر ہونے کی ضرورت

Support@classicurdumaterial.com

نہیں۔" اس نے حسن کے سامنے آئینہ کھڑا کیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس بات پہ حسن کے ماتھے پہ شکنیں پڑیں۔

"اور جہاں تک بات ہے دولت کی۔ تو حسن یہ چیز اگر میرے لیے اہم ہوتی۔ تو بہت سے

امیر لوگوں نے مجھ سے دوستی کی خواہش کی تھی۔ دولت کا اگر لالچ ہوتا میرے اندر تو میں

بہت آسانی سے حاصل کر لیتی۔" وہ ایک سیکنڈ کے لیے رکی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

حسن کے ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہو گیا۔

"شادی میں نے تم سے اس لیے کی کہ۔ تم وہ پہلے شخص تھے۔ جس نے جائز رشتہ بنانے کی بات کی تھی۔ باقی چیزیں میرے لیے اہم نہیں ہیں۔" اب کی بار اس نے پورا آئینہ دکھا دیا۔

"اپنی بکو اس بند کرو۔ میں جانتا ہوں تم جیسی غریب لڑکیوں کو۔ یہ شادی تم نے میری خوبصورتی اور دولت کی وجہ سے ہی کی۔" حسن نے غصے سے کہا۔ آئینہ دیکھنا اسے پسند نہیں آیا تھا شاید۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> جو آپ سمجھ لیں۔ بہر حال آپ "حکمتیں" چھوڑیں گے یا نہیں۔" سینے پہ بازو باندھتے

ہوئے اس نے استفسار کیا۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "نہیں۔" حسن نے صاف انکار کیا۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔ میں اس گھر میں اب صرف عروود کی وجہ سے ہوں۔ اور آج سے میرا

اور آپکا بیڈروم الگ ہے۔" اس نے اپنا فیصلہ سنایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہاری اتنی ہمت کے تم ہمارے رشتے کے بارے میں خود سے فیصلہ کرو۔" اسکا گلا پکڑتے ہوئے وہ غرایا۔

"میں تو بڑا غیرت والا سمجھی تھی تمہیں۔ کہ اس بات پہ تم کہو گے کہ تمہیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا۔ لیکن لگتا ہے کہ تم میرے بغیر نہیں رہ سکتے۔" اس کو درد ہو رہا تھا۔ لیکن پھر بھی چہرے پہ مسکراہٹ لاتے ہوئے اس نے طنز کیا۔

"دفع ہو جاؤ۔ مجھے تمہارے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تمہیں میں صرف عروود کی وجہ سے برداشت کر رہا ہوں۔" اسکو پیچھے دھکیلتے ہوئے وہ بولا۔ مریم نے اسکی

عزت نفس کو لٹکارتا تھا۔ اس لیے اس نے بات مان لی۔ ورنہ مریم کی اتنی ہمت کے وہ اسکو ریجیکٹ کرے۔
<http://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

دوسری طرف سڈی سے باہر نکلتے ہوئے مریم سوچ رہی تھی کہ ان سب کے باوجود حسن کے ساتھ رہنے کا فیصلہ اس نے عروود کی وجہ سے کر لیا تھا۔

لیکن ایک شرابی اور زانی کے ساتھ وہ ایک کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔



CLASSIC URDU MATERIAL

جیسے ہی وہ لوگ عمارت میں داخل ہوئے۔ وہاں پہ اسلحہ تھامے کچھ آدمی موجود تھے۔ اور ان کو دیکھ کر اُن آدمیوں نے فوراً ہتھیار ڈال دیے۔ اب حسن ذوہیب سے پنگا کون لیتا۔ اس نے سارہ کا پوچھا۔ تو انہوں نے تیسری منزل کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے مائیک کو ان لوگوں کو باندھنے کے لیے روکا۔ وہ پولیس کو فون کرتا۔ اوپر کی جانب دوڑا۔ جب وہ ادھر پہنچا۔ تب مہر کہہ رہی تھی کہ۔

اگڈ۔ چلو تیزاب لاؤ۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"لیکن کیوں"۔ سارہ نے پریشان لہجے میں کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تمہارے اس نام نہاد منگیتر سے بدلہ بھی تو لینا ہے۔ اور بلیو می اس سے اچھا بدلہ ہو ہی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نہیں سکتا"۔ مہر نے کہا۔

"پلیز نہیں"۔ سارہ کے آنسو نکل پڑے۔

"تمہارا کا کھیل ختم ہوا مہر"۔ وہ تالی بجاتا ہوا بلند آواز سے بولا۔

مہر کا تو رنگ ہی اڑ گیا۔ کہ یہ یہاں کیسے آگیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور سارہ نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ جس نے اسکی مدد کے لیے عرود کو بھیج دیا۔

اور دوسری طرف جو غنڈے مہر نے ہائر کیے تھے۔ انہوں نے گزنیچے کر لی۔ وہ بہت معمولی سے غنڈے تھے۔ حسن ذوہیب کے خاندان سے وہ پنگا نہیں لے سکتے تھے۔
"مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ اب تم دونوں سے میں ایک ساتھ ہی نیٹو گی۔" ابتدائی جھٹکے کے اب مہر سمھیل چکی تھی۔

"شوق سے۔ میں نے آپ کو وارن کیا تھا کہ آپ عرود حسن سے واقف نہیں ہیں۔" سارہ

کی طرف بڑھتے ہوئے وہ بولا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
"عرود یہ عورت سائیکو ہے۔" اس کا ایک ہاتھ مہر نے سائن کروانے کے لیے کھولا

تھا۔ اب اس ہاتھ کی مدد سے وہ جلدی جلدی رسی کھولنے لگی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مجھ سے بچ نہیں سکتی تم۔" مہر غصے سے چلائی۔ ساری بساط ہی الٹ گئی تھی۔

"بھول ہے تمہاری۔ پہلے میں ایک تھی۔ اور اب میں دو ہوں۔" عرود کے ساتھ کھڑی

ہوتے ہوئے وہ بولی۔ وہ بہت خوش تھی۔ آخر عرود نے سے معاف جو کر دیا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اور اب مہر تم جاؤ جیل۔ وہ بھی لمبے عرصے کے لیے۔" سارہ کی طرف دیکھ کر وہ مہر سے بولا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ مہر نہیں ہار سکتی۔ تم کل کے بچے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور تم لوگ کیا کھڑے ہو۔ شوٹ کرو دونوں کو۔" مہر زور زور سے چلا رہی تھی۔ لیکن کوئی بھی آگے نہیں بڑھا۔

"تمہیں تمہارا حسد کھا گیا۔ جو تم نے آنٹی اور سارہ سے کیا۔" عروود نے استہزایہ انداز میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "مہر ہار نہیں سکتی۔" مہر پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔ وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ وہ

Support@classicurdumaterial.com ہار گئی ہے۔ پہلے بزنس میں ناکامی۔ اور یہ مارتھا کی بیٹی۔ جو اسے ہمیشہ شکست دیتی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> تھی۔

"تم ہار چکی ہو۔" وہ ابھی ابھی آگے بڑھ رہا تھا۔

سارہ نے پریشانی سے عروود کی طرف دیکھا۔ مہر آخری حد تک جانے کی کوشش کرے گی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں میں ہار نہیں مانو گی"۔ مہر ہنیانی انداز میں چیختی۔ اور پاس کھڑے آدمی سے ایک دم پستول چھینا۔ اور ٹریگر پہ دباؤ ڈالا۔

سارہ نے جیسے ہی مہر کو پستول پکڑے دیکھا۔ فوراً عروود کی طرف بھاگی۔ اور اسے دھکا دیا۔ لیکن تب تک مہر ٹریگر دبا چکی تھی۔

"عروود"۔ سارہ چلائی۔ اور بے یقینی سے نیچے گرے عروود کو دیکھا۔



"سارہ میں ٹھیک ہوں۔ کچھ نہیں ہو مجھے۔ تمہارے دھکا دینے سے گرا ہوں۔ گولی صرف

چھو کر گزری ہے"۔ عروود نے بازو پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ جس سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ بھی

مہر کو پستول پکڑتے دیکھ چکا تھا۔ اس سے پہلے وہ نیچے ہوتا۔ مہر نے گولی چلا دی۔ لیکن

سارہ نے دھکا دینے سے بچت ہوئی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہارا خون بہہ رہا ہے"۔ وہ ادھر ادھر نظر دوڑاتی روتے ہوئے بولی۔ جب وہ اسکو یہاں

کے آئے تھے تو سٹول گر گیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں"۔ وہ زبردستی مسکرایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور دوسری طرف عروود کو گرتے دیکھ کر مہر کو جھٹکا لگا۔ اس نے فوراً پستول نیچے پھینکا۔ اور سر پکڑ کہ بیٹھ گئی۔ تب ہی پولیس اور ساتھ میں گھبراتا ہوا مائیک اور اسکے ساتھ سمیع داخل ہوئے۔ پولیس نے مہر کو حراست میں لے لیا۔ اور لے کے جانے لگی۔

پاس کھڑے وکیل نے تاسف سے مہر کو دیکھا۔ جسکا جزباتی پن ہمیشہ کی طرح اس بار بھی نقصان کا باعث بنا۔ پہلے بزنس اس جزباتی پن کی وجہ سے ڈوبا۔ اور اب وہ خود۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔" سمیع پریشان سا اس کی طرف آیا۔ وہ ابھی ابھی پہنچا تھا۔۔ وہ سارہ کو ہی ڈھونڈ رہا تھا۔ جب اسے مائیک نے کال کی۔ اسکے پیچھے مائیک بھی تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "فائن ہو۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

Support@classicurdumaterial.com "یہ باندھو۔ اور چلو۔" سنول اسے مل گیا تھا۔ عروود کے بازو پہ باندھے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "چلیں سر۔" سمیع اور مائیک سہارا دینے کے لیے آگے بڑھے تھے۔

"میں ہیلپ کرتی ہوں۔" سارہ بھی سہارا دینے کے لیے آگے بڑھی۔

"پھر تمہیں کون سہارا دے گا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ سمارٹ سی سارہ کہاں اسکو سہارا دے سکتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواباً سارہ کے لبوں کو ایک افسردہ سی مسکراہٹ نے چھوا۔

ہوسپٹل جا کر اس نے پٹی کروائی۔ گولی ہلکی سے ٹچ ہوئی تھی۔ اسلیے کافی نچت ہوئی۔ اور پھر ضد کر کے گھر آگیا۔

"آپ سب لوگ باہر جاؤ۔ اور مائیک اور سمیع نا ہی یہ خبر میڈیا تک پہنچے اور نا ڈیڈی تک۔" سب کو باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ حسن ذوہیب دوسرے ملک میں تھا۔

"جی سر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" وہ دونوں گرہڑائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"یہ تم لوگوں کا کام ہے۔ اب جاؤ سب۔ میں آرام کرو گا۔" وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔ مطلب کہ تخلیہ۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"تم سب جاؤ۔ میں اسکے پاس ہوں۔" بیڈ کے پاس کرسی رکھتے ہوئے وہ بولی۔

تمام لوگ چلے گئے۔ تو عروود نے آنکھیں کھولیں۔

"میں نے کہا سب۔" وہ "سب" پہ زور دیتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں تو میں سب میں شمار نہیں ہوتی"۔ سائیڈ ٹیبل سے جوس والا جگ اٹھاتے ہوئے وہ بولی۔

"کافی تیز نہیں ہو گئی تم"۔ جوس کا گلاس اسے ہاتھ سے لیتے ہوئے وہ بولا۔
"تم سے تو بہت کم"۔ اپنے لیے بھی اس نے جوس ڈالا۔ اور گلاس لبوں سے لگایا۔
"ویسے یہ بیمار کے لیے تھا"۔ اسکو جوس پیتے دیکھ کر عروود بولا۔
"بھوکے"۔ سارہ نے اسے گھورا۔

دو منٹ کے لیے خاموشی چھا گئی۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پہ یہ سوچ رہے تھے کہ بات کیسے شروع کریں۔

[Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/)

"مجھے بات کرنی ہے"۔ وہ دونوں ایک ساتھ بولے۔ پھر ایک دم ہنسنا شروع ہو گئے۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں بولو گی پہلے"۔ سارہ نے کہا۔

"عروود جو اس دن ہوا وہ صرف غلط فہمی تھی۔ میرے ڈیڑی کے بعد تم وہ پہلے شخص کو جس کی میری زندگی میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ تم میرے لیے سانس لینے جتنے اہم

CLASSIC URDU MATERIAL

ہو۔ تمہاری محبت میرے لیے بہت اہم ہے۔ اتنی اہم کہ شاید میں لفظوں میں بیان نہ کر سکوں۔" گلاس کے کنارے پہ شہادت کی انگلی پھیرتی وہ سر جھکائے بولی۔

"میں جان گیا ہوں۔ اور سوری کہ میں نے تمہیں غلط سمجھا اور اتنا تنگ کیا۔" عروود نے افسردہ انداز میں کہا۔

سارہ نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ کیسا انسان ہے وہ۔ اتنی محبت۔ اور اتنا اعلیٰ ظرف کے اس غلطی پہ پشیمان جو اس نے کی ہی نہیں۔ کیا ایسے لوگ بھی ہیں دنیا میں جو صرف 'لفظ محبت' کی ترجمانی کرتے ہیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "عروود ہمارے رشتے میں ہر دفعہ میں ہی غلطی کرتی ہوں۔ پتا نہیں کب مجھے عقل آئے گی۔" وہ افسردہ لہجے میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "مجھے امید نہیں کہ کبھی آئے گی۔" عروود نے اسے چھیرا۔ پھر سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"میں بھی غلط تھا۔ مجھے تمہاری بات کا مفہوم سمجھنا چاہیے تھا۔"

"اچھا چھوڑو سب کچھ۔ اب ہم اچھے بچوں کی طرح رہیں گے۔ اور بالکل بھی نہیں لڑے

گے۔" سارہ نے ہاتھ اٹھا کر مزید اس تکلیف دہ بات کو ڈسکس کرنے سے روکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بالکل اور اب بیمار کا خیال رکھنا ہے تم نے"۔ عرود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ کیا چاہیے تمہیں"۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

"آئی لو یو والی گولی"۔ وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

سارہ دو قدم آگے بڑھی۔ اور اپنی طرف دیکھتے عرود کی آنکھوں میں دیکھا۔

اور سارہ کے اس طرح دیکھنے پہ آج عرود کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"کچھ میٹھا کھانے کو لاتی ہوں"۔ مسکراتے ہوئے وہ بولی۔

اور عرود کا منہ کھل گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دروازے کے پاس جا کر سارہ نے مڑ کے دیکھا۔ تو عرود برے برے منہ بنا رہا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہیں ہیں۔ "عرود ایکدم ہڑبڑایا۔

"پاگل لڑکی"۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ اسکے چہرے پہ پھیلی۔



CLASSIC URDU MATERIAL

آج پانچ سال بعد مارتھا نے حیدر مینشن کا رخ کیا تھا۔ حسرت سے وہ ان در و دیوار کو تک رہی تھی۔ کبھی اس گھر میں وہ ملکہ تھی۔ لیکن اس نے ہیرے کو ٹھکرا کر پتھر پکڑ لیا۔ اس نے حیدر سے کہا تھا کہ اس سے شادی کا فیصلہ غلط تھا۔ لیکن اب اسے اندازہ ہوا کہ وہ فیصلہ ہی تو ٹھیک تھا۔

اس نے ڈیوڈ سے شادی کر لی۔ اسے لگا کہ اب وہ ہر طرح سے آزاد ہے۔ اس خواب سے وہ اس وقت نکلی جب شادی کے ایک ہفتے بعد ڈیوڈ نے اسے شراب پینے پہ تمہیڑ مارا۔ وہ تو حیران رہ گئی۔

ڈیوڈ نے اس سے کہا وہ اس کے ساتھ انہی طور طریقوں کے ساتھ رہے۔ جیسے وہ حیدر کے

ساتھ رہتی تھی۔ تب مارتھا کو لگا کہ اب ہی حقیقت شروع ہوئی۔ کیونکہ جو حیدر کے ساتھ

رہتی تھی۔ وہ خواب ہی تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے سمجھوتے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور یہ سوچ لیا کہ یہ سب اسکے کیے کا بدلہ ہے۔ اور اگر وہ چاہتی تو بھی ڈیوڈ سے چھٹکارہ ممکن نہ تھا۔ ڈیوڈ کے تعلقات بڑے بڑے بدنام لوگوں کے ساتھ تھے۔ اس کے پاس جو کچھ تھا۔ ڈیوڈ کے جوئے کے نظر ہو گیا۔ کچھ پیسے اس نے پاکستان سے منگوائے۔ وہ بھی بہت مشکل سے۔ کیونکہ اب وہ اپنے خاندان

CLASSIC URDU MATERIAL

والوں کے لیے کسی کام کی نہیں تھی۔ تو انہوں نے بھی رابطہ ختم کر لیا۔ وہ سوچتی کہ خود غرضی شاید ان کے خون میں ہے۔ اس نے خود غرضی کی اور اولاد کو چھوڑ دیا۔ اور اس کے والدین نے بھی خود غرضی کی۔ اور اسے چھوڑ دیا۔

اس نے ان پیسوں سے ایک چھوٹی سے بوتیک بنائی۔ اور اسی میں گھر چلانے لگی۔ ڈیوڈ کو جب بھی پیسے چاہیے ہوتے وہ زبردستی اس سے لے لیتا۔ کبھی کبھی وہ سوچتی کہ اس نے صفر سے سفر شروع کیا تھا۔ اور اب پھر وہ صفر پہ آئی۔ اسکا ایک بیٹا تھا جوزف اور اب اسکی ایک بیٹی ہوئی تھی انجیلینا۔ جوزف کی پیدائش کے بعد سارہ کے ساتھ کی گئی زیادتی کا

احساس شدت سے ہونے لگا۔ یہ احساس تو پہلے دن سے ہی تھا اسکے ساتھ۔ لیکن وہ اس احساس کو تھپکی دے کر سلا دیتی تھی۔ لیکن انجیلینا کی پیدائش کے بعد وہ اس احساس کو نہ سلا سکی۔ وہ ڈپریشن میں چلی گئی۔ تب ڈیوڈ نے اسکی حالت کے پیش نظر اسے سارہ سے ملنے کی اجازت دے دی۔

"کس سے ملنا ہے آپ کو؟"۔ گارڈ نے پوچھا۔ وہ شاید نیا تھا۔ اسے نہیں جانتا تھا۔

"سارہ سے"۔ وہ بولی۔

"آپ کون؟"۔ گارڈ نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اسکی ماں مارتھا"۔ وہ تلخی سے بولی۔

دوسری طرف گارڈ حیران ہو گیا۔



وہ عروود کے گھر میں پچھلے تین دن سے موجود تھی۔ اور عروود کا خیال رکھ رہی تھی۔ وہ صرف تین دن سے تھی لیکن اسے ایسے لگتا تھا کہ وہ صدیوں سے ادھر ہی ہے۔

وہ اس وقت کچن میں موجود تھی۔ اور ملازمہ کو باہر نکال کر وہ عروود کے لیے ویجیٹیبیل سوپ بنا رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیا کر رہی ہو؟" عروود کچن میں داخل ہوتا ہوا بولا۔ سارہ کو اس طرح اپنے گھر میں دیکھ کر

اسے بہت اچھا لگا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب جلد سے جلد شادی کر لی جائے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"تم کیوں آ گئے؟" سبزیاں کاٹتے کاٹتے اس کا ہاتھ رکا۔

"میں بور ہو گیا ہو۔ کمرے میں ریسٹ کر کے"۔ وہ ایک نظر کاؤنٹر پہ پھیلی سبزیوں کو

دیکھتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ویسے تو تمہیں سکون نہیں زندگی میں۔ اسی بہانے کوئی سکون حاصل کر لو"۔ وہ دوبارہ سبزیاں کاٹنے لگی۔

"نہیں میں جیسا ہوں۔ ویسے ہی ٹھیک ہوں۔ اور تم یہ مجھے عجیب عجیب سی دُشیں کھلاتی ہوں۔ کبھی میٹھا تو کبھی سوپ۔ میں کوئی بیمار ہوں"۔ سوپ کہ طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

"جب تک تمہارا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ تم یہ سب ہی کھاؤ"۔ فریج کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "ہہ تو پھر کچھ بھی نہ کھانے والی بات ہوئی"۔ عرود نے منہ بنایا۔

Support@classicurdumaterial.com "کھانا تو یہ ہی پڑے گا"۔ گاجر دھوتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "کچھ اچھا سا کھلاؤ۔ وہ جو تم نے ایک دن بریانی بنائی تھی۔ وہ بناؤ"۔ بریانی کا سوچ کر

عرود کے منہ میں پانی آگیا۔

"زہر نہ کھلا دوں تمہیں"۔ گاجر کاٹتے ہوئے وہ بولی۔

"یہ کیا بات ہوئی بھلا"۔ وہ غصیلے انداز میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سوری وہ غلطی سے نکل گیا۔" سارہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

"بابا بابا سارہ ڈر گئی۔" عروود نے قہقہہ لگایا۔

"جی نہیں۔ پاگل بنایا تمہیں۔ ورنہ تم سے اور میں ڈرو یہ ناممکن ہے۔" چھری سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

"کاش میں ایک روڈ ہیرو ہوتا۔ جس سے بات کرتے ہوئے تم ڈرتی۔ اور میں تمہیں بہت ڈراتا۔" عروود نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"اور کاش کہ تم ایسے ہیرو ہوتے۔ جو اپنی ہیروئن کو ایک منٹ کچن میں کھڑا نہ ہونے

<https://www.classicurdumaterial.com/> دیتے۔" سارہ نے جوابی وار کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"دیکھو سارہ یہ تم ایک ناممکن بات ہے۔ سب سے پہلے پیٹ پھر پیار۔" عروود نے سنجیدگی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

اور سارہ نے عروود کو مارنے کے لیے چھری آگے کی۔ لیکن پھر یہ دیکھ کر کہ یہ اصلی

چھری ہے۔ واپس کاؤنٹر پہ پٹخ دی۔

"جاؤ تم۔ میرا بلیڈ پریشر لو نہ کرو۔" ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اپنے لیے تو اتنا کھانا بناتی ہو۔ اور میرے لیے ایک سوپ بناتے ہوئے تمہارا بلیڈ پریشر لو

ہو رہا ہے۔" اس نے سارہ کو لتاڑا۔

"آؤ۔" سارہ بولی۔

مجال ہے جو کبھی عزت کرے۔" عروود باہر جاتے ہوئے بڑبڑایا۔



فجر پڑھ کر وہ لان میں نکل آئی۔ اور واک کرنے لگی۔ عروود کا گھر بہت خوبصورت اور بڑا تھا۔ کبھی اسکا گھر بھی ایسا تھا۔ وہ گلاب کے پودے کے پاس کھڑی ہو گئی۔ اور نرمی سے

گلاب کو چھوا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"کون ہو تم۔" اپنے پیچھے کسی اجنبی آواز کو سن کر وہ ڈر گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ جیسے ہی مڑی۔ تو سامنے حسن ذویب کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔

"مم میں وہ سارہ۔" حسن کی پریسنالٹی ایسی تھی کہ وہ مرعوب ہو گئی۔

"کون سارہ؟۔ ماتھے پہ بل ڈالے حسن نے پوچھا۔

"سارہ حیدر۔ عروود کی منگیت۔" وہ جلدی سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اوہ تو تم ہو سارہ حیدر"۔ اب کی بار حسن کے ماتھے کے بل کم ہوئے۔

"جی"۔ وہ مجرموں کی طرح سر جھکا کر بولی۔

"تمہاری ماں مارتھا ہے"۔ حسن نے اگلا سوال پوچھا۔

"جی"۔ وہ ابھی بھی سر جھکائے ہوئے تھی۔

"اچھا مجھے یقین نہیں آ رہا"۔ حسن نے کہا۔ اسے سارہ اپنے خاندان کے قابل لگی تھی۔

"جی"۔ اب کی بار وہ حیرت سے بولی۔

حسن جیسے ہی اندر گیا۔ اس نے عروود کے کمرے کی طرف دوڑ لگائی۔ اور زور زور سے دروازہ
بجانے لگی۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

عروود جو گہری نیند میں تھا۔ اس اچانک افتاد پر گھبرا گیا۔ ایک منٹ تک تو اسے سمجھ نہیں
آئی کے ہوا کیا ہے۔ جب حواس تھوڑے بحال ہوئے تو چلا کر پوچھا کہ کیا ہوا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عروود میں اندر آ جاؤ"۔ سارہ نے کہا اور پھر اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہو گیا ہے۔ کیا کیوں جن دیکھ لیا"۔ وہ جمائی لیتے ہوئے بولا۔ وہ ابھی تک لیٹا ہوا تھا۔

"عروود تمہارے ڈیڈ آگئے ہیں"۔ سارہ پریشان لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تو انکا گھر ہے۔ نہ آئیں وہ۔ میں تمہیں ایسی لڑکی نہیں سمجھتا تھا جنہیں اپنے ان لاز سے مسئلہ ہوں۔" لحاف چہرے تک کرتے ہوئے وہ بولا۔

"شٹ اپ۔ ادھر میری جان پی بنی لی۔ اور تمہیں سونے کی پڑی ہے۔" لحاف اسے کے سر سے کھینچتے ہوئے وہ بولی۔

"کیا ہو گیا ہے۔ کیا ڈیڈ نے کچھ بولا ہے؟" اب کی بار وہ پریشان ہوا۔
"نہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا۔" وہ انگلیاں چٹختے ہوئے بولی۔

"تو پھر کیا مسئلہ ہے۔" عروود نے سکون کا سانس لیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم ڈفرنہ ہو تو۔ تم مجھے بتاتے کہ تمہارے ڈیڈ آرہے ہیں تو میں گھر واپس چلی

Support@classicurdumaterial.com

جاتی۔ اب وہ کیا سوچیں گے میرے بارے میں کہ میں کیسی لڑکی ہوں۔ جو شادی سے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پہلے ہی تمہارے گھر میں رہ رہی ہے۔ اور وہ شاید یہ بھی سمجھے کہ میں اور تم ایک کمرے

میں۔۔۔۔۔ وہ پریشانی سے بولی۔ اور بات ادھوری چھوڑی۔

وہ ایسا کچھ نہیں سوچیں گے۔" لحاف پرے کرتا ہوا وہ بولا۔

"تمہیں کیسے پتا۔" چپل ڈاٹے عروود کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیونکہ وہ مجھے بھی جانتے ہیں۔ اور تمہیں بھی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"مطلب۔" وہ حیرت سے بولی۔ یہ کیا بات ہوئے بھلا۔

"اپنے اس چھوٹے سے دماغ پہ زور نہ دو۔ اور جا کر حلیہ درست کرو۔" وہ اسکے بکھرے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"ہائے اللہ۔ وہ کیا سوچتے ہونگے میرے بارے میں۔ میں کیسی لڑکی ہوں۔" ایریٹی کے بل گھومتے ہوئے پیچھے گے ڈریسنگ ٹیبل پہ اپنا عکس دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ بکھرے بال۔ شکن آلود لباس۔

"ارے تم جیسی گندی مندی ہو۔ مجھے قبول ہو۔ تو ڈیڈ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔" شیشے

میں اسکا دیکھتے ہوئے اسے تسلی دینے کے ساتھ چھیرٹا بھی عروود نے ضروری سمجھا۔

"تم اگر بیمار نہ ہوتے تو ایک آدھ تمہیں لگا ہی دیتی۔" سکون کا سانس لیتے ہوئے وہ

بولی۔

"مہربانی آپکی۔" عروود عاجزی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL



ان چار سالوں میں حسن نے اپنی روش نہیں بدلی تھی۔ وہ ویسا ہی تھا۔ ہر رات نئے میں مدہوش گھر آتا۔ کبھی کس عورت کے ساتھ تو کبھی کس کے ساتھ۔

مریم کا دل دکھتا تھا۔ وہ حیدر کو سمجھانے کی بہت کوشش کرتی تھی۔ لیکن حیدر عباس نے کبھی اسکے باتوں پہ کان نہیں دھرا۔ اس نے یہ نہیں سوچا کہ چار سالہ عروود پر اسکے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مریم کو لگتا کہ حیدر عباس کی "میں" بہت بڑی ہے۔ لیکن مریم یہ نہیں جانتی تھی کہ عروود کے سامنے کی حسن کے لیے اپنی "میں" کوئی حیثیت

نہیں رکھتی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مریم نے آج پھر حسن سے بات کرنے کا سوچا۔ اور اس دفعہ اسکی وجہ عروود تھا۔ جو کل

اس سے پوچھ رہا تھا کہ وہ اور پاپا الگ الگ بیڈروم میں کیوں رہتے ہیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عروود کی اس بات نے اسے پریشان کر دیا۔ اس مسئلے کو اب حل کرنا تھا۔



وہ تینوں اس وقت ڈانگ ٹیبل پہ موجود تھے۔ اور ناشتہ کر رہے تھے۔ ناشتہ کرتے کرتے عروود نے ایک نظر ساتھ بیٹھی سارہ پہ ڈالتا۔ جو مہلت ہی تمیز دار بچی بن کے حسن ذوہیب

CLASSIC URDU MATERIAL

کے سامنے بیٹھی ہوئی۔ اور "انسانوں" والے حلیے میں تھی۔۔ عرود نے نہایت مشکل سے اپنی مسکراہٹ کنٹرول کی۔

"کیا پڑھ رہی ہو؟" حسن ذوہیب نے سارہ سے پوچھا۔

"ہمارا ایک ہی ڈیپارٹمنٹ ہے"۔ اس سے پہلے کنفیوژ ہوتی سارہ کچھ بولتی۔ عرود بول پڑا۔

سارہ نے شکر کیا۔ ورنہ اسے پتا نہیں کیوں حسن ذوہیب مہر کی طرح لگا۔

"اس کے منہ میں زبان نہیں ہے۔ یا پھر ہر کام کی یہ کام یعنی کہ اس کے بولنے کا

ٹھیکہ بھی تم نے لے رکھا ہے"۔ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے حسن نے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جی پوچھیں"۔ سارہ آہستگی سے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

جبکہ عرود کو برا لگا ڈیڈ کا اسطرح کہنا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پڑھائی کے بعد تم یقیناً حیدر کا بزنس سنبھالو گی"۔ گلاس نیچے رکھتے ہوئے حسن بولا۔

"کیوں ڈیڈ کیا آپ نے اس کی ہیلپ کرنی ہے بزنس میں۔ یا پھر آپ کو اپنا کوئی فائدہ

نظر آ رہا ہے انکل کے بزنس"۔ عرود نے تیز لہجے میں کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ نے حیرت سے گردن موڑ کے عروود کی طرف دیکھا۔ کیا کوئی ایسے بات کرتا ہے ڈیڈ سے؟

ایسے شارٹ کٹ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جن کے اندر کسی کام کے کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی۔ حسن زوہیب کے اندر اتنی اہلیت ہے کہ وہ اپنے بل بوتے پہ سب کچھ حاصل کر سکتا ہے۔" چھری کانٹے سے آملیٹ کھاتے ہوئے حسن نے کہا۔

"ابھی تو میں پڑھ رہی ہوں۔ پھر شاید سنبھالوں۔" وہ بولی۔

"ویسے سنا ہے کچھ دن پہلے مہر کو پولیس پکڑ کر لے گئی۔ اس نے کسی کو گولی ماری تھی۔ تو بچارے حیدر کا برنس تو اب بالکل ہی ڈوب گیا چیچ پیچ"۔ حسن نے پتا نہیں افسوس کیا تھا۔۔۔

”ڈیڈ آپ۔۔۔۔۔ وہ کچھ سخت کہنا چاہتا تھا۔ لیکن سارہ نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش کروادیا۔“

"ہمارا بزنس جتنا ڈوبنا تھا۔ ڈوب چکا۔ اب اسکے تیر نے کا وقت ہے۔ کیوں کہ میری پھوپھو یہاں شفٹ ہو رہی ہیں۔ اور وہ آپ کی کلاس فیلو تھیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ وہ کتنی ذہین ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"انٹر سٹنگ۔ چلو دیکھتے ہیں کہ اب کیا ہوتا ہے۔" حسن کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔ وہ ناشتا کر چکا تھا۔۔

"ڈیڈ بھی نا۔ بالکل نہیں دیکھتے کہ کیا بات کرنی ہے۔ اور کدھر کرنی ہے۔" عرود ناشتے سے ہاتھ روک کر خفگی سے بولا۔

"ہوں۔ بہر حال تم اپنے ڈیڈ سے تمیز سے بات کیا کرو۔" سارہ نے اسے سمجھایا۔
"اس سب کے باوجود بھی تم یہ کہہ رہی ہوں۔" عرود کو حیرت ہوئی سارہ کی بات پر۔

"ہاں۔ بس کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ طنز کرنے کی۔ بہر حال تم سے تو وہ پیار کرتے ہیں۔ نا تو تم بھی اچھے سے بات کیا کرو۔" سارہ نے ناشتہ شروع کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اور وہ خود سوچ رہی تھی کہ کیا مہر اب دوبارہ اسکے سامنے کھڑی ہے؟۔



"مجھے اب چلنا چاہیے۔" وہ اور عرود لان میں واک کر رہے تھے۔ جب سارہ بولی۔

"کیوں؟" عرود نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہارے ڈیڈ واپس آگئے ہیں۔ ایسے پھر اچھا نہیں لگتا۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں سوچ رہا ہوں۔ کہ کل آنٹی سے ملتا ہوں۔ اور پھر ڈیڈ اور آنٹی مل کہ شادی کی ڈیٹ رکھ دیں۔" عروود نے کہا۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔ کس کی شادی؟" سارہ نے اسکے سامنے رکے ہوئے حیرت سے کہا۔

"میری اور تمہاری۔ اور کیا میری اور سلینا کی۔" عروود کو اس کے جواب پہ حیرت ہوئی۔

"شٹ اپ سلینا کے بارے میں سوچا بھی نازندہ نہیں چھوڑو گی۔" سارہ نے دھمکی دی۔

"اکتنا پیار کرتی ہے نا مجھ سے سارہ حیدر۔" عروود نے سیٹی بجاتے ہوئے کہا۔

"فری نہ ہو۔ اور ہمارے درمیان صرف یہ طے ہوا تھا کہ صرف نکاح ہوگا۔ یہ رخصتی کہاں

سے آگئی بیچ میں۔" وہ دوبارہ سے چلنے لگے۔

"تم یہاں صرف چار دن سے ہو۔ اور ایسا لگتا ہے کہ تم ہمیشہ سے یہیں ہو۔ اور اب تم

نے جب جانے کی بات کی ہے۔ تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ گھر خالی ہو جائے گا۔" عروود

نے محبت بھرے لہجے میں اپنا دل کا حال کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کوئی بات نہیں۔ کچھ دنوں تک تمہیں سب نارمل گے گا۔ میں ابھی شادی نہیں کر سکتی۔" وہ سنجیدہ لہجے میں بولی۔

"لیکن کیوں سارہ۔ بلیو می میں تمہاری پڑھائی میں بالکل رکاوٹ نہیں بنو گا۔" عروود نے اس کے خدشات زائل کرنا چاہے۔

"نہیں عروود۔ مہر ماما والے واقعے کے بعد میں پڑھائی کے ساتھ ڈیڈ کا بزنس دیکھنے کا سوچ رہی ہوں۔" وہ ابھی بھی سنجیدہ تھی۔

"لیکن وہ تو تمہاری پھوپھو دیکھے گی نا۔ اور میں ان سب میں تمہاری ہیلپ کر دوں گا۔" عروود

نے کہا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"میں نے تمہیں بتایا تھا نا کچھ پھوپھو کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی ہے تو عدت

مکمل ہونے تک تو وہ بزنس نہیں سنبھال سکتی۔ اور پھر میں خود بھی کچھ عرصہ سنبھالنا

چاہتی ہوں۔ کیونکہ یہ ڈیڈ کی بھی خواہش تھی۔" وہ بولی۔

"تو کیا ہو گیا۔ تم شادی کے بعد دیکھ سکتی ہو بزنس۔ میں تمہیں منع نہیں کروں گا۔" وہ

سارہ کو ہر حال میں منانا چاہتا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں عروود میں گھر اور آفس ایک ساتھ مینج نہیں کر سکتی۔ میں چاہتی ہوں کہ شادی کے بعد میں صرف گھر کو ہی سنبھالوں۔ اور پلیز تم مجھے مجبور نہیں کرو۔" وہ سامنے گے درختوں کی قطار پہ نظر جمائے ہوئے۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ پر نکاح کریں گے۔ اور رخصتی جب تم کہو۔ پلیز اب یہ بات تم مانو گی میری۔" ایک دم۔ رکھے ہوئے وہ بولا۔

ٹھیک ہے۔ لیکن اپنا وعدہ یاد ہے نا۔" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔
"یاد ہے۔" عروود نے منہ بنایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
وہ دونوں پھر چلنے لگے۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
مہر کو انٹر کام پہ ملازمہ نے بتایا کہ مارتھا آئی ہے۔ اسکی پیشانی پہ بل پڑے۔

پہلے ہی وہ جاکر بھی انکی زندگیوں سے نہیں گئی تھی۔ شادی کے شروع شروع میں اس نے دل پہ پتھر رکھ کر سارہ کو سنبھالا۔ کیونکہ حیدر کو بھی قابو کرنا تھا۔ پھر جب وہ خود پریگنٹ ہوئی تو اس نے سارہ کو اسکی دادی کے حوالے کر دیا۔ اور دادی نے ملازمہ کے۔ دادی کیوں پائے لگی اس مارتھا کی بیٹی کو۔ حیدر کے سامنے وہ سارہ کو خوب پیار

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 284 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

کرتی۔ اور اکیلے میں اسے بہت ڈراتی۔ ڈر کے مارے سارہ نے کبھی باپ کو حقیقت نہیں بتائی۔ پھر اسے اپنی پیاری پیاری دو جڑواں بہنیں بھی پسند تھیں۔ مہر ماما کی شکایت لگانے کی صورت وہ ان سے کھلینے سے محروم ہو جاتی۔ اور سارہ کی دادی کو بھی مہر دیوار سے لگا چکی تھی۔ کیونکہ حیدر ماں کی بہت سنتا تھا اب۔ تب اسکی دادای کو غلطی کا احساس ہوا۔ لیکن وہ پھر کچھ کر نہ سکیں۔ اور بیماری کے باعث مر گئیں۔

یوں اب گھر پہ مہر کی حکمرانی تھی۔ اور حیدر کے دل پہ ابھی بھی مارتھا حکمرانی تھی۔ لیکن حیدر نے اپنے اور مہرے رشتے کو بہت خوبصورتی سے نبھانے کی کوشش کی تھی۔

حیدر کو بھی مارتھا کے آنے کی اطلاع مل گئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ آج نہیں تو کل وہ

سارہ سے ملنے۔ Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ میں اسے روکے جاری ہوں۔ ایسے ہی سارہ کے دماغ پہ برا اثر پڑے گا۔" اندر داخل

ہوتی مہر نے کہا۔

"ملنے دو"۔ حیدر نے گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا"۔ مہر کا موڈ خراب ہو گیا۔ اس نے سوچھا مارتھا کو روک دے۔ لیکن پھر اسکے ذہن میں یہ خیال آیا۔ کہ کیا پتا مارتھا سارہ کو لے جائے۔ یہ سوچ کر اس نے ملنے کی اجازت دے دی



عروود آج ایک ہفتے بعد یونیورسٹی آیا تھا۔ وہ دیر سے آیا تھا۔ تو سارہ کو ملنے کے لیے اس نے کینیڈین میں بلایا۔ تھا۔ اب وہ سارہ کا ویٹ کر رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "تم یونیورسٹی کیوں آئے؟" سارہ نے اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com "کوئی اتنا بڑا زخم نہیں ہے۔ اور اب میں ٹھیک بھی ہوں۔ فکر نہیں کرو"۔ عروود نے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنا خیال نہیں رکھتے نا تم"۔ سارہ خفگی سے بولی۔

"تم جو ہو"۔ عروود بولا۔

"ڈائلاگ تھوڑے مارو۔ تمہارے ڈیڈ نے پھر کچھ کہا"۔ سارہ نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ڈیڈ کہہ رہے تھے کہ پورے انگلینڈ میں تمہیں یہ ہی ایک بیوقوف لڑکی ملی تھی"۔ عرود
سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"پھر"۔ سارہ کا رنگ فق ہوا۔

"پھر میں نے کہا کہ ڈیڈ اب محبت تو کسی سے بھی ہو جاتی ہے"۔ عرود کی سنجیدگی عروج
پر تھی۔

"اب کیا ہوگا"۔ وہ پریشانی سے بولی۔

"کیا ہونا ہے۔ اب ڈیڈ پھر میری خاطر تمہیں مجبوراً بھو بنا ہی لیں گے۔ اور ڈیڈ کی جو رائے

<https://www.classicurdumaterial.com/>
قائم ہوئی ہے نا تمہارے بارے میں اس میں بھی تمہارا ہی قصور ہے"۔ عرود نے اگلی بات
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"مطلب"۔ سارہ رونے والی ہوئی۔

"مطلب تم اگر پہلے ہی ٹھیک حلیے میں آتی تو ڈیڈ پھر ایسا نہیں سوچتے۔ تم نے سنا نہیں

کہ "فرسٹ امپریشن ہی لاسٹ ہوتا ہے"۔ بہ مشکل ہنسی ضبط کرتے ہوئے عرود بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تو مجھے کیا پتا تھا کہ انکل نے آنا ہے۔ ورنہ میں تیار ہوتی۔ اب کیا ہوگا۔" وہ روہانسی ہوئی۔

"یہ تم نے ہر انسان کے لیے تیار ہو جانا ہے۔ نہیں ہونا تو میرے لیے نہیں ہونا۔" عرود نے منہ بنایا۔

"مطلب۔" سارہ جو رونے کی تیاریوں میں تھیں۔ حیرت سے بولی۔

"مطلب یہ کہ مزاق کر رہا تھا۔ اور تم ڈیڈ کو پسند آئی ہو۔ اور تمہیں بس میرے لیے ہی

تیار ہونے میں مسئلہ ہے۔" عرود نے منہ بنایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
سارہ نے بڑی مشکل سے اپنے پاؤں کو کنٹرول کیا۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم ہمیشہ یہ ہی کہتے ہو کہ میں تمہارے لیے تیار نہیں ہوتی۔ میں تمہیں آج کچھ کہنا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
چاہتی ہوں۔" سارہ سنجیدہ لہجے میں بولی۔

"لولو۔" عرود ہمہ تن گوش ہوا۔

دیکھو۔ مجھے پسند نہیں کہ میں تیار رہوں۔ اور تمہیں پسند ہے۔ اور مجھے یہ بھی نہیں پسند کہ

بغیر شادی کے میں تمہارے لیے تیار ہوں۔ تمہاری یہ پسند میں شادی کے بعد پوری کر دوں

CLASSIC URDU MATERIAL

گی۔ کیونکہ میں ایسی لڑکی ہو جو وہ سب شادی کے بعد کرنے کو اچھا سمجھتی ہے۔ جو واقعی ہی شادی کے بعد اچھا لگتا ہے۔" سارہ نے سنجیدہ انداز میں اپنا نقطہ نظر سمجھایا۔

"اس پوری تقریر میں قابل غور بات تمہارا بار بار شادی کا کہنا تھا۔ کیا سمجھو میں اسکو۔" دونوں بھٹیوں اٹھا کر اس نے سارہ سے پوچھا۔ انداز چھیڑنے والا تھا۔ سارہ کے جواب نے اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا۔ کتنی خالص لڑکی تھی نا اس کے نصیب میں۔

"عروود اگر یہ کینٹین نہ ہوتی۔ تو نہایت ہی اچھے سے جواب دیتی میں تمہیں۔" دانت پیستے ہوئے سارہ نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "مچاری سارہ۔" عروود نے افسوس کیا۔

Support@classicurdumaterial.com 🍁🍁🍁

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "آج سنڈے تھا۔ وہ سو رہی تھی کہ اچانک زور سے دروازہ بجا۔ وہ گھبرا گئی۔

"کون ہے؟" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"جی میم مجھے عروود سر نے بھیجا ہے۔" باہر سے کسی لڑکی کی آواز آئی۔

اس نے جھٹ سے دروازہ کہ کسی لڑکی کو کیوں بھیجا عروود نے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سامنے عروود کی ایک ملازمہ کھڑی تھی۔ چار دنوں میں وہ حسن مینشن کی ہر ایک انسان اور چیز سے واقف ہو چکی تھی۔

خیریت۔ وہ حیران ہوئی۔

"جی وہ سر نے بولا کہ آپکا فلیٹ صاف کر دوں۔" ملازمہ بولی۔

میں کر لوں گی۔ وہ تو پاگل ہے۔" اس نے منع کیا۔ عروود بھی نا۔

"سر نے کہا ہے کہ آپ کی بات نہیں ماننی اور کام کرنا ہے۔ اور سر نے یہ بھی کہا

کہ اگر آپ نے منع کیا۔ تو وہ ویک اینڈ کے بجائے مجھے روز ہی کام کے لیے بھیجے گے۔ اور

آپ انہیں روک نہیں سکتی۔" ملازمہ نے عروود کا پیغام دیا۔

سارہ نے سے سر جھٹکتے ہوئے عروود کا نمبر ملایا۔ مگر عروود نے جواب نہیں دیا۔

"پاگل۔" سارہ برڑائی۔ اسے پتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر جواب نہیں دے رہا۔

اس نے ملازمہ کو کام کا بتایا۔ اور خود لحاف اوڑھ کر لیٹ گئی۔

کام ختم کرنے کے بعد ملازمہ نے اسے اٹھایا۔ اور کہا وہ نا صرف کام ختم کر چکی

ہے۔ بلکہ ناشتا بھی بنا چکی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ اتنا ناشتہ کیوں"۔ ٹیبل پہ مختلف قسم کے کھانے پڑے تھے۔ اور مقدار بھی زیادہ تھی۔

"وہ عروود سر نے بھی آنا ہے"۔ ملازمہ نے کہا۔

"اچھا"۔ وہ کہہ کر واش روم میں چلی گئی۔

ملازمہ نے ایک نظر واش روم کے بند دروازے پہ ڈالی۔ اور ڈیسنگ روم میں چھپایا ایک شاپر لے کر چپکے سے نکل گئی۔

سارہ جب باہر آئی تو ملازمہ نہیں تھی۔ کندھے اچکا کر اس نے دوبارہ عروود کو فون

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ملایا۔ لیکن تب ہی عروود دروازے پہ آن کھڑا ہوا۔

Support@classicurdumaterial.com

"آؤ ناشتہ کرو۔ ویلے بھی یہ تمہارا ہی گھر ہے"۔ سارہ نے طنز کیا۔ اسے نہیں اچھا لگا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ملازمہ کا آنا۔

"پتا ہے۔ بتانے کی ضرورت تھی"۔ عروود ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"تمہاری پٹی تو اتر گئی۔ اب زخم کیسا ہے"۔ عروود نے آج ہاف سلیو ڈالی تھی۔ تو سارہ کو

اسکا زخم نظر آیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں کافی بہتر ہے اب۔ آؤ اپنا ہی گھر سمجھو اور ناشتہ کرو۔" عروود نے کرسی دھکیلتے ہوئے اسی کے انداز میں کہا۔

"تھینکس"۔ وہ کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"تھینکس کیسا؟۔ یہ میں نے اپنے لیے نکالی ہے۔ اوہ کہیں تم نے یہ تو نہیں سمجھا کہ تمہارے لیے۔۔۔ حیرت سے آنکھیں پوری کی پوری کھولے ہوئے عروود بولا۔

"دفع ہو بدتمیز انسان"۔ سارہ خفگی سے بولی۔

"مزاق کر رہا ہوں۔ بیٹھو"۔ اسے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"سارہ تمہارا بلیڈ پریشر تو آج بہت لو ہو رہا ہوگا"۔ عروود نے ناشتہ شروع کرتے ہوئے کہا۔
Support@classicurdumaterial.com

"کیوں"۔ سارہ نے حیرت سے پوچھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہارا آج اتنا خرچہ جو ہو گیا"۔ ٹیبل پہ پڑے کھانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عروود نے

کہا۔

"نہیں کیوں کہ جائیداد جاتے جاتے مجھے پھر مل گئی۔ تو میں نے سوچا کہ اس خوشی

میں دل بڑا کر لو"۔ سارہ نے فوراً جواب دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ویسے میں ایک بات سوچتا ہوں۔" عرود نے ناشتے سے ہاتھ روک کر کہا۔

"کیا۔" سارہ نے پوچھا۔

"کہ ہمارے ناچار بچے ہو۔ دو تمہاری طرح کنجوس اور تو میری طرح بڑے دل والے۔ تو پھر انکی آپس میں لڑائی نہیں ہوگی۔ کیونکہ بڑے دل والے کنجوسوں کا خیال رکھیں گے۔" ناشتہ دوبارہ شروع کرتے ہوئے عرود نے کہا۔ انداز انتہائی نارمل تھا۔ اور سارہ کا تو منہ ہی کھل گیا۔

"نکلو۔" وہ زور سے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا ہوا۔" عرود نے سر اٹھاتے ہوئے حیران لہجے میں کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم ابھی کے ابھی نکلو۔ شرم نہیں آتی تمہیں ایسی باتیں کرتے ہوئے۔ میں نے منع کیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تھانا۔" وہ سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

عرود کو سمجھ نہیں آئی کہ اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہوا یا غصے سے۔

"میں نہیں جا رہا۔ نکال سکتی ہو تو نکال دوں۔" عرود نے ڈھٹائی سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہیل والے جوتے یاد ہیں نا۔ اگر آئندہ ایسی بات کی تو ان سے تواضع کرو گی۔" سارہ نے دھمکی دی۔

"وہ بھی کبھی موجود تھے۔" عروود نے اطمینان سے جواب دیا۔

"مطلب۔" سارہ نے پوچھا۔

"ابھی جو ملازمہ آئی تھی نا۔ اس نے گھر کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری الماری سے اُس "خطرناک ہتھیار" کو بھی صاف کر دیا۔" عروود نے جوتوں کی طرف اشارہ کیا۔

"تم نے اس لیے ہی بھیجا تھا اسکو۔ اووف میں کتنی معصوم۔" سارہ نے تو باقاعدہ سر

<https://www.classicurdumaterial.com/>
تھام لیا۔ عروود کی اس چالاکی پر۔

Support@classicurdumaterial.com

"خیر یہ معصوم والی بات تو سراسر جھوٹ ہے۔" عروود نے جلتی پہ تیل پھینکا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"خبردار جواب تم کچھ بولے۔ ورنہ مجھے تشدد کے اور طریقے بھی پتا ہیں۔" سارہ نے انگلی

اٹھا کر وارن کیا۔

ناشتہ۔" عروود نے اشارے سے ناشتے کرنے کا کہا۔ اور خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL



"حسن مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" آج پھر چار سالوں بعد وہ آمنے سامنے تھے۔ وہی سڈی تھی۔ لیکن اب وقت وہ نہیں تھا۔

"تمہیں کیا کام پڑ گیا مجھ سے۔" اُس نے طنز کیا۔ مریم اور اسکے تعلقات پچھلے چار سال میں دوسروں کے سامنے بات چیت تک ہی محدود تھے۔ اور اب پتا نہیں کیسے اس سرکش عورت کو جھکنے کا خیال آگیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میرا خیال ہے کہ جو جھگڑا چار سال پہلے شروع ہوا تھا۔ اب اسے ختم کر دیتے۔"
Support@classicurdumaterial.com
ہیں۔" اس نے مناسب الفاظ کا چناؤ کیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"کیوں یہ کیسے خیال آیا آج تمہیں لگتا ہے تم میرے بغیر نہیں رہ سکتی۔" حسن نے چار

سال پہلے مریم کا کہا گیا جملہ دہرایا۔ لیکن وہ خوش ہوا کہ اسکی انا کا پرچم سر بلند رہا۔ اور سرنگوں مریم ہوئی تھی۔

"ایسی بات نہیں میں یہ سب عرود کی وجہ سے کہہ رہی ہوں۔" حیدر کے الفاظوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"عروود کا تو صرف بہانا ہے۔ صاف کہو۔ میرے بغیر نہیں رہ سکتی۔" مریم کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولا۔ انداز تمسخرانہ تھا۔

اسکی بات کا مفہوم اور اسکا انداز دیکھ کر مریم کا دماغ گھوم گیا۔
"ایسا کچھ نہیں جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔" کندھے سے اسکا ہاتھ ہٹاتے وہ وہ درشتگی سے بولی۔

"ریتلی۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔ آخر اس عورت نے ہار مان لی۔ اور اپنا چیلنج پورا نہ کر سکی۔ چیلنج ہی تو تھا۔ یہ سب حسن کی نظر میں۔ کوئی اور اگر یہ کرتا تو وہ اسکو زندہ نہ

چھوڑتا۔ پر مریم کے معاملے میں وہ پتہ نہیں کیوں کچھ باتیں برداشت کر لیتا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"حسن میں آپ سے یہ کہنے آئی ہوں کہ کل عروود مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ میں اور آپ

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

الگ الگ بیڈروم میں کیوں رہتے ہیں۔ اس کے ذہن پہ کوئی برا اثر نہ پڑے۔ اس لیے

اب ہمیں اپنے فیصلے پر ایک دفعہ پھر سوچنا چاہیے۔" ایک ایک لفظ وہ چبا کر بولی۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے ایک روم میں شفٹ ہو جاتے ہیں۔ تم ڈریسنگ روم میں سو جانا۔" وہ

بے نیازی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ٹھیک ہے۔" مریم نے جواب دیا۔ وہ خود بھی یہ ہی چاہتی تھی۔

دوسری طرف حیدر کی پیشانی پہ بل پڑے۔ اسے لگا کہ۔ مریم اسکی ہنسی کریں گی۔ اسکے ساتھ کے لے۔ لیکن مریم۔۔۔۔۔

یو۔۔۔ اس نے زیر لب گالی دی۔



وہ ابھی بونیورسٹی سے واپس آئی تھی۔ ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔

"کون؟" اس نے بیٹھے بیٹھے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں مارتھا۔" باہر سے مارتھا کی آواز آئی۔

Support@classicurdumaterial.com

اس نے فوراً اٹھ کے دروازہ کھولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اما۔" مارتھا کے گلے لگتے ہوئے وہ بولی۔

کیسی ہے میری بیٹی۔ اسکی پشت کو سہلاتے ہوئے مارتھا نے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ اندر آئیں۔" اما سے الگ ہوتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے آج اتنے سالوں بعد تمہارے چہرے پہ ایک حقیقی خوشی نظر آئی۔ اور یہ محبت کی خوشی ہے۔" مارتھا نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس وقت یہ خوشی آپ کو دیکھنے کی ہے۔ آج آپ کو دو سال بعد دیکھا میں نے۔" اس نے مارتھا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک ہونا۔ کافی کمزور لگ رہی ہو۔" مارتھا فکر مندی سے بولی۔ وہی ماؤں کا مخصوص فکر مندی والا جملہ۔

"اے نہیں امی میں بہت کھاتی ہوں۔ آپ تو ماں ہیں نا۔ تو آپ کو ایسا لگا۔ آپ کو ڈیوڈ

انکل نے آنے دیا۔" وہ آخری بات پریشان لہجے میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"ڈیوڈ شہر سے باہر تھا۔ تو میں آئی۔" مارتھا بولی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"لیکن آپ جانتی ہیں کہ وہ کتنے خطرناک لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ آپ کو کوئی

نقصان نہ پہنچائیں۔" اسے ماں کی فکر ہوئی۔

"نہیں کہتا کچھ۔ و سے بھی بچا رہ آج کل تقدیر کا تمھڑا کھا کر بیٹھا ہے۔" مارتھا نے تلخی

سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مطلب"۔ سارہ کو سمجھ نہیں آیا۔

"مطلب یہ کہ تمہیں میرے ساتھ مسلمان ہونے کی وجہ سے رہنے کی اجازت نہیں دی۔ اور سختی کرتا رہا۔ لیکن اب جب جوزف مسلمان ہو گیا۔ تو پھر کچھ نہ کر سکا۔ اپنی جیسی سوچ کے حامل لوگوں سے نظریں چراتا پھر رہا تھا۔" مارتھا کے لہجے میں ڈیوڈ کے لیے ناپسندیدگی تھی۔

"ہاں بتایا تھا مجھے عبداللہ (جوزف) نے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اور وہ یہ بھی بتا رہا تھا کہ تم اسے بہت سپورٹ کر رہی ہو۔" مارتھا بھی مسکرائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"بھائی ہے میرا۔ اور آپ بات کرتی ہیں عبداللہ سے۔" سارہ نے حیرت سے کہا۔ ڈیوڈ نے اس بات پہ سختی نہیں کی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ڈیوڈ نے منع نہیں کیا۔ کیونکہ اسے بھی یہ احساس ہو گیا ہے کہ اولاد کے بغیر رہنا کتنا

تکلیف دہ ہیں۔" مارتھا کا لہجہ پھر تلخ ہوا۔

"اچھا خیر۔ عروود کو بلاؤ۔ میں اس سے بھی مل لو۔" مارتھا دوبارہ بولی۔

"جی کال کرتی ہوں۔" اس نے کہا۔ اور موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سارہ حیدر کو میرے بغیر بالکل سکون نہیں نا۔ تب ہی تو ابھی کچھ دیر پہلے یونیورسٹی میں لے۔ اور اب پھر تمہیں میری یاد آگئی۔" - عرود نے شوخ لہجے میں کہا۔

"ماما آئی ہیں میرے پاس۔ تم سے ملنا چاہتی ہیں۔" - مارتھا کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔ اب کیا کہتی وہ ماں کے سامنے عرود کو۔

"کیا؟۔ میں کونلے کپڑے پہنو۔ کیسے تیار ہو۔ پہلے بتاتی تو فیشل وغیرہ کر والیتا۔ اب اتنی جلدی میں کیا ہوگیا۔ شاپنگ بھی نہیں کی۔ تم بھی کمال کرتی ہو سارہ حیدر۔" - عرود کے تو اپنے دکھڑے شروع ہو گئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "جلدی آؤ۔ ماما کو پھر جانا بھی ہے۔" - اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

Support@classicurdumaterial.com دوسری طرف عرود واڈوب کی طرف بھاگا۔ آخر کپڑے بھی تو سلیکٹ کرنے تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> 🍁🍁🍁

"میں ٹھیک لگ رہا ہوں نا۔" - اس نے موبائل کے فرنٹ کیمرے میں اپنا آپ دیکھتے ہوئے پاس کھڑے سمیع سے پوچھا۔

"سر آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں۔" - سمیع نے کوئی دسویں دفعہ اسے یقین دلایا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بڑی مشکل سے اس نے ڈریس سلیکٹ کیا۔ اور پھر بہت دل لگا کر وہ تیار ہوا تھا۔

اچھا کہتے ہوئے اس نے دروازہ بجایا۔ وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔

سارہ نے دروازہ کھولا اور حیرت سے عروود کو دیکھا۔ اسلیے نہیں کہ پرپوز والے دن کی طرح تیار ہو کر آیا تھا۔ بلکہ اسلیے کہ اس نے نہایت تمیز دار نچوں کی طرح آرام سے دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے؟" سارہ نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"ٹھیک لگ رہا ہوں نا"۔ ہ ٹائی کو سیٹ کرتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اب جیسے ہو۔ گزارا تو کرنا ہے"۔ سائیڈ پہ ہو کر اسے راستہ دیتے ہوئے سارہ نے اس

Support@classicurdumaterial.com

دن والی بات پہ جواب لوٹایا۔ جب عروود نے کہا تھا کہ وہ اسے گندی مندی بھی قبول ہے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیسی ہیں آپ آنٹی"۔ وہ سارہ کو نظر انداز کر مارتھا کی طرف بڑھا۔

"میں بالکل ٹھیک - تم کیسے ہو"۔ مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بالکل فٹ بیٹھیں نا"۔ کھڑی ہوئی کو عروود نے بیٹھی کا اشارہ کیا

CLASSIC URDU MATERIAL

"سارہ کوئی جوس وغیرہ لے آؤ عرود کے لیے"۔ جب وہ نیچے بیٹھ چکے تو مارتھا نے سارہ سے کہا۔

"پی کے آیا ہے"۔ سارہ بولی۔

"اٹھو"۔ مارتھا نے ماں والی گھوری دیکھائی۔ سارہ کو مجبوراً اٹھنا پڑا۔

"پہلے بہت تمیز دار تھی۔ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے اسکو"۔ مارتھا نے سارہ کی صفائی دینی چاہی۔

"آئی یہ ہمیشہ سے ایسی ہی ہے۔ آپ اس کے اس روپ سے واقف نہیں ہیں۔ میری

<https://www.classicurdumaterial.com/>
عزت تو بالکل نہیں کرتی۔ اور مجھے مارتی بھی ہے"۔ عرود نے اپنی شکایتیں لسٹ کھولی۔ موقع جو مل گیا اسے۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"سارہ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی"۔ مارتھا نے حیرت سے جوس لاتی سارہ کو دیکھ کر کہا۔

"اما اسکی شکل پہ مت جائیں۔ شکل سے یہ معصوم لگتا ہوگا۔ پھر ہے نہیں"۔ جوس کا

گلاس عرود کے سامنے موجود ٹیبل پہ تقریباً پٹختے ہوئے وہ بولی۔ بدتمیز نہ ہو تو۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"دیکھ رہی ہیں آپ-آپ کے سامنے ایسے بول رہی ہے۔ اور اکیلے میں مجھ معصوم کو کیا کیا کہتی ہو گی"۔ عروود نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"سارہ بری بات ہے۔ دوسروں کے سامنے ایسا نہیں کرتے۔ اکیلے میں بے شک کر لو"۔ مارتھا نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ عروود کی شرارات ہے۔

"آئی آپ نے اتنی جلدی پارٹی بدل لی"۔ عروود نے خفگی سے کہا۔

"اب ہر کوئی میری طرح معصوم تو ہوتا نہیں کہ تمہارے چنگل میں پھنس جائے"۔ سارہ نے جوابی وار کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کون معصوم؟ کہاں کی معصوم"۔ عروود نے حیرت سے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com
"میں سارہ حیدر معصوم"۔ سارہ نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"سیریشلی"۔ عروود نے کہا

مارتھا سارہ اور اس طرح ہنستے کھیلتے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ فاشلی سارہ نے زندگی کے رنگوں کو دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہوں نا ماما"۔ سارہ نے اسکا بازو ہلاتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہوں۔ کیا بات کر رہے تھے تم لوگ"۔ مارتھا اپنے خیالات سے چونکی۔

"کیا ہوا آنٹی سب ٹھیک ہے"۔ عروود فکر مندی سے بولا۔ سارہ بھی پریشان ہو گئی۔

"ارے کچھ نہیں۔ میں تم دونوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ عروود تم بہت اچھے ہو۔ تم مجھے بالکل حیر کی طرح گے۔ جیسے عبداللہ بتاتا ہے کہ سارہ یہ یہ کہتی ہے عروود کے بارے۔ وہ خود بھی بتاتا ہے کہ تم اتنے اچھے ہو۔ اور تم سے مل کہ مجھے احساس ہوا کہ سارہ واقعی اپنی زندگی میں بہت خوش اور مطمئن رہے گی"۔ عروود کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے مارتھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ جس قدر مجھ سے ہوا۔ میں سارہ کو ہر خوشی دینے کی

کوشش کرو گا"۔ عروود مسکراتے ہوئے بولا۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> مجھے یقین ہے تم پہ۔ لیکن سارہ بہت جلد بے اعتمادی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اگر کبھی

ایسا ہو تو تم پلیز سارہ سے بدگمان نہیں ہونا۔ وہ سیکھے گی اعتماد۔ پر آہستہ آہستہ"۔ مارتھا نے کہا۔

"میں پوری کوشش کرو گا کہ اس کی نوبت ہی نہ آئے"۔ عروود نے یقین دلایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پھر مارتھا عرود سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھنے لگی۔

سارہ مسکراتے ہوئے دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ یہ منظر کتنا پیارا اور مکمل ہے۔ اور عرود کا ملنا اسکے لیے اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔

وہ عرود سے اب کبھی بدگمان نہیں ہوگی۔

کاش کہ ایسا ہوتا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیسی ہو سارہ"۔ چار سالہ سارہ کے گلے لگتے ہوئے مارتھا نے کہا۔ وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی تھی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"فائن۔ آپ میری ریشل ماما ہیں"۔ پانچ سالہ سارہ نے حیرت سے آنکھ پھیلاتے ہوئے

کہا۔

"ہاں۔ ماما ہوں تمہاری۔ تم خوش ہو نا"۔ سارہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں۔ مہر ماما مجھے بہت ڈراتی ہیں۔ آپ مجھے لے جائیں اپنے ساتھ۔" ماں کو سامنے پا کر اس نے سچ بول دیا۔

"کیوں ڈراتی ہے۔ حیدر تمہارا خیال نہیں کرتا۔" مارتھا کا دل ڈوبا۔ کیا اسکی بیوفائی کی سزا حیدر سارہ کو دے رہا تھا۔

"نہیں پاپا کو نہیں پتا۔ آپ مجھے لے جائیں۔" سارہ ابھی ابھی بضد تھی۔
"چلو آؤ۔ میں حیدر سے بات کرتی ہوں۔" آنسو صاف کرتی ہوئی وہ اٹھی اور سارہ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکلی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
ہوئے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"مجھے حیدر سے بات کرنی ہے۔" مارتھا جواباً بولی۔

"کس حیثیت سے۔" مہر نے ابرو اچکا کے پوچھا۔

"اُسکی بیٹی کی ماں ہونے کی حیثیت سے۔" مضبوط لہجے میں وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہیں کیا لگتا ہے تم پھر اسے حاصل کر لو گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔" مارتھا کی بات نے مہر کے تن بدن میں آگ لگا دی۔ وہ کیا جتنا چاہتی تھی اسکو۔

"مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی۔ حیدر کہاں ہیں۔" ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے وہ بولی۔ اسے حیدر نظر نہیں آ رہا تھا۔

"حیدر گھر پہ نہیں ہے۔" مہر ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔

"میں تمہارے ڈیڈ سے بات کرو گی۔ اور تمہیں یہاں سے لے جاؤ گی۔ اور میری بیٹی کے ساتھ جو تم کر رہی ہو۔ حیدر کو بتاتی ہوں میں۔ تم تو خود دو بیٹیوں کی ماں ہو۔ تم کیسے ایسا

کر سکتی ہو؟" پہلے سارہ سے اور پھر مہر سے اس نے کہا۔ مہر کے لیے اس کے لہجے میں غم و غصہ تھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

"جھوٹ بول رہی ہے سارہ۔ میں نے اس میں اور اپنی بیٹیوں میں کبھی فرق نہیں

کیا" ایک غصیلی نظر سارہ پہ ڈالنے کے بعد مہر نے مارتھا سے کہا۔

سارہ سہم کر مارتھا کے پیچھے چھپ گئی۔

"مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔" مارتھا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے سارہ نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کے ڈیڈ سے بات کر کے میں آپ کو لے جاؤ گی۔ یہ اب کچھ نہیں کہے گی تمہیں"۔ سارہ کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے وہ بولی۔

حیدر کی اجازت کے بغیر وہ سارہ کو نہیں لے جانا چاہتی تھی۔ اور جہاں تک بات تھی مہر کے سارہ کے ساتھ رویے کی۔ تو اُسے لگا کہ مہر میں اتنی شرم تو باقی ہوگی کہ اب سارہ کو کچھ نہ کہے۔ پر اسے نہیں پتا تھا کہ وہ مہر ہے۔

دل پہ پھتر رکھ کے وہ سارہ کے پاس سے رخصت ہوئی۔ ابھی اسے ڈیوڈ کو بھی تو منانا تھا کہ وہ سارہ کو اس کے ساتھ رہنے دیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے حیدر"۔ چار سال بعد آج اسکی نگلیوں نے وہ ہی نمبر ملایا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>۔

"بولو"۔ مارتھا کی آواز سن کر اپنے دل کی دھڑکن کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ بولا۔

"میں سارہ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہوں"۔ مارتھا اصل مدعے پہ آئی۔

"یہ ناممکن ہے"۔ وہ جانتا تھا کہ وہ یہ ہی بات کرے گی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیوں نا ممکن ہے حیدر۔ میری بیٹی ہے وہ۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ وہ عیسائی ہو تو میں اس کی اسلامی تربیت کا بندوبست کر لو گی۔ لیکن میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں۔" مارتھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مارتھا وہ میری بیٹی ہے۔ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔ تم رہ سکتی ہو اسکے بغیر۔ میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا۔" حیدر نے صاف گوئی سے کہا۔

"طعنہ مت دو۔ میں تو تب جیسی تھی۔ میں نے یہ ہی کرنا تھا۔ اور تم کہتے ہو کہ تم اس سے پیار کرتے ہو۔ یہ کیسا پیار ہے۔ تمہارے سامنے اسکے ساتھ برا سلوک ہو رہا ہے۔ اور

تمہیں کچھ خبر ہی نہیں۔" وہ پھٹ پڑی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہاری بیوی سارہ کے ساتھ بہت برا سلوک کرتی ہے۔ اور اس نے سارہ کو اتنا ڈرا رکھا ہے۔ کہ وہ تم سے کچھ کہہ نہیں پاتی۔" مارتھا کی بات نے اسے چکرا کر رکھ دیا۔ کتنا غافل باپ ہے وہ۔

"میں پتا کرتا ہو حقیقت۔ لیکن پھر بھی سارہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔" اس نے دو ٹوک

انداز میں کہا۔ اور مارتھا کا جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف مارتھا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ ڈیوڈ نے اس سے کہا تھا کہ سارہ صرف اس صورت میں انکے ساتھ رہ سکتی ہے۔ اگر وہ انکا مذہب اپنالے۔ اور حیدر یہ کبھی نہیں ہونے دیتا۔ اور سارہ اگر ان کے ساتھ رہتی بھی تو بھی ڈیوڈ کے ہوتے ہوئے وہ اس پہ توجہ نہ دے سکتی۔ کیونکہ اپنی اولاد کے معاملے میں ڈیوڈ بہت سخت تھا۔ اس نے یہ سب حیدر سے اس لیے کہا تاکہ وہ سارہ کا خیال رکھے۔ سارہ خوش رہے یہ مارتھا کے لیے کافی تھا۔ لگے پانچ منٹ میں سارہ اور مہر حیدر کے سامنے تھیں۔ مہر کو نظر انداز کر کے اسنے سارہ سے نرمی سے پوچھا۔

"نہیں ڈیڈ۔ مہر ماما تو بہت اچھی ہیں۔ میرا بہت خیال رکھتی ہیں۔ مارتھا ماما نے جھوٹ بولا ہے۔" سارہ نے رٹا رٹایا جواب دیا۔ مہر ماما نے بولا تھا کہ اگر اس نے ڈیڈ سے کچھ کہا تو وہ مارتھا ماما کو مار دیں گی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ کو اس جھوٹی مارتھا پہ یقین ہے۔ مجھ پہ نہیں۔ حیدر محبت تو کی نہیں آپ نے۔ اعتبار ہی کر لیتے۔" آنکھوں میں جھوٹے آنسو لاتے ہوئے مہر بولی۔

"ایسی بات نہیں۔ مہر تم جانتی ہو جتنا میرے اختیار میں تھا میں نے تمہیں محبت دی۔ بہر حال تم دونوں جاؤ۔" پیشانی کو مسلتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن اس واقعے کے بعد وہ محتاط ہو گیا۔ سارہ کے لیے اس نے ایک الگ سے آیا رکھی۔ اور سارہ کے ساتھ وہ پہلے سے زیادہ وقت گزارنے لگا۔

دوسری طرف مہر کے دل سارہ اور مارتھا کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی۔



وہ ڈیڈ کے آفس میں موجود تھی۔ پچھلے کچھ دنوں سے وہ آفس آرہی تھی۔ اسے کچھ نہیں معلوم تھا کہ کرنا کیا ہے۔ سیکرٹری جو کے ڈیڈ کے زمانے کا تھا۔ اور ڈیڈ کے جانے کے بعد اسکی کافی ہیلپ کرتا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ صرف چکر ہی لگا لیا کرے۔ جب تک

پھوپھو آفس نہیں آجاتی۔ لیکن وہ کام سیکھ رہی تھی۔ پھوپھو جنہوں نے مارتھا کی بیٹی

ہونے کی وجہ سے اس سے کبھی سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔ اب ٹھیک ہو چکی

تھی۔ گھر بیٹھ کر بھی ساری ذمہ داری انہوں نے ہی سنبھالی ہوئی تھی۔ اب جا کر انہیں

بھی احساس ہوا تھا کہ باپ کے بزنس پہ مہر سے نفرت کی وجہ سے توجہ نہ دے کر

انہوں نے کتنی بڑی غلطی کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اپنے آفس سے باہر نکلی تو تمام لوگوں کو اس نے ایک ڈیسک کے پاس جمع پایا۔ وہ حیرت سے اس طرف بڑھی۔ اور پھر اسے سامنے کا منظر حیرت کا جھٹکا لگا۔ سامنے عروود کھڑا پتا نہیں ہاتھ ہلا ہلا کر ورکرز کو کیا سمجھا رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"۔ وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی۔

مجمع دو سیکنڈ کے اندر منتشر ہوا۔

"واہ سارہ کیا رعب ہے"۔ عروود نے دایاں ہاتھ اٹھا کر اسے اونچی آواز میں داد تھی۔

انداز ایسا تھا۔ کہ سب ورکرز مسکرانے لگے۔ وہ سب عروود کو بہت پسند کرتے تھے۔ جو روز آ

دھمکتا تھا۔ اور مزے مزے کے چٹکے چھوڑتا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"آپ پلیز میرے آفس میں تشریف لائیں"۔ دانت پیستے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا بھی دوستوں اور بہنوں میں تو چلا"۔ وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

لڑکیوں کو بہنوں کہنے پہ سارہ کی ہنسی نکل گئی۔ ہنسی کنٹرول کر کے وہ آفس میں داخل ہوئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تمہیں چین نہیں ہے اپنے گھر۔ روز ادھر موجود ہوتے ہو۔" اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے وہ بولی۔

"ان بچارے وکرز کو تم کام کرا کرا کر بور کردیتی ہو۔ تو میں ان کو ہنسانے آتا ہوں۔" عروود سارہ کی سامنے والی چیئر پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

"زرا روشنی ڈالنا اس بات پہ کون سے وکرز لڑکے یا لڑکیاں۔" پن کو انگلیوں کے درمیان گھماتے ہوئے وہ بولی۔

"سارہ حیدر جب تم مجھ پہ شک کرتی ہو۔ تو مجھے بڑی اچھی لگتی ہو۔ کیونکہ یہ بھی تمہاری

محبت کا ایک انداز ہے۔" عروود ٹیبل پہ بازو رکھ کر تھوڑا آگے ہوتے ہوئے بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"شٹ اپ۔" سارہ نے ساتھ ہی نفی میں سر ہلایا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ویسے تم ہر بات میں اپنی مرضی کا مطلب خوب اچھی طرح نکال لیتے ہو۔ داد دینی

پڑے کی۔" پاس پڑے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔

"مانتی ہونا پھر۔" وہ پیچھے ہو کے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"دو کافی پلیز۔" سارہ نے فون پہ کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"صرف کافی۔ کچھ کھانے کو بھی منگواؤ۔"۔ عرود فوراً بولا۔

"دو کافی کے ساتھ مسٹر عرود کے لیے ایک بوتل زہر کی بھی لائیے گا۔" کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"یہ بدتمیزی ہے ویلے۔" عرود نے خفگی دکھائی۔

سارہ نے جواباً کندھے اچکائے۔

دس منٹ بعد کافی آگئی۔

"زہر تو نہیں آئی۔ اوہ تمہارے ورکر تمہاری بات نہیں مانتے یہ صرف میرا ہی حوصلہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ہے۔" کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے عرود نے بدلہ لیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"مسٹر عرود جب میں نے پہلی دفع کافی کا کہا تو فون بند ہو گیا تھا۔ دوسری دفع تمہیں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جلانے کے لیے کہا تھا۔ اب میں تمہاری بے عزتی تو نہیں کر سکتی نا۔" کافی کا کپ

ہونٹوں سے لگاتے ہوئے وہ بولی۔

اور عرود خوش ہو گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ بھی دوسروں کے سامنے۔ اکیلے میں کوئی پابندی نہیں۔" کافی ٹیبل پہ رکھتے ہوئے
سارہ نے بات مکمل کی۔

"بس اس دن کا انتظار ہے مجھے۔ جب ہمارا نکاح ہوگا۔ کم از کم عزت تو کرو گی
میری۔" عروود نے خفگی سے کہا۔

"کافی پیو۔ اور عزت کے ساتھ چلے جاؤ۔ مجھے بہت کام ہے۔" سامنے پڑی فائل کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔

"تم نے کہا۔ اور جیسے میں نے مان لیا۔" عروود نے نفی میں گردن ہلائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"میں ڈرائیو کرو گا۔" وہ دونوں ساتھ ہی آفس سے باہر نکلے تھے۔ اور سارہ کی نئی کار کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں میری کار خراب ہو جائے گی۔" سارہ نے اسے چھیڑا۔

"میں تو بچہ ہوں نا۔ تمہاری کار خراب کر دو گا۔" عروود چڑا۔

"عروود جب تم چڑتے ہو نا۔ سچ میں مجھے دلی خوشی ہوتی ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"چلو میری کسی عادت سے تو تمہیں خوشی ہوئی"۔ گھوم کر اسکا لیے دروازہ کھولے ہوئے وہ بولا۔

"سارہ ایک بات کرنی تھی"۔ جب وہ بیٹھ چکے۔ تو گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے عروود نے کہا۔
"کیا بات"۔ وہ بولی۔

"اب پایا اور آنٹی کی ملاقات کر وادیتے ہیں۔ مجھے پتا نہیں کیوں ڈر لگ رہا ہے"۔ عروود نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تم جانتے ہونا ڈیوڈ انکل کو۔ وہ ابھی ہسپتال میں موجود ہیں۔ تو فلحال تو مشکل ہے۔ اور
Support@classicurdumaterial.com
پھوپھو بھی عدت میں ہے۔ تو کچھ عرصہ ٹھہر جاؤ"۔ سارہ اسکی طرف دیکھ کے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"پتا نہیں کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔ سامنے دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

"کیوں ڈر لگ رہا ہے۔ فضول باتیں نہ سوچو۔ ڈرائیونگ پہ دھیان دو"۔ سارہ نے اسکا خدشہ زائل کرنا چاہا۔

"ہوں"۔ وہ بولا۔ اور خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سارہ مجھ سے ایک وعدہ کرو۔ میرے بارے میں کوئی بھی کچھ بھی کہے۔ تم مجھ سے آکر پوچھو گی۔" عروود نے وعدہ لینا چاہا۔

"مجھے تم پہ پورا یقین ہے۔ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہاری کوئی ایسی بات نہیں جس سے میں واقف نہیں۔" سارہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ کچھ بتانا چاہتا تھا۔ لیکن رک گیا۔

"کیا سوچ رہے ہو۔" سارہ نے اسے پکارا۔

"کچھ نہیں۔ لیکن میری یہ بات یاد رکھنا۔" عروود نے بات دہرائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیا کچھ ایسا ہے جس سے میں واقف نہیں۔" دروازہ کھوٹے کھوٹے وہ کی۔
Support@classicurdumaterial.com

"نہیں۔" وہ زبردستی مسکرایا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"خدا حافظ۔" سارہ باہر نکل گئی۔

عروود نے سٹیئرنگ پہ سر ٹکا لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں بتا دو اسکو۔ نہیں ابھی وہ مجھ پہ پوری طرح اعتبار نہیں کرتی۔ اگر میں نے یہ بتا دی۔ تو وہ بے اعتبار ہو جائے گی۔ نکاح کے بعد بتاؤ گا۔" وہ خود سے ہی سوال و جواب میں مصروف تھا۔

گاڑی سے باہر نکل کر اس نے گاڑی کو لاک لگایا۔
اور سمیع کے گھر کی طرف بڑھا۔ اس نے سوچا تھا کہ آئندہ سارہ سمیع کے ساتھ ہی کار میں آئے گی۔

اس نے گھنٹی پہ ہاتھ رکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
گھر کے اندر ایک پچاس سالہ عورت موجود تھی۔ جس نے گھنٹی کی آواز سن کے دل پہ

Support@classicurdumaterial.com
ہاتھ رکھا۔ کتنا مشکل لگ رہا تھا۔ اب خود کو روکنا۔ وہ سامنے تھا۔ پر وہ اسکے پاس نہیں جاسکتی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
تمھی۔

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے وہ دروازے کے پاس آئی۔ اور بنا دروازہ کھولے۔ آواز بدل کے پوچھا
کے کون ہے۔

"میں عروود حسن ہوں۔ سمیع کدھر ہے۔" عروود نے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سمیع گھر پہ نہیں ہیں"۔ آنسوؤ کو صاف کرتے ہوئے وہ بولیں۔

"اچھا یہ کیز سمیع کو دینی ہیں۔ آپ لے لیں"۔ وہ حیرت سے اب دروازے کو دیکھ رہا تھا۔ سمیع کی بیوی سے وہ کبھی نہیں ملا تھا۔ اور آج پہلی دفعہ وہ انکے گھر آیا۔ لیکن اسکی بیوی پتا نہیں کیوں دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔

"دروازے کے دائیں طرف جو پہلا گملا ہے۔ اس پہ رکھ دیں"۔ وہ بولی۔

عروود نے حیرت سے دروازے کو دیکھا۔ اور چابی رکھ کے مڑ گیا۔

ایک منٹ بعد وہ چہرے کو ڈھانپ کر باہر نکلی۔ اور دور جاتے عروود کی پشت کو دیکھا۔ آنسو

<https://www.classicurdumaterial.com/>
صاف کر کے وہ چابی اٹھا کے مڑی۔

Support@classicurdumaterial.com

تب ہی عروود نے گردن گھما کر سمیع کے دروازے کو دیکھا۔ جو اب بند ہو رہا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اور وہ آگے بڑھ گیا۔



مریم کچن میں کھڑی اپنی نگرانی میں ناشتہ تیار کروا رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ عروود کے لیے

خود ناشتہ بنا رہی تھی۔ چودہ سالہ عروود کو صرف اپنی ماں کے ہاتھ کا کھانا ہی پسند تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ناشتے بناتے بناتے اس نے ایک نظر سامنے لگی گھڑی پہ ڈالی۔ عروود اور حسن جاگنگ سے واپس آنے والے تھے۔ اسکے ہاتھوں میں تیزی آگئی۔

دوسری طرف عروود حسن کے ساتھ مین گیٹ سے اندر داخل ہوا۔

"ڈیڈ آپ مان لیں کے آپ بوڑھے ہو چکے ہیں۔" ایک نظر تھکے تھکے حسن پہ ڈالے ہوئے عروود نے کہا۔

"میں ابھی بھی تم سے کہیں زیادہ جوان ہوں۔" اپنے نوجوان خوبو بیٹے پہ ایک نظر ڈالے ہوئے وہ مسکرا کر بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"اوہ تو پھر آپ اتنے تھک کیوں گئے ہیں۔ اب آپ مان لیں خود کو بوڑھا۔" عروود نے باپ کو چھیڑا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ظاہر ہے۔ میں تین دن سے مسلسل کام کر رہا ہوں۔ رات میں بھی دو گھنٹے سویا

ہوں۔ اس لیے جلدی تھک گیا ہوں۔ دو دن دو مجھے۔ پھر بے شک ریس لگا لو۔ میں ہی جیتو گا۔" حسن نے کہا۔ وہ دونوں اب لاونج میں داخل ہوئے تھے۔

"دیکھ لیں گے۔" عروود نے مسکرا کر کہا۔ اور کچن سے باہر نکلتی مریم کی طرف بڑھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

حسن کی مسکراہٹ سمیٹ۔ اسے بہت برا لگتا تھا جب عروود (اسکے خیال) میں مریم کو زیادہ اہمیت دیتا تھا۔

"ماما میرا بریک فاسٹ"۔ مریم کے گلے لگتے ہوئے عروود نے کہا۔

"بن گیا ہے۔ تم اپنے ڈیڈ کے ساتھ بیٹھو۔ میں لگواتی ہوں ناشتہ"۔ مریم نے مسکرا کر جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے۔

"حسن میں نے یہ آپ کے لیے بنایا ہے"۔ چیز آلیٹ حسن کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ

بولی۔ وہ دونوں آج بھی ندی کے کناروں کی طرح الگ الگ تھے۔ اس فاصلے کو پانے کی

حسن نے کبھی کوشش نہیں کی۔ البتہ مریم یہ کوشش کرتی رہتی تھی۔ وہ حسن کو

سمجھاتی رہتی بھی تھی۔ لیکن حسن نے نابذلے کی جیسے قسم کھائی تھی۔

"نو تھینکس۔ میں صرف اپنے شیف کے ہاتھ کا کھانا پسند کرتا ہوں"۔ ناشتے سے نظر

اٹھائے بغیر حسن نے جواب دیا۔ وہ پچھلے کئی سالوں سے مریم کی دن بدن بڑھتی مہربانیاں

دیکھ رہا تھا۔ پر اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا تعلقات ٹھیک کرنے کا۔ مریم نے دس سال پہلے

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے ٹھکرایا تھا۔ اور حسن ذوہیب اپنی بے عزتی بھولنے والا نہیں تھا۔ بھلے مقابل اسکی محبت ہی کیوں نہ ہو۔

"اچھا"۔ مریم نے شرمندگی سے پلیٹ واپس رکھ دی۔ اور ایک نظر ناشتا کرتے حسن پر ڈالی۔ جسکی کنپٹیوں سے بال اب سفید ہو چکے تھے۔ اور وہ پہلے سے زیادہ ہینڈسم لگتا تھا اب۔ نہیں بدلا تو حسن کا غرور۔

عروود نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ اسے ہمیشہ ایسا لگتا تھا کہ اسکے ماں باپ ایک نارمل کپل نہیں ہیں۔ اگرچہ اس نے کبھی انہیں آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن وہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اپنے باپ کا رویہ عروود کے لیے کبھی کبھی پریشانی کا باعث بن جاتا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مارتھا اور حسن اس وقت حیدر مینشن کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ سارہ کی رشتے کی بات کرنے کے لیے۔ اور پھوپھو چونکہ عدت میں تھی۔ تو وہ اندر کمرے میں بیٹھی تھی۔ اسکی بہنیں اپنی نانی پاس رہتی تھیں۔ اور عروود اور عبداللہ باہر بیٹھے تھے۔

"ویسے سارہ کو دیکھ کر لگتا نہیں کہ تم اسکی ماں ہو"۔ حسن نے سگار پیتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مارتھا نے ناگواری سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔ جس کی سوچ آج بھی ویسی تھی۔ ڈیوڈ نے نہت آسانی سے اسے سارہ کے رشتے کے لیے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ آج کل وہ بہت تبدیل ہو گیا تھا۔

"ویسے عروود بھی بالکل آپ پہ نہیں گیا۔ مجھے لگتا ہے وہ مریم پہ چلا گیا ہے۔" مارتھا نے نرمی سے طنزیہ بات کہی۔

"عروود کو دیکھا نہیں تم نے۔ مجھ پہ ہی گیا ہے۔" حسن نے مغرور انداز میں کہا۔

"جی۔ کام کی بات کرتے ہیں۔" مارتھا نے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

"عروود کہہ رہا تھا کہ ابھی فلحال نکاح کرتے ہیں۔ تو میرا بزنس ٹور ہے۔ ایک مہینے کا۔" تین دن بعد مجھے جانا ہے۔ اس کے بعد رکھتے ہیں۔" حسن جب یہ بات کر رہا تھا۔ تب ہی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> عروود اندر داخل ہوا۔

"ڈیڈ تین دن ہیں نا آپ کے جانے میں۔ تو ان تین دنوں میں سے کوئی دن رکھ لیں۔" عروود نے حسن کے ساتھ والی کرسی سنبھالے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواباً حسن نے ایک ناگوار نظر عرود پہ ڈالی۔ اسے نہیں اچھا لگا۔ عرود کا سارہ کے پیچھے پاگل ہونا۔

"یہ حسن ذوہیب کے بیٹے کا نکاح ہے۔ کوئی مزاق نہیں۔" حسن نے سخت لہجے میں عرود سے کہا۔

"لیکن ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا لیکن مارتھا نے اسکی بات کاٹ دی۔
"ٹھیک ہے۔" مارتھا نے کہا۔

"اب ہم چلتے ہیں۔" کرسی سے اٹھتے ہوئے حسن نے کہا۔ اور باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"آپ جائیں ڈیڈ۔ میں پھر آتا ہوں۔" وہ خفگی سے بولا۔ ڈیڈ کا فیصلہ اسے پسند نہیں آیا تھا۔
Support@classicurdumaterial.com

حسن تاسف سے سر ہلاتا باہر نکل گیا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"ڈیڈ کو دیکھو زرا۔ ایک مہینے بعد کی ڈیٹ رکھ دی۔ حد ہے۔" عرود سارہ اور عبداللہ کے

پاس بیٹھا اپنے دکھڑے رو رہا تھا۔

"اچھا ہے نا۔ کچھ عرصہ مزید آزادی سے رہ سکو۔" عبداللہ نے عرود کو چھیڑا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ابھی تو صرف نکاح ہے۔ پھر آزادی کیسے ختم"۔ عرود کی زبان سے پھسلا۔

"تم لڑکے پہلے لڑکی کو پرپوز کرتے ہو۔ اور جب شادی ہو جاتی ہے۔ تق پھر اپنے آپ کو قیدی سمجھنے لگتے ہو"۔ سارہ نے دونوں کو خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں تو ایک سیدھا سادھا لڑکا ہوں۔ یہ تمہارا بھائی ہی میرے کان بھر رہا تھا"۔ عرود نے سارا الزام عبداللہ کے سر پہ ڈالا۔

"بہت ہی ڈرامہ ہے یہ"۔ عبداللہ نے اس بات پہ کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"تم دونوں ہی ڈرامے ہو"۔ سارہ نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"خیر موضوع نہ بدلو۔ اس مسئلے کا کوئی حل"۔ عرود نے دوبارہ وہی بات چھیڑیں۔

Support@classicurdumaterial.com

"بس کرو عرود۔ ڈرامے نہ لگاؤ۔ کیا جلدی ہے تمہیں"۔ سارہ نے خفگی سے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"دیکھ رہے ہو اپنی بہن کو۔ زرا جو قدر ہو میری"۔ عرود نے خفگی سے عبداللہ کو مخاطب کر

کے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں تو تم دونوں کے ڈرامے سے بور ہو گیا ہوں۔ اور ماما سے کہنے جا رہا ہوں کہ گھر چلیں۔" عبداللہ نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سیمی کے کمرے کی طرف بڑھا۔ جہاں مارتھا اور سیمی آپس میں معافی تلافی کر رہی تھیں۔

"سارا خاندان ہی بے قدرا ہے۔" عروود نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مسئلہ ہے عروود۔ کوئی پریشانی ہے تو مل کے حل کرتے ہیں۔" اس سے تھوڑا فاصلہ رکھ کر بیٹھتے ہوئے سارہ نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"عجیب عجیب سے خواب آتے ہیں مجھے۔" صوفے کی پشت سے سرٹکاتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیسے خواب۔" سارہ نے پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کہ تم مجھ سے دور جا رہی ہو۔" اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پریشان نہیں ہو۔ تم ہر وقت میرے بارے میں سوچتے ہو نا۔ تو اسلیے تمہیں ایسا لگ رہا

ہے۔ اور ایسا کچھ نہیں ہوگا۔" سارہ نے اسے تسلی دی۔

"لیکن میں گھر جا کر پاپا سے بات کر رہا ہوں کہ تین دن کے اندر نکاح کریں۔" پرانی جون

میں لوٹتے ہوئے عروود بولا۔ سارہ کی تسلی سے اسے کچھ تسلی ہوئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"چلو چلو۔ فری نہ ہو۔" سارہ نے اسے گھورا۔

"زرا قدر نہیں تمہیں میری۔" اس نے پچاس مرتبہ کا بولا جملہ دہرایا۔

"بلکل۔" سارہ نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔



مہر نے ایک غصیلی نظر سامنے حیدر کے ساتھ بیٹھی چودہ سالہ سارہ پر ڈالی۔ جس کو کل ایک زرا سا بخار ہو گیا تھا یہ ہی کوئی ایک سوتین۔

اور اب ناشتے کی ٹیبل پہ وہ ناشتہ کرنے سے انکاری تھی۔ اور حیدر اسکی منتیں کر رہا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/> کے کھا لو۔

Support@classicurdumaterial.com

مہر نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی اپنی بیٹیوں پہ ڈالی۔ جو اسکی طرح ناگواری سے باپ کو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سارہ کے نخرے اٹھاتے دیکھ رہی تھیں۔ حالانکہ حیدر نے کبھی فرق نہیں کیا تھا تینوں

میں۔ لیکن جو نفرت انکی ماں نے انکے ذہنوں میں انڈیلی تھی۔ اسکا اثر تھا یہ۔

"شکل بھی ماں والی ہے۔ اور حرکتیں بھی۔ ماں کی طرح لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتی

ہے۔" مہر نے کلس کر سوچا۔ اور ایک تیز نظر سارہ پہ ڈالی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تب ہی سارہ نے اوپر دیکھا۔ مہر کے گھورنے پہ اس نے جلدی سے جوس کا گلاس منہ سے گلیا۔

"ڈیڈ آپ اپنا ناشتہ کریں۔ میں کر لیتی ہوں۔ آپ کو آفس سے دیر ہو رہی ہے۔" جوس کا گلاس ٹیبل پہ رکھتے ہوئے سارہ نے کہا۔

"تم آرام سے ناشتہ کرو۔ پھر آج کا دن ساتھ گزاریں گے۔ میں آج آفس نہیں جا رہا۔" کچے ہوئے فروٹ سارہ کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔

"لیکن آج تو آپ کی بہت اہم میٹنگ ہے۔" مہر فوراً بولی۔ شادی کے بعد وہ آفس نہیں

جاتی تھی۔ لیکن خبریں وہ ساری رکھتی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"سارہ سے اہم کچھ نہیں۔ ویسے بھی مسز طارق نہیں آئی تو میں گھر پہ ہی ہونگا۔" حیدر

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ آج تک سارہ کے معاملے میں مہر پہ پوری طرح اعتبار نہیں کر سکا

تھا۔ سارہ کے لیئے اس نے مسز طارق کو ہائر کیا تھا۔ اگرچہ اس سارے عرصے میں اسے مہر کے برے رویے کی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ مہر پہ اعتبار نہیں کر سکا۔

"ڈیڈ ماما صحیح کہہ رہی ہیں۔ آپ کو میٹنگ اٹینڈ کرنی چاہیے۔ دو دن سے آپ آفس بھی

نہیں جا رہے۔ آپ چلے جائیں میں۔ ٹھیک ہوں اب۔" سارہ نے مہر کے ماتھے پہ پرتی

CLASSIC URDU MATERIAL

شکنوں کو دیکھ کر کہا۔ اتنی بڑی ہو گئی تھی وہ۔ لیکن ابھی بھی مہر سے ڈرتی تھی۔ حالانکہ اب وہ اسے بچپن کی طرح ڈراتی نہیں تھی۔ لیکن مہر کے طنز اور نفرت ہی بہت تھی اسکے ڈرنے کے لیے۔

"مہر دیکھ لے گی میٹنگ۔ ویلے بھی اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ کس کے ساتھ ہے میٹنگ اور کیوں ہیں۔" حیدر نے نارمل انداز میں کہا۔
لیکن مہر کو اسکا طنز اچھی طرح محسوس ہو گیا۔

"مارتھا کی شکل ملتی ہے اس سارہ سے۔ تب ہی زیادہ عزیز ہے وہ اسکو۔ اسکا تو اب میں

علاج کرتی ہوں۔" ناشتہ کرتی سارہ پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے مہر نے نفرت سے سوچا۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مریم اپنے چچا کے گھر سے واپس آرہی تھی۔ ان گزرے سالوں میں اس نے چچا چچی کی بہت ہیلپ کی تھی۔ لیکن چچی کا لالچ ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔ اس نے تنگ آکر ان لوگوں سے ملنا چھوڑ دیا۔ اب چچا بیمار تھے۔ اور اس سے ملنا چاہتے تھے۔ وہ مل کر اب واپس آرہی تھی۔ ایئر پورٹ پہ اسے ڈرائیور لینے آیا تھا۔ اور کوئی گارڈ ساتھ نہیں تھا۔ وجہ حسن کے غیر

CLASSIC URDU MATERIAL

ملکی دوست آکسفورڈ آئے ہوئے تھے۔ تو تمام گارڈز ان کے ساتھ ہی تھے۔ گاڑی ایک سنسان سڑک پہ چل رہی تھی۔ اکا دکا گاڑیاں تھیں وہاں۔۔ اور وہ اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ جو پتا نہیں کب ٹھیک ہوگی۔ ایک جھٹکے سے گاڑی کی۔

"کیا ہوا ہے"۔ آگے بیٹھے ڈرائیور سے اس نے پوچھا۔

"پتا نہیں کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں"۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"میم گاڑی میں پانی ختم ہو گیا ہے۔ اب میرے پاس موجود بھی نہیں"۔ ڈرائیور ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ یہ جو گاڑیاں گزر رہی ہیں۔ انکو روک کر پتا کریں"۔ غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"جی میم"۔ ڈرائیور نے کہا۔ اور سامنے سے آتی گاڑی کو روکا۔

مریم باہر نکل آئی۔ اور سڑک کے کنارے کھڑی ہوئی۔ اور ڈرائیور کو دیکھنے لگی۔

ایک دم اسے لگا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔ ایک دم وہ پلٹی۔ وہ کوئی آدمی تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی بوتل میں موجود محلول کو اس چہرے پہ اچھالا۔ مریم فوراً سے جھکی۔ لیکن وہ خود کو پوری طرح بچا نہ سکی۔

اسکی چیخوں نے آسمان سر پہ اٹھا لیا۔

ڈرائیور فوراً کر اسکی طرف آیا۔ اور۔ ایک دم گھبرا گیا۔

مریم نیچے گرمی تڑپ رہی تھی۔ اسکے چہرے پہ کسی نے تیزاب گرا دیا تھا۔

ایک گاڑی جو وہاں سے گزر رہی تھی۔ ڈرائیور اس کو روک کر اس میں مریم کو ڈالا۔ اور ہسپتال لے گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عروود کیا بدتمیزی ہے۔ اب اگر تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔ تو

میں نے چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دینی ہے۔" سارہ نے ڈرائیو کرتے عروود کو دھمکی

دی۔ وہ اسے آفس سے زبردستی لے آیا تھا۔ اور اب بتا بھی نہیں رہا تھا کہ کدھر جا رہے

ہیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اتنی تم بہادر"۔ عرود نے طنز کیا۔

"اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے بہادر نہیں بزدل ہونا پڑتا ہے۔ اور سارہ حیدر بزدل نہیں"۔ اس نے سیٹ سے سرٹکاتے ہوئے کہا۔

"میری ہی صحبت کا اثر ہے۔ جو تم اتنی سمجھ داری کی باتیں کر رہی ہوں"۔ عرود نے گاڑی پارک کرتے ہوئے کہا۔

"عرود تم بھی کبھی بہت جوک مارتے ہو"۔ سیٹ بیلٹ کھوٹے ہوئے سارہ نے طنز کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "تم کبھی بھی میری عزت نہیں کرتی"۔ دراوڑہ کھوٹے ہوئے وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

سارہ نے اس بات کو کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ فقرہ اگر عرود نہ کہے تو شاید اسکا کھانا ہضم

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> نہ ہو۔

وہ دونوں چلتے چلتے ایک شاپ پہ پہنچے۔

"ہم یہاں پہ کیوں آئے ہیں؟"۔ سارہ نے حیرت سے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جو میرا ڈیزائن ہے۔ یہ اسکی سسٹر ہے۔ اور بہت ہی اچھی ڈیزائنر ہے۔" - عروود نے جواب دیا۔

"تو؟" - سارہ نے ابرو اٹھا کر استفسار کیا۔

"تو یہ سارہ حیدر کہ یہاں میں نکاح کے جوڑوں کا آڈر دینے آیا ہوں۔" - عروود نے اصل بات بتائی۔

"پاگل ہو گیا۔ ایک مہینہ باقی ہے۔ ابھی سے کیوں؟" - وہ حیران ہوئی۔

"ارے سارہ حیدر۔ یہ کسٹمر کو ان کی پسند کے ڈریس ڈیزائن کر کے دیتی ہیں۔ تو میں

یہاں تمہارے سوٹ کا آڈر کرنے آیا ہوں۔" - عروود نے تفصیلاً جواب دیا۔

Support@classicurdu material.com

"سوٹ میں نے پہننا ہے۔ تو میری پسند کا ہونا چاہیے نا۔" - سارہ نے سینے پہ بازو باندھتے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ ہوئے کہا۔

"اووف۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ نکاح پہ ہم دونوں ایک دوسرے کی پسند کے ڈریس

ڈالیں۔ سو رومینٹک نا۔" - عروود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سو چیپ۔" - سارہ نے اسے چھیڑا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواباً عرود نے صرف گھورنے پہ ہی اکتفا کیا۔

اندر آکر ان دونوں نے علیہ علیہ اپنے اپنے آڈر دیے۔



"رنگ بھی خرید لیتے ہیں" - شاپ سے بار آتے ہوئے عرود نے کہا۔

"نکاح بھی نہ کر لیں آج ہی" - سارہ چڑ کے بولی۔ پتا نہیں کیا جلدی تھی اسکو۔

"دیکھا تمہاری بھی یہ ہی خواہش ہے۔ پاپا کی رات کی فلائیٹ ہے۔ ان کے جانے سے

پہلے نکاح ہو ہی جائے" - عرود نے موبائل نکالے ہوئے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"فری نہ ہو" - سارہ نے اسے روکا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم بھی نا۔ دو منٹ خوش بھی نہیں ہونے دیتی" - عرود نے خفگی دکھائی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا بس۔ ڈرامے بازیاں بند کرو۔ بھوک لگی ہے۔ کچھ کھلا دو" - سارہ نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کسی ریسٹورینٹ میں موجود تھے۔

"عرود تم نے کبھی بتایا نہیں کہ تمہاری امی کے ساتھ جب وہ حادثہ ہوا۔ تو وہ کیوں چلی

گئی۔ تمہیں چھوڑ کے" - کھانا آنے میں ابھی دیر تھی۔ تو سارہ نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"پتا نہیں کیوں چلی گئی" - عروود نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے کبھی انکو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔ تمہارے لیے تو یہ مشکل نہ

تھا۔" - سارہ نے اگلا سوال پوچھا۔

"ڈھونڈ ان کو جاتا ہے جو گم ہوں۔ جو خود ہی چھوڑ جائیں۔ انکے پیروں کے نشان نہیں

ہلتے" - عروود نے دل میں سوچا۔

"بولو" - سارہ نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

"نہیں" - اس نے بس یہ ہی کہا۔ وہ چاہ کر بھی سارہ کو حقیقت بتا نہیں پایا تھا۔ وہ تو

اتنے سال گزرنے کے بعد ابھی تک کنفیوژ تھا کہ حقیقت ہے کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اوکے" - سارہ نے موضوع کو ختم کرنا چاہا۔ اپنی ماما کے ذکر پر عروود ایلے ہی دکھی ہو جاتا

تھا۔ وہ عروود کی ماما کے بارے میں بس اتنا جانتی تھی کہ وہ اسے چھوڑ گئی تھی۔ باقی نہ

ہی عروود نے بتایا اور نہ ہی اس نے پوچھا۔

کھانا آیا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"عروود ویلے تم نے مجھ سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ تمہارا پسند کیا ڈریس مجھے پسند آتا ہے یا نہیں" - سارہ نے کہا۔ وہ عروود کو افسردگی سے نکالنا چاہتی تھی۔

"آئے گا کیوں نہیں آئے گا میری پسند بہت اچھی ہے" - عروود نے کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تمہارا خیال ہے" - سارہ نے طنز کیا۔

"تم بھی تو میری ہی پسند ہو" - کھانے سے ہاتھ روک کر وہ بولا۔

ایک منٹ کے لیے سارہ کو سمجھ نہیں آیا کہ اس بات کا کیا جواب دے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بہر حال تم مجھ سے آگے نہیں نکل سکتی" - عروود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"ظاہر ہے تم دنیا جہاں کے چالاک۔ اور میں سیدھی سادھی لڑکی" - سارہ نے جوابی وار

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کیا۔

"سارہ حیدر تم بھی نا کبھی کبھی بہت جوک کرتی ہوں" - عروود نے اسکی بات لوٹائی۔

"تم پہلے ہی اچھے تھے۔ اب تو جب دیکھو طنز کرتے رہتے پو" - سارہ تلملا کر بولی۔

"صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے" - عروود نے سمجھداری کی بات بتانی چاہی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"شکر ہے تمہاری صحبت کا مجھ پر نہیں ہوا" - سارہ فوراً بولی۔

"ہوگا ہوگا۔ ایک دن ضرور ہوگا" - عروود پر یقین لہجے میں بولا۔

"اونہہ" - سارہ بڑبڑائی۔



"سنو" - مہر نے پاس سے گزرتی سارہ کو پکارا۔

"جی" - سارہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میرے لیے پانی لے کے آؤ۔ گلاس میں ڈال کر لانا" - مہر نے حکم سنایا۔
Support@classicurdumaterial.com

"ہیں؟" - سارہ نے حیرت سے کہا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو اور کون - جاؤ؟" - مہر سختی سے بولی۔

سارہ نے فریج سے پانی بوتل نکالی اور گلاس سٹینڈ کی طرف بڑھی۔

"ماما کو آج مجھے کیسے کام کہنے کا خیال آگیا" - اپنی سوچوں میں اس نے نیچے گرا پانی

نہیں دیکھا۔ ایک دم سے وہ پھسلی۔ گرنے سے بچنے کے لیے اس نے کاؤنٹر کو پکڑنے کی

CLASSIC URDU MATERIAL

کوشش کی۔ کاؤنٹر بھی چکنا تھا۔ وہ اسکو پکڑنے میں تو کامیاب نہ ہو سکی۔ لیکن کاؤنٹر پہ پڑی ایک چھوٹی سی بوتل پہ اسکا ہاتھ لگا۔ اور بوتل بھی نیچے گری۔ فرش پہ گرتے ہی اسے ایسا لگا کہ اس کے کان اور گردن پہ کسی نے آگ پھینک دی ہو۔ وہ زور زور سے چلانے لگی۔ اس بوتل میں موجود تیزاب نے اسکو جلا دیا تھا۔

باہر بیٹھی مہر کے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ آئی۔ دس منٹ تک تو اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا سارہ کے پاس جانے کا۔ ملازم سارے لان میں تھے شام میں ہونے والی سارہ کی سالگرہ کی تیاری کر رہے تھے۔

تب ہی اسے تیز تیز قدم اٹھاتی مسز طارق نظر آئیں۔ وہ پتا نہیں کیوں اندر آئی تھیں۔

مہر نے غصے سے مسز طارق کی طرف دیکھا۔ اور بے دلی سے کچن کی طرف گئی۔

وہ اپنے ڈرامے کو فلاپ نہیں کرنا چاہتی تھی۔



"کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اب یہ فاصلے مٹا دیئے چاہیں۔ اور تمہیں اب عروود سے مل لینا چاہیے۔ وہ نئی زندگی شروع کرنے جا رہا ہے۔ اس موقع پہ تمہارا اس کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔" سمیع نے کیک پیک کرتی مریم کو دیکھ کر کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں"۔ مریم نے ایک لفظ میں بات ختم کر دی۔

"لیکن کیوں تم جانتی ہو۔ اس سب میں اسے استعمال کیا گیا تھا۔ تو اسکے لیے یہ سزا کیوں؟"۔ سمیع نے بے بس لہجے میں سمجھانا چاہا۔ اتنے سالوں سے وہ مریم کو نہیں راضی کر سکا تھا۔ عروود سے ملنے کے لیے۔

"جیسے تم تو حسن ذوہیب کو جانتے نہیں"۔ مریم نے تلخی سے کہا۔
"جیسا انہوں نے کہا۔ وہ ویسا نہیں کریں گے"۔ سمیع نے اسکے خدشات زائل کرنے چاہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"آپ اس ٹاپک کو رہنے دیں"۔ اس نے اس ٹاپک پہ مزید بات کرنے سے انکار کر دیا۔

Support@classicurdumaterial.com
گہری سانس لیتے ہوئے سمیع نے کیک اٹھایا۔ اور سارہ کے فلیٹ کی جانب بڑھ گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آج عروود کی سالگرہ تھی۔ تو سارہ نے ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی تھی اپنے فلیٹ پہ۔ جس میں سمیع، مائیک اور عبداللہ شامل تھے۔

دروازہ کے پاس پہنچ کر اس نے دروازہ کھکھٹایا۔

"آگے آپ"۔ سارہ نے دروازہ کھوٹے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جی۔ یہ لیں کیک"۔ سمیع نے کیک سارہ کی طرف بڑھایا۔

"آپ کی وائف نے خواجوا زحمت کی۔ میں خود ہی بنا لیتی"۔ کیک سمیع کے ہاتھ سے لیتے ہوئے وہ بولی۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ خود ہی کیک بیک کرے گی۔ لیکن سمیع نے کہا کہ اس کی وائف بہت اچھا کیک بیک کرتی ہیں۔ تو وہ چاہتا ہے کہ اسکی وائف کرے۔ "زحمت کی کیا بات ہے"۔ سمیع مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیک تو بہت پیارا لگ رہا ہے"۔ کچن والی سائیڈ سے عبداللہ برآمد ہوا۔ اور کیک کو دیکھ کر کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"آپ انہی کو بھی لے آتے۔ ان کو میں نے کبھی گھر سے نکلتے ہوئے نہیں

دیکھا"۔ ڈائنگ ٹیبل پہ کیک رکھتے ہوئے وہ بولی۔ اور ساتھ ہی ایک نظر ڈیکوریشن پہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ڈالی۔ ڈائنگ ٹیبل سے واڈروپ والی سائیڈ سے کرسیاں ہٹا دی گئی تھیں۔ اور واڈروپ کے

اوپر اس نے "پپی برتھ ڈے عرود" لکھا تھا۔ ساتھ میں عرود کی مختلف تصاویر اور کچھ

غبارے لگائے تھے۔ ٹیبل پہ اس نے تین موم بتی سٹینڈ رکھے تھے جو فاصلہ چھوڑ چھوڑ کر رکھے گئے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ تو جانتی ہیں کہ وہ لوگوں سے زیادہ گھلنا ملنا پسند نہیں کرتی"۔ سمیع نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا"۔ سارہ نے جواب دیا۔

"بدتمیز"۔ عبداللہ کو ایک نگٹ اٹھاتے دیکھ کر اسکے ہاتھ پہ تھپڑ مارتے ہوئے وہ بولی۔

"صحیح کہتا ہے عروود۔ بہت بھوکی ہو تم"۔ اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے عبداللہ نے کہا۔

"یہ عروود تو ہر ایک کو اپنے قابو میں کر لیتا ہے"۔ سارہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ سمیع

اور عبداللہ کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ یہ سچ تھا ماما اور عبداللہ اب ہر وقت عروود

کی تعریف کرتے رہتے تھے۔ ڈیوڈ انکل کو بخار تھا تو ماما آج آنے سے منع کر دیا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اب عروود کو بلاؤ بھی۔ بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے"۔ عبداللہ نے اسکا موبائل اسکو

پکڑاتے ہوئے کہا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب آپ دونوں میں سے کوئی نہیں بولے گا"۔ نمبر ڈائل کرتے ہوئے اس نے ان

دونوں سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پانچ منٹ بعد جب اس نے فون بند کیا۔ تو سمیع نے نفی میں گردن ہلائی۔ اسے پتا تھا کہ عروود کا ری ایکشن کیا ہوگا۔



عروود نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ جس پہ بارہ بج کے پانچ منٹ ہو چکے تھے۔ آج اسکی سالگرہ تھی۔ اور وہ سارہ کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔

موبائل ایکدم بجایا۔ اس نے مسکراتے ہوئے فون اٹینڈ کیا۔ لیکن لگے ہی سیکنڈ اسکی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "ہوا کیا ہے۔ کیوں رو رہی ہوں؟" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔ سارہ کے رونے سے اسے

Support@classicurdumaterial.com پریشان کر دیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "تم پلیز جلدی سے میرے فلیٹ پہ پہنچو"۔ سارہ نے روتے ہوئے کہا۔ اور فون کر دیا۔

"مائیک، مائیک"۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ چلایا۔

"جی سر کیا ہوا"۔ مائیک اسکے پاس آتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"پتا نہیں سارہ کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ رو رہی تھی۔ سمیع بھی فون نہیں اٹھا رہا۔ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔" وہ تیز تیز سانس لیتے ہوئے بولا۔

"سر ریلیکس۔ ہو سکتا ہے وہ آپ کو کوئی سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔ آج آپ کی سالگرہ جو ہے۔" مائیک نے اسے مطمئن کرنا چاہا۔ اور ساتھ ہی اصل بات کی طرف اسکی حالت کے پیش نظر اشارہ بھی کر دیا۔

"جلدی کرو۔" وہ باہر کی طرف بھاگا۔

تھوڑی دیر میں وہ سارہ کے فلیٹ کے سامنے تھا۔ ایک محلے کی تاخیر کیے بنا وہ اندر داخل

<https://www.classicurdumaterial.com/> ہوا۔

Support@classicurdumaterial.com

"بیپی برتھ ڈے ٹو یو، بیپی برتھ ڈے ٹو یو۔" جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو اندر موجود تینوں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> افراد نے ایک ساتھ تالیاں بجائی۔

دو منٹ تک تو اسے سمجھ نہیں آئی کہ ہوا کیا ہے۔ اور جب سمجھ آئی تو اسکے ماتھے پہ بل پڑے۔ اور اس نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔ اور باہر نکل گیا۔

"اسکو کیا ہوا۔" عروود کے اس رد عمل نے سارہ کو حیران و پریشان کر دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں نے کہا تھا نا کہ سر کو برا گے گا"۔ سمیع بولا۔

"حد ہے اس میں غصہ کرنے والی کیا بات ہے۔ الٹا ہی دماغ ہے آپ لوگوں کے سر کا"۔ سارہ نے کہا۔ عرود کا یہ رد عمل اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"پورے رستے میں سر بہت پریشان تھے۔ اور انکی کنڈیشن بھی بہت خراب تھی"۔ ابکی بار مائیک بولا۔

"جاؤ اس کو منا کر لاؤ"۔ عبداللہ نے کہا۔

"حد ہے میں کیوں جاؤ۔ خود کیا نہ کیا کرتا ہے۔ اور میں نے ایک سرپرائز کیا دے دیا۔ برا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ہی منا گیا"۔ سارہ نے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"جاؤ اور اسکو منا کر لاؤ۔ ایک تو فضول حرکت کی اور اوپر سے اتنی اکڑ بھی دکھا رہی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ہو"۔ عبداللہ نے اب کی بار سخت لہجے میں کہا۔ سمیع اور مائیک خاموشی سے کھڑے تھے۔

سارہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن عبداللہ نے اسے باہر کی طرف دھکیل دیا۔ اور ساتھ ہی کہا

کہ "تم جانتی ہو کہ وہ تمہارے بارے میں کتنا پوزیسو ہے۔ اس طرح ناراض ہونے میں وہ

حق بجانب ہے"۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ برے برے منہ بناتی باہر کی طرف چل دی۔ وہ ابھی بھی عروود کو ہی غلط سمجھ رہی تھی۔



مریم آئیے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔ اسکا آدھا چہرہ اسطرح جلا تھا کہ اسکا گال اور گردن متاثر ہوئے تھے۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ سرجری سے ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن ہلکے سے داغ رہیں گے۔

ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے وہ آئیے کے سامنے سے ہٹ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "ماما کیسی طبیعت ہے آپ کی"۔ عروود نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com "ٹھیک ہو۔ تمہارے ڈیڈ کدھر ہیں"۔ جب سے یہ حادثہ ہوا تھا۔ حسن اسکو دیکھنے نہیں آیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> تھا۔ بے شک ان کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ لیکن ایک رشتہ تو تھا نا انکے درمیان۔

"ڈیڈ مانچسٹر گئے ہیں۔ انکی میٹنگ تھی"۔ وہ نظریں چراتے ہوئے بولا۔ باپ کا رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"یہ ہی امید تھی۔ آپ سے حسن۔ اب کہاں میں آپکے قابل ہوں"۔ وہ تلخ لہجے میں

برڑی

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"ماما آپ ریسٹ کریں اور ڈیڈ نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی اس آدمی کو پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ جس نے یہ کیا ہے۔ میں ادھر آپ کے پاس ہی ہوں۔"

مریم کو بیڈ پہ بیٹھاتے ہوئے عروود نے کہا۔

"تمہارے ڈیڈ آئیں۔ تو انکو نیچھنا میرے پاس۔" مریم نے کہا۔

جی۔"



<https://www.classicurdumaterial.com/>

سارہ بیڈ پہ دوائی کے زیر اثر سوئی ہوئی تھی۔ حیدر اسکے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سارہ کو شہر کے سب سے بہترین ڈاکٹر کے پاس لے کے گیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اسکا کان جو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مسخ ہو چکا تھا۔ وہ تو ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ گردن پلاسٹک سرجری سے بہتر ہو سکتی تھی۔ ہاں

داغ وغیرہ رہ جائیں گے۔

ایک نظر سوئی ہوئی سارہ پہ ڈال کے وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ اسے ملازموں سے تفشیش کرنی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کس نے رکھی تھی تیزاب کی بوتل کچن میں"۔ قطار میں کھڑے ملازموں سے وہ سخت لہجے میں مخاطب ہوا۔

"سر ہم سب صبح سویرے سے ہی باہر لان میں گئے تھے۔ اس دن دوپہر کا کھانا بھی ہوٹل سے ہی آنا تھا۔ تو ہم میں سے کوئی بھی کچن میں نہیں گیا"۔ انکے شیف نے سب کی ترجمانی کی۔

"مسز طارق آپ کدھر تھی۔ سارہ کی ذمہ داری تو آپ پر تھی نا"۔ وہ اب مسز طارق سے سخت لہجے میں مخاطب ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "سر اس ٹائم میں بھی لان میں تھی۔ ڈیکوریشن وغیرہ چیک کر رہی تھی۔ گھر کے اندر تو مہر

میم اور سارہ میم ہی تھیں"۔ مسز طارق نے گلہ کنگھارتے ہوئے کہا۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ادھر موجود مہر کا تو رنگ ہی اڑ گیا۔ یہ سوچ کر کہ کیا وہ پکڑی جائے گی۔

"مہر تم نے مجھے یہ تو نہیں بتایا"۔ حیدر اس کی طرف گھومتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ دراصل میرے ذہن سے نکل گیا۔ پریشانی میں آپ کو بتانا یاد نہیں رہا۔ میں نے سارہ سے کہا کہ مجھے ایک گلاس پانی دے دے۔ تو پھر میں اندر چلی گئی۔ میں تب ہی باہر نکلی۔ جب سارہ کے چیخنے کی آواز آئی۔" مہر نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے" حسن نے پریشانی سے کہا۔

"حسن اتنے لوگ تھے۔ جن کو ایونٹ کی ڈیکوریشن وغیرہ کے لیے بلایا تھا۔ ہوسکتا ہے ان میں سے کوئی ہو۔" مہر نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"میں نے پتا کروایا ہے۔ ان میں سے کوئی نہیں تھا۔" حیدر کی پریشانی میں اضافہ

ہو گیا۔ سی سی ٹی وی کیمرے گھر کے اندر کے نہیں تھے کہ پتا چلتا کہ یہ کس نے کیا

Support@classicurdumaterial.com ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ مجھے تو حسن ذویب کی کوئی سازش لگ رہی ہے۔ اتنے لوگ اندر آ جا رہے تھے۔ کوئی بھی

اسکا بھیجا ہوا ہوسکتا ہے۔" مہر نے اب کی بار حسن کو الزام دیا۔

"حسن کو میں جانتا ہو۔ برنس کے اختلافات اپنی جگہ۔ وہ ایسا کچھ نہیں کرسکتا۔ اور ویلے

بھی اسکی اپنی بیوی جل گئی ہے پچھلے دنوں۔ وہ ایسا کرنے کی پوزیشن میں نہیں

تھا۔" بات کرتے کرتے وہ ایک لمبے لمبے کے لیے رکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بہر حال پتا تو چل ہی جائے گا۔ بوتل کو لیبارٹری میں بھیجا ہے۔ سب سامنے آ جائے گا۔ جس نے بھی یہ کیا ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ جو میں کرو گا۔ وہ پھر سب یاد رکھیں گے۔" سخت نظر وہاں پہ موجود تمام لوگوں پہ ڈالے ہوئے وہ بولا۔ اور سارہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

نیچھے مہر کے تو اوسان خطا ہو گئے۔ اسکا راز اب کھلنے والا تھا۔ پر مسئلہ یہ تھا کہ وہ اب کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔



وہ فلیٹ کا دروازہ کھول کے باہر نکلی تو عروود اسے دروازے سے کچھ آگے موجود سیڑھیوں پہ بیٹھا نظر آیا۔
Support@classicurdumaterial.com

"عروود مجھے تم سے اس بچکانہ رویے کی امید نہیں تھی۔" اس سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھتے ہوئے وہ خفگی سے رخ موڑ کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیوں کیا تم نے ایسا۔" عروود نے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اوہ مائی گاڈ۔ عرود تم رو کیوں رہے ہو۔" عرود کے اس رویے کو دیکھ کر وہ ششدر رہ گئی۔

"جب تم نے مجھے روتے ہوئے فون کیا۔ تو مجھے ایسا لگا کہ میرا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہے۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

"عرود تمہیں کیا پریشانی ہے۔ تم کیوں اداس ہو۔" وہ فکر مندی سے بولی۔

"مجھے ایسے لگا کہ وہ سارے خواب سچ ہو گئے۔ جو مجھے تمہارے بارے میں آتے تھے۔ مجھے لگا کہ میرا دل نہ بند ہو جائے۔" عرود نے اپنی بات جاری رکھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"فضول قدم کی باتیں نہیں کیا کرو۔ ہم ساتھ ہی رہے گے۔ اور الگ نہیں ہوں گے۔" سارہ نے اسے ڈپٹا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ان شاء اللہ۔" عرود نے مسکرا کر کہا۔

"چلو اب اندر۔ سب انتظار کر رہے ہیں۔ اور عبداللہ کو تو بہت ہی بھوک لگی تھی۔ سب

کچھ وہ کھا نہ گیا۔" سیڑھیوں سے اٹھتے ہوئے وہ بولی۔

"میرا گفٹ۔" عرود نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اندر ہے"۔ اس نے جواب دیا۔ اور آگے بڑھی۔ لیکن عروود اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اس نے سوالیہ نظروں سے عروود کی طرف دیکھا۔ عروود کی نظروں نے اسے سمجھا دیا کہ اسے کیا گفٹ چاہیے۔

"بولو"۔ اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

"عبداللہ کیا ہوا"۔ سارہ نے اسکے پیچھے دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اس نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔

اور سارہ جلدی سے اسکی سائیڈ سے گزری۔ اور حیرت سے دیکھتے عروود کو زبان چڑائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بدتمیز"۔ عروود اپنی آواز میں بولا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے کیک کاٹا۔ اور ساتھ ہی سختی سے منع کیا کہ کوئی بھی چھوٹے بچوں کی طرح

اسے وش نہیں کرے گا۔

کیک کاٹ کر پہلے اس نے سارہ کو کھلایا۔ اور پھر باقی سب کو۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مما بلکل ایسا کیک بناتی تھی"۔ جب سارہ نے اسکو کیک کھلایا تو وہ اچانک بولا۔ اسے

ایسے لگا کہ یہ مریم نے ہی بنایا ہے۔

"یہ سمیع کی وائف نے تمہارے لیے بھیجا ہے"۔ سارہ نے کہا۔

"انکو میری طرف سے تحینکس کہنا"۔ عروغ نے اداس لہجے میں کہا۔

اور سمیع کا دل کیا کہ سب مصلحتوں کو چھوڑیں۔ اور اس اہم دن کے موقع پہ عروغ کو سچ بتادے۔

"فاٹلی کیک کٹا۔ اوووف اتنی بھوک لگ رہی تھی"۔ عبداللہ نے کہا۔ اور نیدے پن کا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
مظاہرہ کرتے ہوئے نگلٹس سے پلیٹ بھر لی۔

Support@classicurdumaterial.com

"میں سوچتا تھا کہ سارہ کیسے اتنا کھا لیتی ہے۔ آج سمجھ آیا کہ یہ شاید تم لوگوں کے جینز

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
میں ہے"۔ عبداللہ کی پلیٹ سے نگلٹس اٹھاتے ہوئے عروغ نے کہا۔

جو عبداللہ نے دوبارہ چھین لیے۔

سارہ کا منہ کھل گیا۔ دونوں کے اس نیدے پن پہ۔ اور ایک نظر سمیع اور مائیک پہ ڈالی جو

کھانے میں مصروف تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا بدتمیزی ہے۔ کبھی نہیں کھایا کچھ"۔ سارہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔

"اپنے بھائی کو دیکھو۔ آج کا دن میرا ہے۔ اور یہ سب میرے لیے بنا ہے۔ اور یہ"۔ عرود نے عبداللہ کو گھورا۔

"بس اب دونوں انسانوں کی طرح کھاؤ"۔ سارہ نے دونوں کو چپ کرایا۔

عرود کھا چکا تو اس کا فون بجا۔ اس نے دیکھا تو حسن ذوہیب کا نمبر تھا۔ وہ ایکسکیوز کرتا باہر نکل گیا۔

"یاد آگیا آپ کو"۔ فون کان سے لگاتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"لیکن مجھے جب جب آپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ موجود نہیں ہوتے"۔ وہ سنجیدہ لہجے

میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مریم کے جانے کے بعد مجھے تب تمہیں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ میں مانتا ہوں اپنی غلطی۔ لیکن اس کے بعد میں دنیا کے جس کونے میں گیا۔ تم سے رابطے میں رہا ہر روز۔" حسن نے جواباً کہا۔

"پانچ منٹ کی کال کرتے ہیں آپ مجھے۔ ڈیڈ مجھے آپکا وقت چاہیے۔ جو آپکے پاس نہیں ہے۔ بہر حال آج کے دن کوئی بحث نہیں۔" اس نے مزید بحث کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

پانچ منٹ بات کرنے کے بعد جب فون بند ہوا۔ تو وہ مڑا۔ پیچھے سارہ کھڑی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "یہ تمہارے لیے۔" ایک ڈبی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے سارہ نے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com اس نے ڈبی کھولی تو اندر ڈائمنڈ سٹڈ تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "واؤ۔" وہ ستائشی انداز میں بولا۔ اسے یہ گفٹ بہت پسند آیا تھا۔

"ویسے ہو تو تم کنجوس سی۔ دل کیسے بڑا کر لیا۔" عروود نے اسے چھیڑا۔

"واپس کر دو۔" اس نے گھورا۔

"نہیں۔" عروود نے کہا۔ اور احتیاط سے پاکٹ میں ڈبی رکھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"چلو واک کرتے ہیں"۔ سارہ نے کہا۔

اور دونوں سرک پے چلنے لگے۔ وہاں عروود نے گارڈز بھی موجود تھے۔

اپنے گھر کے اندر کھڑکی کے پاس کھڑی مریم نے ان دونوں کو جی بھر کے دیکھا۔ یہ کام وہ اکثر کرتی تھی۔ جب وہ دونوں واک پہ نکلتے تھے۔

"سارہ ہم شادی کے بعد حسن مینشن نہیں رہیں گے"۔ اسکے قدم سے قدم ملا تے عروود نے کہا۔

"کیوں؟"۔ چلتے چلتے وہ کی۔ اور حیرت سے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مجھے اس گھر میں وحشت ہوتی ہے"۔ عروود نے آج ایک اور سچ بیان کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تو تمہارے ڈیڈ"۔ اس نے پوچھا۔ وہ جانتی تھی کہ عروود کو کیوں وحشت ہوتی ہے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"انکے تو ٹور ہی ختم نہیں ہوتے۔ اور ویلے بھی میرے ہونے نا ہونے سے انہیں کوئی

فرق نہیں پڑتا"۔ جینز کی پاکٹ میں ہاتھ پھنسائے وہ تلخ لہجے میں گویا ہوا۔

"عروود میں مانتی ہوں کہ انکی غلطی تھی۔ انہیں تمہیں اس وقت اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے

تھا۔ لیکن وہ تمہارے ڈیڈ ہیں۔ تم انکو اب معاف کر دو۔ جیسے میں نے کر دیا تھا اپنی ماما

CLASSIC URDU MATERIAL

کو۔ والدین کا رشتہ وہ واحد رشتہ ہے جو دوبارہ نہیں ملتا۔ ماں باپ اگر زندہ ہو تو بہن بھائی مل جاتے ہیں۔ بیوی بچے بھی دوبارہ مل جاتے ہیں۔ نہیں ملتے تو والدین نہیں ملتے۔" سارہ نے اسے رسان سے سمجھایا۔

"ٹھیک کہا تم نے۔ لیکن میں چاہ کر بھی اپنے دل میں انکے لیے وہ جذبات پیدا نہیں کر پارہا۔ جو میرے دل میں انکے لیے ہونے چاہیے۔" اس نے اپنا مسئلہ بتایا۔
"جس دن تم نے انہیں دل سے معاف کر دیا نا۔ اس دن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "آئی ہوپ"۔ وہ جواباً بولا۔

Support@classicurdumaterial.com اور وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> 

حسن ذوبیب جیسے ہی آفس سے واپس آیا تو اسکی نظر لان میں بیٹھی مریم پہ پڑی۔ اسکی چہرے پہ ناگورامی چھا گئی۔ مریم کا جلا ہوا چہرے اسکی طبیعت خراب کر دیتا تھا۔ اس حادثے کے بعد اس نے مریم سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ اور نہ اسکا ارادہ تھا۔ اسکے دل

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 356 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

میں مریم کے لیے جو تھوڑی بہت محبت تھی وہ نفرت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اسکا بس نہیں چلتا تھا۔ ورنہ وہ مریم کو گھر سے باہر نکال دیتا۔ مریم کو نظر انداز کر کے وہ آگے بڑھا۔ لیکن پھر مریم کی آواز پہ وہ رک گیا۔

"حسن میں جب سے ہاسپٹل سے آئی ہوں۔ آپ مجھے دیکھنے نہیں آئے۔" مریم نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"میرے اور تمہارے تعلقات پچھلے دس سال سے جیسے ہیں۔ اس کے بعد تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں دیکھنے آؤ گا۔" حسن نے طنزیہ انداز میں کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
پہل کی ہمیشہ۔" وہ دکھی لہجے میں بولی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
خیر کام کی بات کرو۔" وہ بیزار سے بولا۔

"حسن مجھے آپ کی ضرورت ہے۔" وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔

"لیکن مجھے نہ پہلے تھی نہ اب۔ بلکہ اس حادثے کے بعد تو میں تمہیں یہاں پہ برداشت کر رہا ہوں یہ کافی ہے۔" اپنی طرف سے حسن نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"حسن مجھے سمجھ آگئی تھی اس گریز کی وجہ۔ آپ سے یہ ہی امید کی جاسکتی ہے۔ آپکی اطلاع کے لیے بتاتی چلوں کہ صرف ایک سائیڈ سے گال اور گردن ہی جلتے ہیں۔ یہ سب سرجری سے ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ تلخ لہجے میں بولی۔

"تم نے شاید ڈاکٹر کی بات غور سے نہیں سنی۔ پلاسٹک سرجری کے بعد بھی داغ باقی رہے گے۔" حسن ذوہیب نے استہزایہ انداز میں کہا۔ اور آگے بڑھ گیا۔
پیچھے مریم نے تاسف سے اس مغرور شخص کو دیکھا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/> آکسفورڈ میں آج "ایلس ڈے" تھا۔ ایلس ڈے کی ہسٹری یہ ہے کہ ایلس نامی ایک لڑکی

اپنے دوستوں کے ساتھ کشتی میں سفر کر رہی تھی۔ اس کشتی میں ایک لیکچرار "لیوس

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کیل "بھی موجود تھا۔ ایلس نے اس سے کہا کہ وہ کہانی سنائے۔ تو لیوس نے ایک ایسی

لڑکی کی کہانی سنائی۔ جس کی شادی ہونے والی ہوتی ہے۔ اور وہ اس شادی سے خوش نہیں ہوتی۔ ایک دن وہ لڑکی ایک خرگوش کے پیچھے بھاگتی ہے۔ اور بھاگتے بھاگتے وہ خرگوش کی بل میں گر جاتی ہے۔ اندر جا کر وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچ جاتی ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ کہانی ایلس کو اتنی پسند آتی ہے کہ وہ اس آدمی سے کہتی ہے۔ کہ اس کو باقاعدہ طور پہ لکھے۔ وہ شخص ایلس کے کہنے پر اس کہانی کو لکھتا ہے۔ اور کہانی کا نام "ایلس ایڈونچر ان دی ونڈر لینڈ" رکھتا ہے۔ اور وہ کہانی بہت زیادہ مشہور ہوتی ہے۔ پھر بعد میں اس کہانی کہ یاد میں ایلس ڈے منایا جاتا ہے۔

ایلس ڈے پہ بہت سی تقریبات بہت سے جگہوں پہ منعقد ہوتی ہیں۔ ایلس ڈے کے موقع پہ کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔ میوزک کھانا اور ورکشاپ منعقد کی جاتی ہیں۔ اس میں ایلس کا ایک پتلا بنا کر شہر میں گھمایا گیا جاتا ہے۔ اور بہت سی لڑکیوں نے ایلس کی

طرح کا ڈریس پہن رکھا ہوتا ہے۔ اور ہر سال مختلف تہنیم ہوتی ہے۔ یہ چونکہ "دو ہزار سولہ

کا زمانہ تھا۔ تو اس سال یلس ڈے کی تہنیم "انیمیل ان ونڈر" تھی۔

سارہ آئیے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ تب اسکا موبائل بجا۔ اس نے دیکھا تو عروود تھا۔

"کیا مسئلہ ہے۔ دسویں دفعہ فون کر چکے ہو۔ جب تیار ہونگی تو ہی باہر نکلو گی۔" ہونٹوں

کا پاؤٹ بناتے ہوئے وہ بولی۔

"بس کرو۔ کتنا تیار ہونا ہے۔ نکاح نہیں ہے آج۔" عروود چڑ کر بولا۔

"آرہی ہوں۔ بس ویٹ کرو۔" سارہ نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

عروود بیزاری سے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اور کب سے سارہ کا انتظار کر رہا تھا۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسکی نظر سامنے سے آتی سارہ پہ پڑی۔ اس نے نیلے رنگ کا ٹخنوں کو چھوتا فراک پہن رکھا تھا۔ اور وہ ٹخنوں سے فراک اٹھاتی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔ اس نے پاؤں میں جوگرز ڈال رکھے تھے۔ بال کھلے چھوڑے ہوئے تھی۔ لائٹ لب اسٹک، کانوں میں بندے۔ عروود پلکے چھپکائے بغیر اپنی طرف آتی سارہ کو دیکھ رہا تھا۔ "اوہ مسٹر اٹھ جاؤ"۔ سارہ نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔ "ایسی بھی اب تم حسین نہیں لگ رہی"۔ عروود نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دل میں اس

نے ماشاء اللہ کہا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

"ریٹلی"۔ سارہ نے طنز انداز میں کہا۔ Support@classicurdumaterial.com

"چلیں بیٹھیں میڈم سارہ حیدر"۔ عروود نے اس ایک ادا سے اسکے لیے گاڑی کا دروازہ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کھولتے ہوئے کہا۔

اور سارہ بھی مغرور انداز میں سر جھٹکتے ہوئے کسی شہزادی کی طرح بیٹھی۔

اور عروود نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم نے کیوں کوئی گیٹ اپ نہیں کیا"۔ جب اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔ تو سارہ نے اس سے پوچھا۔

"کیا بنتا میں؟"۔ عروود نے سٹیئرنگ گھماتے ہوئے پوچھا۔

"خرگوش ہی بن جاتے۔ مجھے بہت پسند ہے۔ اور کہانی میں بھی ایک اہم کردار تھا اسکا"۔ سارہ نے اسے چھیڑا۔

"ابھی اتنا اندھا نہیں ہوا تمہارے پیار میں"۔ عروود جل کے بولا۔ اسے نہیں پسند تھی ایسی کہانیاں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ایس ڈے کے موقع پہ بہت سے لوگوں نے کہانی کے کرداروں کے گیٹ اپ کر رکھے تھے۔ بہت سی لڑکیاں ایس بنی ہوئی تھیں۔ اور نیلے فراک میں ملبوس تھیں۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لوگوں کا ایک ہجوم شہر میں ایک سے دوسری جگہ جا رہا تھا۔ جس میں وہ لوگ میوزیم بھی گئے۔ جہاں کہانی سے متعلق چیزیں رکھی گئی تھی۔ اور تھیٹر جہاں پہ ایس کی کہانی دیکھائی گئی بک شاپ جہاں لوگوں کی فرمائش پہ ایس کی کہانی والی کتاب دی جا رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس دوران عرود کی دہائیاں جاری رہی کہ ادھر دن برباد کرنے سے اچھا ہے۔ وہ سارہ کے فلیٹ پہ بیٹھ کے کوئی مووی ہی دیکھ لیں۔ لیکن سارہ نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ عرود بچارے نے تو یہ تک آفر کر دی کہ گھر میں بیٹھ کر ایلس والی مووی ہی دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن سارہ نے اسکی باتوں پہ کوئی توجہ نہ دی۔ ڈیڈ کے انتقال کے بعد یہ پہلا فیسٹیول تھا۔ جو وہ دیکھ رہی تھی۔ اور انجوائے کر رہی تھی۔

اور عرود کا دماغ کھول رہا تھا۔ کیونکہ سارہ کبھی ادھر جاتی اور کبھی ادھر جاتی تھی۔ ایک دفعہ تو وہ اسے بک شاپ سے کھینچ کے باہر لایا۔ وہ جو ایلس والی کتاب مفت حاصل

کرنے کے چکروں میں تھی۔ عرود کو گھور کر رہ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب اگر تم نے گھر جانے کی ضد کی تو اچھا نہیں ہوگا۔" جوگر میں مقید پاؤں اسکے

سینڈل میں مقید پاؤں پہ مارتے ہوئے وہ بولی۔

"جو تے چھپانا اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ پاؤں ہی کٹوانے پڑیں گے۔" جھک کر اپنا

پاؤں سلاتے ہوئے عرود نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جیسے ہی وہ اوپر اٹھا۔ سارہ پھر غائب ہو چکی تھی۔ ایک ٹھنڈی آہ بھرت ہوئے وہ ہجوم میں گھس کر پھر سارہ کو ڈھونڈنے لگا۔



"تمہاری آج کی حرکتیں دیکھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب اگر کوئی اس طرح کا فیسٹیول ہوا۔ تو میں تمہارے گھر کو باہر سے تالا لگا دوں گا۔ اور شادی کے بعد تو ایسے موقعوں پہ میں تمہیں کہیں دوسری جگہ ہی لے جاؤ گا۔" سارہ کے برابر میں چلتے ہوئے وہ بولا۔ فیسٹیول ختم ہو چکا تھا۔ چھ بجے کے بعد وہ فارغ ہوئے تھے۔ اور پھر وہ عروود کے گھر

گئے۔ وہاں پہ انہوں نے گھر میں ڈنر کیا۔ اور اب اسے گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔ لیکن گھر سے کچھ دور اس نے گاڑی رکوا دی۔ اور اب وہ پیدل چل رہے تھے۔

"بڑے ہی کوئی خطرناک اردے ہیں تمہارے۔" سارہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے فراک تھام رکھا تھا۔

"ایسے ویسے۔" عروود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بس مسکراتے ہی رہنا۔ تمہیں کیا تکلیف ہوئی تھی۔ جو گاڑی پیچھے رکوا دی۔ ایک تو پورا دن اس کو سنبھال سنبھال کر۔ اور اب پھر اسکو سنبھالنا پڑ رہا ہے۔" سارہ نے فراک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو میں نے آپ کی منتیں نہیں کی تھیں کہ یہ پہنیں آپ۔" عرود جل کے بولا۔ اسکے سارے زخم پھر ہرے ہو گئے تھے۔

"تم ہی خرید کے لائے تھے۔ اتنا لمبا خریدنے کی کیا ضرورت تھی۔" سارہ بھی چڑی۔

"لمبا میں نے جان بوجھ کر خریدا تھا۔ اور پہنچایا بھی آخری وقت تھا۔ تاکہ تم اپنا اردہ ملتوی

کر دو۔ پر تم بھی اپنے نام کی ایک ہو۔" عرود بھی جواباً چڑ کے بولا۔

Support@classicurdu material.com
"تمہاری اس حرکت کو دیکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نکاح کا جوڑا میں دوبارہ

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
سے پھر آؤ دوں گی۔" سارہ نے اسے دھمکایا۔

"یہ کوشش بھی کر کے دیکھ لو۔ پوری شہر کے ڈیرائزز کو میں نے تمہاری تصویر بیچھ دینی

ہے۔ کہ اس لڑکی کو کوئی سوٹ نہیں دینا۔" عرود نے بھی دھمکی دی۔ اور تھوڑا فاصلے پر

ہو گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ایک نمبر کے چالاک انسان ہو"۔ سارہ بے چاری اب یہ ہی کہہ سکتی تھی۔

"اور سنو۔ صبح رنگ پسند کرنے بھی جانا ہے۔ اور بھی بہت سے کام رہتے ہیں۔ وہ سارے کے سارے ڈیڈ کے آنے سے پہلے کمپلیٹ کرنے ہیں۔ تاکہ ڈیڈ کے آنے کے فوراً بعد نکاح رکھ لیں"۔ عرود اب دوسرے موضوع پہ آیا۔

"ڈیڈ کا انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کل ہی نکاح بھی کر لیتے ہیں۔ پتا نہیں کیا جلدی ہے تمہیں"۔ وہ اونچی آواز میں برہڑائی۔

"آخر تمہیں مسئلہ کیا ہے؟ کیوں تم چاہتی ہوں کہ دیر ہو؟"۔ ایک دم سارہ کے سامنے

<https://www.classicurdumaterial.com/> آتے ہوئے وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com سارہ جو اپنے دھیان میں تھی۔ اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ اور اسکی اس حرکت پہ اسے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> گھورا۔

"سوری"۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر وہ بولا۔

"عرود خوشیاں مجھے راس نہیں آتی"۔ وہ اپنا خدشہ زبان پہ لائی۔

"فضول باتیں مت کرو۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا"۔ عرود نے جواباً کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اور تم خود جو کہتے ہو وہ کیا ہے پھر"۔ اس نے استفسار کیا۔

"سارہ اس بات کو کسی غلط طریقے سے مت لینا۔ لیکن میری اور تمہاری محبت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ میں تم پہ آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتا ہوں۔ اور تم مجھ پہ آنکھیں کھول کر بھی نہیں کرتی۔ تو میرا پریشان ہونا بنتا ہے"۔ عروود نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ یہ اب نہیں کہنا چاہتا تھا۔ لیکن اب کہنا ضروری تھا۔ دوسری طرف سارہ کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں تم پہ اعتبار کرتی ہوں۔ اور اگر کبھی نہیں کیا تو سارہ

حیدر کی یہ بات یاد رکھنا کہ وہ پھر تمہارے سامنے آنے کے قابل نہیں سمجھے گی خود

کو"۔ وہ جواباً مضبوط لہجے میں بولی۔ Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ اگر کبھی ایسا ہوا بھی۔ تو تم ایسا کچھ نہیں کرو گی"۔ اسکے گھر کے سامنے رکے ہوئے وہ

بولا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب میں بھی تم پہ آنکھیں بند کر کے اعتماد کرو گی"۔ وہ جواباً

مسکرائی۔ اور اپنے فلیٹ کے دروازے کی طرف بڑھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ وہاں اس وقت تک کھڑا رہا۔ جب تک وہ اندر نہیں داخل ہو گئی۔

وہ واپس مڑا تو اسے ایسا لگا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ لیکن اسے اپنا وہم سمجھتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا۔



چودہ سالہ سارہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔ جس دن سے وہ حادثہ ہوا تھا۔ وہ ذہنی اور جسمانی اذیت میں مبتلا تھی۔ اسے سمجھ آگئی تھی کہ یہ سب مہر نے کیا ہے۔ لیکن وہ مہر سے اتنی خوفزدہ تھی کہ اس نے حسن کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "کچھ تو بولو سارہ"۔ مارتھا نے اس کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

Support@classicurdumaterial.com "ہوں"۔ وہ چونکی۔ وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ پاس مارتھا بھی بیٹھی ہے۔ مارتھا اور وہ بہت

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کم ملتے تھے۔ کبھی سال میں دو دفعہ تو کبھی تین دفعہ۔

"مجھے معاف کر دو۔ تمہارے ساتھ جو بھی ہوا۔ اسکی ذمہ دار میں ہی ہوں"۔ مارتھا نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ وہ رو رہی تھی۔

"پلیز ماما شرمندہ نہ کریں"۔ اس نے تڑپ کے ہاتھ کھولے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم میرے ساتھ چلو"۔ مارتھا نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے"۔ وہ حیرت سے بولی۔

"ہاں۔ لیکن ڈیوڈ نے ایک شرط رکھی ہے"۔ مارتھا نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کیسی شرط؟"

"کہ تم اپنا مزہب تبدیل کر کر عیسائی ہو جاؤ"۔ مارتھا نے قالین پہ نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

"اما آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ آپ جانتی ہیں نا اس بات کا مطلب۔ آپ یہ کیسے

کہہ سکتی ہیں"۔ سارہ غصے سے چلائی۔

Support@classicurdumaterial.com

"تو پھر کیا تمہیں ایسے مرنے کے لیے چھوڑ دوں"۔ مارتھا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کہا۔

"آپ کو اگر میری پروا ہوتی تو آپ مجھے چھوڑ کر جاتی ہی نہیں"۔ وہ ابھی بھی غصے میں

تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"غلطی ہوگئی تب۔ اب تو آتی ہونا۔" مارتھا آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔ سارہ کو پہلی دفعہ اس نے اونچی آواز میں بات کرتے دیکھا تھا۔

"آپ میری ماں ہیں۔ آپ کے دل میں میرے لیے بہت بعد میں پیار جاگا۔ اور جاگنا تھا کیونکہ وہ فطرت ہے۔ لیکن ماما وہ رب جو مجھے ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے۔ ایک چھوٹی سی بات پہ میں اسکا پسندیدہ دین چھوڑ دوں۔" وہ نرمی سے بولی۔

"اور ماما اس مسئلے کے اور بھی بہت سے حل نکل سکتے ہیں۔ اور میں اپنی چند روزہ زندگی کی حفاظت کے لیے اپنے رب کو ناراض نہیں کر سکتی۔" وہ اب کی بار مضبوط لہجے میں

بولی۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com "تو کیا کرو گی تم۔" مارتھا نے پوچھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "آپ دیکھیں بس۔" وہ بیڈ سے اترتے ہوئے بولی۔ اور حیدر کے کمرے کی طرف بڑھی۔

پانچ منٹ گئے۔ اسے حیدر کو سب کچھ بتانے میں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم گھٹیا عورت۔ کیا نہیں دیا میں نے تمہیں۔ عزت نام اور جتنا ہوسکا پیار دینے کی بھی کوشش کی۔ اور تم نے کیا کیا۔ میری معصوم بیٹی پہ اتنا ظلم۔ دل نہیں کانپا تمہارا۔" حیدر اونچی آواز میں دہاڑا۔

"یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ ایسا کچھ نہیں۔ اگر ایسا کچھ تھا۔ تو اس نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ یہ سب مارتھا کے کہنے پہ کہہ رہی ہے۔ حیدر مارتھا آپ کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہے۔" مہر نے اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے کہا۔ اسے سارہ سے اس بہادری کی امید نہیں تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اپنی بکواس بند کرو۔ میں پولیس کو بلا رہا ہوں۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ ویسے

Support@classicurdumaterial.com بھی آج لیبارٹری سے بھی رپورٹ آجائے گی۔ تو تمہارے خلاف ایک اور ثبوت بھی مل جائے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> گا۔ اور طلاق کے کاغذات بھی تیار کروا رہا ہوں میں۔" حیدر نو دو ٹوک انداز میں کہا۔

"جیڈر پلیز میں تمہارے بغیر مر جاؤ گی۔ ایسا نہیں کرو۔ اپنی بیٹیوں کا سوچو۔" مہر نے حیدر کے پاؤں پکڑے۔ حیدر پیچھے ہوا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ڈیڈ آپ ان کو نہ ہی پولیس کے حوالے کریں اور ہی ڈائوس دیں۔ اور مجھے پلیز ادھر سے لے جائیں۔" اس نے ایک نظر نیچے بیٹھی مہر پہ ڈالی اور دوسری سمی کھڑی اپنی بہنوں ہر۔ اور باپ سے کہا۔

"سارہ تم کیسی باتیں کر رہی ہوں؟" حیدر نے حیرت سے کہا۔

مارتھا کو بھی سارہ کے فیصلے پہ حیرت ہوئی۔

"ڈیڈ ماں کے بغیر رہنا بہت مشکل ہے۔ اور اب مہر ماما کو بھی عقل آجائے گی۔" اپنی بات مکمل کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اندر سے دروازہ لاک کر دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
تب ہی مارتھا اور حیدر کی نظریں ملیں۔ مارتھا نظریں چرا کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

Support@classicurdumaterial.com

حیدر نیچے بیٹھی مہر کو نظر انداز کر کے سڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مہر کے پاس نیچے زمین پہ اسکی دونوں بیٹیاں بیٹھ گئیں۔

"دیکھا تم لوگوں نے اپنے باپ کا رویہ۔ میں اس سارہ کو کبھی معاف نہیں کرو

گی۔" بیٹیوں کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے مہر بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواب اسکی بیٹیوں نے تاسف سے ماں کو دیکھا۔ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی اسکا سدھرنے کا ارادہ نہیں۔



"کیا کہا تم نے"۔ مریم نے بے یقینی سے سامنے کھڑے عرود کو دیکھا۔
"میں نے یہ کہا کہ مجھے آپ کی اس شکل سے نفرت ہے۔ آپ میرے سامنے مت آیا
کریں"۔ عرود غصے سے بولا۔

مریم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے عرود کو دیکھا۔ پچھلے کچھ دنوں سے عرود اس سے اکھڑا

اکھڑا تھا۔ اور اب یہ سب۔ وہ اٹے قدموں کمرے کے طرف بھاگی۔

"تم کدھر جا رہے ہو؟"۔ عرود جو کے ماں کے پیچھے جانے لگا تھا۔ باپ کی آواز پہ رکا۔

"ماما رو رہی ہیں"۔ وہ پریشان لہجے میں بولا۔

"تم نے جو کیا۔ بالکل ٹھیک کیا۔ اگر تم یہ سب نہیں کہتے تو تمہاری ماما سرجری کے لیے

نہیں مانتی۔ دیکھنا اس بات کو سننے کے بعد وہ فوراً مان جائے گی"۔ حسن نے کہا۔

"ماما ناراض نہ ہوں"۔ وہ فکر مندی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں ہوتی۔ تم اپنے دوست کے گھر جاؤ۔ میں مریم سے بات کرتا ہوں۔" حسن نے اسے تسلی دی۔

وہ نہیں جانا چاہتا تھا لیکن باپ کے مجبور کرنے پہ چلا گیا۔ اسکا دل اس سے چیخ چیخ کے کہہ رہا تھا کہ یہ تمہاری اپنی ماں سے آخری ملاقات ہے۔

عروود کے جانے کے بعد حسن فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ اس کا مریم اور عروود کو دور کرنے کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔ یہ سب اس نے عروود سے اسیلے کہلوا یا تھا کہ مریم گھر چھوڑ کے چلی جائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> منحل میں ٹاٹ کا پیوند اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com وہ کمرے میں آیا تو اسکی خواہش کے مطابق مریم اپنا سامان پیک کر رہی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "تمہیں جلد ہی طلاق کے کاغذات مل جائیں گے۔" سینے پہ دونوں بازو باندھتے ہوئے وہ

بولی۔

"جانتی ہو۔ تمہاری تو دلی مراد پوری ہو گئی نا۔ پتا نہیں کیوں مجھے ایسا لگا کہ عروود مجھ پہ جائے گا۔ لیکن وہ تم پہ چلا گیا۔" اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔ عروود کے ان

CLASSIC URDU MATERIAL

الفاظ نے اسکا دل چیر دیا تھا۔ وہ بھی فطرت میں باپ پہ چلا گیا تھا۔ مریم نے سمجھنے میں غلطی کی۔

"میرا بیٹا ہے۔ مجھ پہ ہی جائے گا۔" حسن نے فخریہ انداز میں کہا۔
"لیکن وہ میرا بھی بیٹا ہے۔ آج نہیں تو کل اسے اپنے غلط ہونے کا احساس ہو جائے گا۔" اب کی بار مریم مضبوط انداز میں بولی۔
"دیکھ لیں گے۔" حسن طنزیہ انداز میں بولا۔

مریم کے جانے کے بعد سائیڈ ٹیبل پہ پڑا مریم کے ہاتھ سے لکھا نوٹ اس نے پکڑا۔ اور

<https://www.classicurdumaterial.com/>
کچھ سوچنے لگا۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سارے ملازم حیرت سے عروود کا دیکھ رہے تھے جو اس وقت کچن میں کھڑا سارہ کی مدد کر

وارہا تھا۔ آج اس نے سارہ کو اپنے گھر لے چکا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ
کھانا وہ دونوں مل کے بنائیں گے۔

"یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے۔" وہ جیسے ہی مڑا۔ تو کچن کے دروازے پہ کھڑے ملازموں کو

دیکھ کر چلایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ملازم گھبرا کر منتشر ہو گئے۔

"حد ہے۔ دیکھ ایسے رہے ہیں جیسے میں کوئی عجوبہ ہوں۔" چھری پکڑتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

"ویسے کسی عجوبے سے کم بھی نہیں ہو تم۔" وہ جواباً بولی۔

"ایک تو تمہاری ہیلپ کر رہا ہوں۔ اور اوپر سے مجھے ہی باتیں سنارہی ہوں۔" اس نے چھری کاؤنٹر پہ پٹختے ہوئے مصنوعی ناراضگی دکھائی۔

"فری نہ ہو زیادہ۔ گھر آئے مہمان سے کام کروا رہے ہو کوئی شرم ہے تمہارے اندر۔" اس نے عرود کو گھورا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہونہ۔ ہر دوسرے دن تو ادھر موجود ہوتی ہو۔" اس نے سارہ کو چھیڑا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اووف کتنے بدتمیز ہو تم۔ خود منتیں کر کے مجھے بلایا۔ اور اب باتیں سنارہے ہو۔ دفع

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہو۔ میں جارہی ہوں۔" غصے سے اس نے ایپرن نیچے پٹھا اور باہر نکلی۔

عرود تو حیران و پریشان رہ گیا۔ اور فوراً باہر لپکا۔

سارہ غصے میں لاونج میں بیٹھنے کا سوچ رہی تھی۔ سامنے سے آتے حسن ذوہیب کو دیکھ

کر اسکا رنگ اڑا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف حسن کے ماتھے پہ بھی بل پڑے۔ اس لڑکی کا عرود کے قریب ہونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ وہ سر جھٹکتا سا رہ کے پیچھے کھڑے عرود کی جانب بڑھا۔

"اسلامُ علیکم انکل"۔ سارہ نے جھٹ سے سلام کیا۔

عرود کے گلے ملتے حسن نے بیزاری سے جواب دیا۔

عرود سے بات کرتے کرتے حسن کی نظر جیسے ہی سارہ کے پھرے پہ پڑی تو اسکے چہرے کا رنگ بدلا۔ آج پہلی دفعہ اس نے سارہ کا کان دیکھا تھا۔

دوسری طرف سارہ کو حسن ذوہیب کی نظریں مہر کی نظریں لگی۔ گھبرا کر اس نے کان کو

بالوں سے کور کرنا چاہا۔ جو پتا نہیں کیسے پیچھے ہٹ کر اسکا راز عیاں کر گئے۔

Support@classicurdumaterial.com

حسن ذوہیب فوراً وہاں سے ہٹا۔ اسے دو گھنٹے گے سب پتا کروانے میں۔ پھر اسکے لیے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
فیصلہ کرنا زیادہ آسان ہو گیا۔

دوسری طرف سارہ پریشان ہوئی۔

"ڈیڈ آگئے"۔ عرود چمکا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بدتمیز تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے کہ آج انکل آرہے ہیں۔ کیا سوچتے ہو گئے وہ میرے بارے میں کہ میں ادھر ہی پائی جاتی ہوں۔" سنبھلتے ہوئے سارہ نے کہا۔

"مجھے کیا پتا تھا کہ وہ ایک ہفتہ پہلے واپس آجائیں گے۔ اور تم سے زیادہ تو میں پریشان ہوں۔" عروود فوراً بولا۔

"کیوں؟" سارہ الجھی۔

"ڈیڈ جلدی آگئے۔ تو مطلب اب میری آزادی بھی جلدی ہی ختم ہونے والی ہے۔" عروود بے چاگی سے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں اپنے گھر جارہی ہوں۔ خود ہی بناؤ۔ سب کچھ۔" سارہ نے ایک ایک چباتے ہوئے
Support@classicurdumaterial.com
کہا۔ اور باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"ارے سنو تو۔" عروود اسکے پیچھے بھاگا۔



"یہ ڈیزائن اچھا ہے نا۔" ایک انگوٹھی اسکے سامنے کرتے ہوئے عروود نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بہت پیارا ہے۔" سارہ مسکراتے ہوئے بولی۔ وائیٹ گولڈ کی سمپل سی انگوٹھی تھی۔ جس پہ ایک ڈائمنڈ لگا ہوا تھا۔

"اور یہ تمہارے لیے۔" سارہ نے چاندی کی ایک انگوٹھی اسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ جو عروود کو پسند آئی۔

انگوٹھی پسند کر کے وہ باہر نکل آئے۔

"سارہ میرا بالکل دل نہیں کر رہا بر منگھم جانے کو۔" عروود نے گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ آج شام اسی بر منگھم کی فلائیٹ تھی۔ اسکے دوست کی انگیجمنٹ تھی۔

"تم نے جانا ہے۔ پہلے ہی تمہارے دوست کہتے ہیں۔ کہ تم صرف مجھ تک ہی محدود ہو گئے ہو۔" سارہ نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے سمجھایا۔

"تم بھی تو ساتھ چل سکتی ہونا۔ تمہیں بھی تو انوائیٹ کیا ہے۔" جب وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تو عروود بولا۔

"عروود اچھا نہیں لگتا۔ اور اب ویسے بھی کچھ دنوں تک ہمارا نکاح ہونے والا ہے۔ تو پھر ہم ساتھ ساتھ فنکشن اٹینڈ کریں گے۔" وہ جواباً بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ایک تو تمہارے اصول" - عرود منہ بناتے ہوئے بولا۔ وہ جواباً مسکرا دی۔

"سارہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ مجھے ایسے لگتا ہے۔ کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔" وہ

دونوں ایئر پورٹ میں موجود تھے جب عرود نے اس سے کہا۔

"کچھ نہیں ہوتا یہ سب تمہارے وہم ہیں۔" سارہ نے اسے تسلی دی۔

"لیکن تم مجھ سے وعدہ کرو۔ کوئی کچھ بھی کہے۔ تم مجھ سے آکر پوچھو گی۔" اس نے

وعدہ لینا چاہا۔ پتا نہیں کیوں آج پھر اسکے دل میں اُس دن کی طرح خطرے کی گھنٹی بج رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"میں وعدہ کرتی ہوں کہ صرف عرود حسن کا اعتبار کرو گی۔" وہ جواباً مسکراتے ہوئے
Support@classicurdumaterial.com بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
جواباً وہ پھیکے انداز سے مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ پھر وہ ایک محلے کے لیے

رکا۔ اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔ سارہ اسے بائے کر رہی تھی۔ اسے ایسے لگا کہ یہ ہمیشہ کے لیے
ہے۔



وہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر ہونے والی برف باری دیکھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 379 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"کافی"۔ حیدر نے کافی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈ آپ واپس آکسفورڈ چلے جائیں۔ کب تک آپ یہاں رہیں گے"۔ سارہ نے کافی پیتے ہوئے حیدر سے کہا۔ وہ دونوں پچھلے ایک سال سے لندن میں مقیم تھے۔ جہاں اسکا ذہنی اور جسمانی علاج چل رہا تھا۔ وہ راتوں کو اٹھ کر رونا شروع ہو جاتی تھی۔ بہت خوفزدہ رہتی تھی۔ پھر حیدر اسے لندن لے آیا۔ اپنی بہن کے گھر۔ سیمی شادی شدہ تھی۔ اور اسکا ایک بیٹا بھی تھا۔ لیکن سیمی کا رویہ بھی اسکے ساتھ اچھا نہیں تھا۔ تو حیدر پھر اسے لے اپنے فلیٹ میں شفٹ ہو گیا۔ پچھلے ایک سال سے وہ پوری دنیا کو بھٹلائے صرف اور صرف سارہ کا خیال رکھ رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سے بہت بہتر تھی۔

"جب مجھے لگا کہ تم ٹھیک ہو گئی ہو۔ تو ہم واپس چلے جائیں گے"۔ حیدر نے کہا۔

"لیکن ڈیڈ میں واپس نہیں جانا چاہتی"۔ سارہ نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم اگر یہاں رہی تو میں واپس نہیں جاسکو گا۔ اور تم وہاں پہ مسز طارق کے ساتھ علیحدہ رہوں گی۔ گارڈز کی نگرانی میں"۔ حیدر نے کہا۔

"ہوں"۔ وہ جواباً بس یہ ہی بول پائی۔ واپس تو جانا تھا۔ ماما بھی وہیں تھیں۔ اور ڈیڈ کا بزنس بھی۔

"صبح میں سیمی کے خاندانی وکیل کے پاس جاؤ گا۔ تو صبح میں زیان تمہارے پاس ہوگا"۔ حیدر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اسے بیڈروم میں جانے کا کہا۔ جب سارہ اپنے بیڈروم میں چلی گئی۔ تو وہ کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

زندگی کے یہ پندرہ سال بہت ہی عجیب گزرے تھے۔ مارتھا چلی گئی۔ تو اسے لگا کہ زندگی ختم

ہو گئی۔ لیکن سارہ کہ وجہ سے اسے زندگی دوبارہ سے جینے کا موقع ملا۔ پھر مہر سے شادی

ہوئی۔ تو زندگی کچھ بہتر ہوئی۔ اس نے مہر سے کبھی مارتھا والی محبت نہیں کی تھی۔ لیکن وہ

اسکی بیوی تھی تو محبت تو تھی ہی۔ پھر وہ مزید دو بیٹیوں کا باپ بنا۔ تینوں میں اس نے کبھی تفریق نہیں کی۔ لیکن ہوتا ہے نا کہ ایک بچہ والدین کو زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ اسے سارہ سے زیادہ محبت تھی۔ لیکن وہ شاید نہ اچھا شوہر تھا۔ تب ہی تو مارتھا اور مہر اس سے خوش نہیں تھیں۔ اور نہ اچھا باپ۔ تب ہی سارہ کے ساتھ وہ حادثہ ہو گیا۔ اور اسکی دونوں بیٹیاں

CLASSIC URDU MATERIAL

اس سے خوش نہیں تھی۔ کوئی اگر اسکی ذاتی زندگی کو غور سے دیکھتا تو حیران رہ جاتا کہ اتنا امیر شخص رشتوں کے معاملے میں امیر نہیں ہے۔



"آپ اب اپنی بیوی کے ساتھ ٹائم گزاریں۔ میں اب گھر پہ ہی رہوں گی۔" گاڑی سے اترتے ہوئے وہ سمیع سے بولی۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ میں مارکیٹ تک جا رہا ہوں۔ اگر آپ نے کچھ منگوانا ہے تو۔" سمیع نے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "نہیں شکریہ۔ اور آپ میرے گاڑی ہی لے جائیں۔" وہ گاڑی کا دروازہ بند کرتے

Support@classicurdumaterial.com ہوئے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> فلیٹ کے پاس پہنچ کر اس نے چابی لاک میں ڈالنی چاہی۔ تو اسے حیرت کا جھٹکا

لگا۔ کیونکہ دروازہ کھلا تھا۔ اس نے گھبرا کر سمیع کو گاڑی میں جاتے ہوئے دیکھا۔

"اندر آؤ۔" اس سے پہلے وہ وہاں بھاگتی۔ جانی پہچانی آواز پہ مڑی۔

"آپ۔" حسن ذوہیب کو اپنے فلیٹ میں دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" حسن ذوہیب سنجیدہ انداز میں بولا۔

وہ اندر داخل ہوئی۔ اور حسن ذوہیب کو ایک کرسی پیش کی۔ اور خود بیڈ کے ایک کونے میں سر جھکائے بیٹھ گئی۔

"تم عرود کی زندگی سے دور چلی جاؤ۔" وہ لگی لپیٹی بغیر بولا۔

"جی۔" حیرت سے سر اٹھاتے ہوئے وہ بولی۔

"ہاں کیونکہ یہ ہی تمہارے حق میں بہتر ہیں۔" وہ سنجیدہ انداز میں بولا۔

"میں وجہ جان سکتی ہوں۔ کہ میں آپکو عرود کے لیے کیوں پسند نہیں۔" وہ چھپتے انداز میں

<https://www.classicurdumaterial.com/>
بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

جواباً حسن خاموش رہا۔ اب اس احمقانہ سوال کا جواب وہ کیا دیتا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں آپکے کاروباری حریف کی جو بیٹی ہوں۔ تو آپ مجھے اس لیے پسند نہیں کرتے۔" اس

نے اندازہ لگایا۔

"مرے ہوئے لوگوں سے میں دشمنی نہیں رکھتا۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"میری ماں عیسائی ہے۔" اس نے اگلا اندازہ لگایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواباً حسن نے نفی میں سر ہلایا۔

"عروود تمہیں آج نہیں تو کل چھوڑ دے گا۔ تم اسکے لیے بہت سیریس ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری زندگی خراب ہو۔" حسن ذوہیب نے کہا۔

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ مجھ سے سچی محبت کرتا ہے۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"میں اسکا باپ ہوں۔ اور اسے منہایت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔ لیکن تم میری بات کا یقین نہیں کر رہی۔ لیکن اس ویڈیو کو دیکھ کر تمہیں حقیقت پتا چل جائے گی۔" موبائل

<https://www.classicurdumaterial.com/> اسکی طرف بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com سارہ نے جھجھکتے ہوئے موبائل اٹھا۔ موبائل پہ چلتی ویڈیو کو دیکھ کر عروود پہ اعتبار کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سارے کے سارے دعوے دھرے رہ گئے۔



عروود نے ایئر پورٹ میں داخل ہونے سے پہلے سارہ کا نمبر ملایا۔ لیکن وہ ابھی بھی بند جا رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پیشانی کو مسلتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔ کل بر منگھم آنے کے بعد سے اس کا سارہ سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ سمیع سے جب اس نے بات کی۔ تو اسے کچھ اطمینان ہوا کہ سارہ گھر پہ ہی ہے۔ لیکن آج صبح سے نہ سارہ فون اٹھا رہی تھی۔ اور نہ کوئی اور۔ بڑی مشکل سے اس نے فنکشن اٹینڈ کیا۔ اور اب وہ واپس جا رہا تھا۔

ایئر پورٹ پہ اسے مائیک نے ریسو کیا۔

"تم سب کدھر غائب ہو۔ کوئی میری کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔" مائیک کو دیکھ کر وہ پھٹ پڑا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "سوری وہ حسن سر کے گکیٹ آئے ہوئے تھے۔ تو سب ادھر ہی بڑی تھے۔" مائیک

Support@classicurdumaterial.com نظریں چراتے ہوئے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "سارہ کی طرف چلو۔" وہ باہر نکلتے ہوئے بولا۔

"سر پہلے گھر چلتے ہیں۔ حسن سر آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔" مائیک جواباً بولا۔

"نہیں۔ پہلے سارہ کی طرف۔" اس نے انکار کیا۔

مائیک نے دوبارہ کہنا مناسب نہیں سمجھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ کے گھر کے پاس جیسے ہی گاڑی پہنچی۔ وہ فوراً باہر نکلا۔ اور سارہ کے دروازے کے پاس پہنچا۔ زور زور سے دروازہ بجایا۔

"سارہ کدھر ہے؟" سامنے کھڑے عبداللہ کو سائیڈ پہ کر کے وہ اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ہے۔ سارہ کدھر ہے؟" سمیع کو بھی ادھر دیکھ کر وہ ٹھٹکا۔

"سارہ چلی گئی ہے" پیچھے کھڑے عبداللہ نے جواب دیا۔

"کیا مطلب کدھر چلی گئی؟" وہ عبداللہ کی طرف گھوما۔

"مجھے آج صبح سارہ کے فیملی وکیل نے کال کی۔ اور کہا کہ سارہ نے یہ فلیٹ میرے

نام کرنے کا کہا ہے۔ اور یہ بھی کہ سارہ یہاں سے چلی گئی ہے۔ کہاں گئی ہے۔ وہ

بھی یہ نہیں جانتا۔ لیکن تم پریشان نہیں ہو۔ ہم سب اس کو مل کر ڈھونڈے گے۔"

عبداللہ کے جواب نے اسے چکرا کر رکھ دیا۔

"ایسے کیسے وہ اسے بتائے بغیر چھوڑ کر جاسکتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی

ہے۔" چکراتے سر کو تھامتے ہوئے اس نے سوچا۔

"سر" اسے نیچے گرتے دیکھ کر وہ تینوں اس کی طرف بڑھے۔



حسن ذہیب پچھلے ایک سال سے بزنس میں اتنا مچو تھا کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہا کہ مریم کے اب اس طرح چلے جانے سے عروود کو اسکی کتنی ضرورت ہے۔ حیدر کسی خاندانی مسئلے کی وجہ سے ایک سال سے لندن میں مقیم تھا۔ تو وہ اطمینان سے اپنے بزنس کو پھیلانے میں لگا ہوا تھا۔ مریم کے جانے کے بعد اس نے مریم کے لکھے خط کو بدل دیا تھا۔

وہ خط پڑھنے کے بعد عروود نے کبھی مریم کا ذکر نہیں کیا۔ تو حسن مطمئن تھا کہ اب عروود

صرف اس سے پیار کرے گا۔ عجیب ہی کوئی محبت تھی حسن کی۔ جس میں وہ یہ برداشت نہیں کر پاتا تھا کہ عروود اسکے علاوہ کسی اور پہ توجہ دے۔

دوسری طرف عروود زندگی کے ایک عجیب موڑ پہ کھڑا تھا۔ ماما کا خط آج بھی اسکے پاس موجود

تھا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ اب ان دونوں لے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ کیونکہ وہ ان

دونوں سے نفرت کرتی ہیں۔ یہ بات وہ آج تک سمجھ نہیں سکا۔ ماما کے اس اچانک فیصلے

نے اسے حیران کر دیا تھا۔ اسے لگتا کہ ماما اس کی اس حرکت کی وجہ سے ناراض ہو کر گئی

CLASSIC URDU MATERIAL

ہیں۔ ماما کے جانے کے بعد وہ ایک لفظ نہیں بولا۔ اسلیے گھر کا کوئی بھی ملازم اسکی سوچوں سے واقف نہیں تھا۔

حسن ذویب سے اس کے تعلقات خراب ہو چکے تھے۔ ڈیڈ اپنے بزنس میں اتنے بڑی تھے کہ اسے بھول چکے تھے۔ ڈیڈ کو اتنا مطمئن دیکھ کر اسے اپنا شک یقین میں بدلتا محسوس ہوتا کہ مریم کے جانے میں حسن کا ہی ہاتھ ہے۔ ان سب چیزوں نے اسے حسن سے بیزار کر دیا۔ اور آنے والوں سالوں میں جہاں وہ مریم کو بھول نہیں پایا۔ وہاں اسکے دل میں حسن کے لیے بھی جذبات سرد پڑھ گئے۔

اور مریم کو اس نے خود نہیں ڈھونڈا۔ کیونکہ وہ آج تک کنفیوژ تھا کہ مریم کے جانے کے پیچھے کیا وجوہات ہیں۔
<http://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

لیکن زندگی میں اتنا سب ہونے کے باوجود وہ حیرت انگیز طور پر مثبت سوچ کا مالک تھا۔
<http://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"کیا تکلیف ہے۔ کیوں بار بار کال کر رہے ہو۔ کون مر گیا ہے؟" حسن فون اٹینڈ کرتے ہوئے دھاڑا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سر وہ عرود سر کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔ وہ اچانک نیچے گر گئے۔ ہم انکو ہو سپٹل لے کر جارہے ہیں۔" مائیک گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔
"کیا؟۔ کونلے ہو سپٹل؟"۔ حسن گھبراتے ہوئے بولا۔

وہ فوراً اپنی گاڑی کی طرف بھاگا۔ اور ڈرائیور کو ہٹا کر خود گاڑی ڈرائیو کرنا شروع کر دی۔
- سپیڈ خطرناک حد تک تیز تھی۔

ڈرائیور اسے سپیڈ آہستہ کرنے کو کہہ رہا تھا۔ لیکن وہ اس وقت صرف عرود کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ انہوں سوچوں میں غلطیاں اس نے سامنے سے تیز رفتار سے آتی گاڑی پہ دھیان نہیں دیا۔ اور جب ہوش آیا۔ تو بہت دیر ہو چکی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com 🍁🍁🍁

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حیدر وکیل سے مل کر واپس اپنی گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔ وہ سارہ کا حصہ اسکے نام منتقل کروانے کا کہہ آیا تھا۔ سارہ کا مستقبل ایک خوفناک جن کی طرح اسے ڈرائے رکھتا تھا۔ کیا کبھی زندگی کہ طرف لوٹے گی۔ کیا وہ کبھی خوش رہ پائے گی؟۔ کیا کوئی اسے اپنائے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ان سوچوں میں گم اسے پتا نہیں چلا کہ وہ سڑک پہ کھڑا ہو چکا تھا۔ ایک دم وہ اپنی سوچوں سے نکلا۔ اور سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی کو دیکھا۔

ڈرائیور نے بریک لگانے کی کوشش کی۔ لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔ سانس بند ہوتے ہوئے اسکی آنکھوں کے سامنے سارہ کا چہرہ تھا۔



ڈاکٹر نے کہا تھا کہ عروود اسٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوا ہے۔ اور کچھ دیر بعد ہوش میں آجائے گا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
عروود کی آنکھ کھلی تو اسکا سر بھاری ہو رہا ہے۔ سر کو دباتا وہ اٹھ بیٹھا۔ تب ہی اسکی نظر سامنے بیٹھے سمیع پہ پڑی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"سارہ کا کچھ پتا چلا؟" اس نے جلدی سے پوچھا۔

سمیع نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو کیا کر رہے ہیں آپ لوگ۔ ڈھونڈے اسکو۔" وہ تیز لہجے میں بولا۔

"حسن سر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔" سمیع سنجیدہ لہجے میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا؟" اسکا دل کانپا۔

"مائیک ادھر ہی ہے۔ اب ہمیں جانا ہے۔" سمیع نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسے ہیں وہ اب۔ وہ ٹھیک ہیں نا۔ انکو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی نا۔" وہ آنسو اندر دھکیلیتے ہوئے بولا۔

"بہتر ہیں وہ۔" سمیع نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد وہ ہاسپٹل میں تھے۔ حسن کی کنڈیشن دیکھ کر اسکا دل کانپ گیا۔

حسن کے چہرے پہ شیشے کھبے تھے۔ اسکا چہرہ دیکھنے لائق نہیں رہا تھا۔ لیکن باقی جسم پہ معمولی چوٹیں آئی تھیں۔ یہ اس غرور کی سزا تھی۔ جو حسن نے ساری زندگی کیا۔ اسکی رسی کھینچی جا چکی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ سر تھامے بیچ پہ بیٹھ گیا۔ ڈیڈ جب ہوش میں آئیں گے۔ تو انکی کیا کنڈیشن ہوگی۔ اپنی

اس حالت کو دیکھ کر۔ وہ اندازہ لگا سکتا تھا۔

حسن ذویب نے ساری زندگی اپنے چہرے سے ہی تو محبت کی تھی۔ اور وہ چہرہ نہ رہا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چہرے سے آنسو صاف کرتا وہ ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔ جو اسے حسن کی کنڈیشن کے بارے میں بتا سکے۔



"اسکو تمہاری ضرورت ہے۔ وہ اس وقت دوہری تکلیف سے گزر رہا ہے۔ اتنی ظالم نہ بنو۔" سمیع نے آج پھر اسے منانا چاہا۔
"لیکن وہ حسن۔" مریم جھجکتے ہوئے بولی۔

"وہ اس وقت کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔" اس نے اسکا خدشہ دور کرنا چاہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"لیکن اگر میں نے عروود کو حقیقت بتا دی۔ تو ہو سپٹل میں پڑے اپنے ڈیڈ سے اسے نفرت ہو جائے گی۔" اس نے اگلا خدشہ ظاہر کیا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
مریم کی بات سن اس ساری ٹینشن میں بھی اسکے چہرے پہ مسکراہٹ چھا گئی۔ مریم کتنے بڑے دل کی مالک ہے۔

"وہ میں سنبھال لوں گا۔ تم چلو۔" وہ اسکا پکڑتے ہوئے بولا۔

"سارہ کا کچھ پتا چلا؟" گھر سے باہر نکلتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"لندن چلی گئی ہیں وہ۔ اپنے کزن کی طرف"۔ وہ بولا۔

"حالات ٹھیک ہو جائیں۔ پھر میں خود واپس لاؤں گی اسے"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ اسے سارہ بہت پسند آئی تھی۔

"ضرور"۔ وہ بھی جواباً مسکرایا۔

جیسے ہی وہ ہسپتال پہنچے۔ عروود انہیں کوریڈور میں پریشانی سے ادھر سے ادھر چکر لگاتے نظر آیا۔

مریم کے دل کو کچھ ہوا۔ اتنے عرصے بعد وہ اپنے بیٹے سے ملے گی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
تھا کہ وہ توشی سے ہنسے یا روئے۔

Support@classicurdumaterial.com

اور عروود جو پریشانی سے ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔ سمیع کے ساتھ آتی مریم کو دیکھ کر
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ساکت رہ گیا۔

"کیسے ہو میری جان"۔ مریم اسے گلے لگانے کے لیے آگے بڑھی۔

"اب کیوں آئی ہیں آپ؟"۔ وہ پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے معاف کر دوں۔ مجھے تمہیں ایسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔" اس نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

"ایسے کیسے معاف کر دوں۔ سات آٹھ سال میں اس بات پہ تڑپا کہ میری وجہ سے آپ گئی۔ اور آپ کہہ رہی ہیں۔ میں آپ کو معاف کر دوں۔" مریم کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ بولا۔
"کوئی بھی ماں خوشی سے اپنی اولاد کو نہیں چھوڑتی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اولاد کی بھلائی کے لیے وہ اپنی اولاد کو چھوڑ دیتی ہیں۔ ان سالوں میں اگر تم مجھے یاد کرتے ہوئے تڑپے ہو۔ تو میں بھی سکون سے نہیں رہی۔ مجھے معاف کر دو۔" وہ روتے ہوئے

<https://www.classicurdumaterial.com/> بولی۔ اور ہاتھ جوڑ دیے۔

Support@classicurdumaterial.com "ماما پلیز۔" وہ تو تڑپ گیا۔ مریم کی اس حرکت پہ۔

<http://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "میں اگر آپ کو اس دن وہ سب نہ کہتا۔ تو آپ مجھے چھوڑ کر نہ جاتی۔ میری ہی غلطی

ہے۔" مریم کے گلے لگتے ہوئے وہ بھی رو دیا۔

"نہیں میں جان گئی تھی کہ وہ سب تم سے کہلویا گیا ہے۔" اس نے عروود کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تو پھر آپ واپس کیوں نہیں آئیں"۔ اس نے پوچھا۔

"کیا سارے سوال آج ہی پوچھنے ہیں۔ ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں"۔ اب کی بار سمیع نے مداخلت کی۔



"کیوں آتے ہو تم یہاں۔ میرا جواب کبھی بھی ہاں میں نہیں بدلے گا"۔ مریم نے سامنے کھڑے سمیع کو دیکھ کر کہا۔ اسکی عدت ختم ہونے کے بعد سمیع نے اسے پرپوز کیا تھا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔ لیکن سمیع ابھی بھی اپنے فیصلے پہ قائم تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/> "کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے"۔ سمیع کے لبوں کو ایک افسردہ مسکراہٹ نے

چھوا۔ اسے آج بھی مریم خود سے ہزار میل کے فاصلے پر محسوس ہوتی تھی۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "مجھ جیسی عورت سے شادی کر کے تم کبھی خوش نہیں رہ سکتے"۔ اپنے چہرے کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولی۔ حق مہر سے ملنے والی رقم سے اس نے اپنا علاج کروایا تھا

کہ کہیں کبھی راستے میں عرود مل جائے تو اسکے چہرے کو دیکھ کر اپنا منہ نہ موڑ

لے۔ علاج کے بعد اسکے چہرے کو دیکھ کر یہ لگتا تھا کہ اسکے چہرے پہ تیزاب گرا تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"محبت چہروں کی محتاج نہیں۔ محبت تو وہ جذبہ ہے۔ جس میں صرف محبوب کی روح نظر آتی ہے۔ خوبصورت ہونا یا نا ہونا محبت ہونے نا ہونے کی دلیل نہیں۔"۔ اسکے چوکھٹ پہ کھڑے سمیع نے ان الفاظ نے اسکا دل مولیا۔

"سمیع میں دوبارہ اب ماں نہیں بن سکتی"۔ اپنے پاؤں پہ نظر جمائے وہ بولی۔ عرود کی پیدائش پہ کچھ ایسی پیچیدگیاں ہو گئی تھیں کہ اب وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی تھی۔
"اولاد کی خواہش ہوتی۔ تو بہت پہلے ہی شادی کر لیتا"۔ مریم کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> مجھے قبول ہے"۔ وہ سر اٹھاتے ہوئے بولی۔ اکیلے زندگی گزار کر وہ تنگ آچکی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com پھر وقت نے ثابت کر دیا کہ اسکا یہ فیصلہ غلط نہیں تھا۔ سمیع نے اسے اتنا پیار دیا کہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اسے اپنا دامن تنگ لگنے لگا۔

سمیع نے اس سے کہا کہ وہ عرود سے رابطہ کرے۔ عرود کہتا نہیں ہے۔ لیکن وہ اسے بہت یاد کرتا ہے۔ مریم کے کہنے پر سمیع نے حسن ذوہیب کی نوکری نہیں چھوڑی تھی۔ لیکن مریم کے دل میں عرود کے لیے بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ یہ تو چاہتی تھی کہ سمیع عرود کے آس پاس رہے۔ لیکن وہ عرود سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ بدگمانی اس دن ختم ہوئی۔ جب سمیع کے ہاتھ عروود کے پاس موجود مریم کا خط لگا۔
لمحوں میں سارہ کھیل سمجھ گئی مریم۔ عروود سے بات کرنے سے پہلے اس نے حسن سے
بات کرنے کا سوچا۔

لیکن حسن کی بات نے اسے چکرا کر رکھ دیا۔ حسن نے کہا کہ اگر اس نے عروود کو کچھ
بتانے کی کوشش کی۔ تو وہ عروود کو مار کر خود کو مار لے گا۔
وہ ڈر گئی۔ وہ حسن ذوہیب کو اچھے سے جانتی تھی۔ اس نے سمیع کو عروود کو سب بتانے
سے روک دیا۔ اور خود بس عروود کی تصویریں دیکھ کر ہی گزارا کرنے لگی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
لیکن زندگی کچھ آسان ہوئی۔ جب وہ لوگ سارہ کے گھر کے سامنے شفٹ ہوئے۔ ان تمام
سالوں میں وہ دنیا سے کٹ کے صرف سمیع تک ہی محدود رہی۔ کیونکہ اسے دنیا کی ترجم
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
بھری نگاہیں اپنے اوپر پسند نہیں تھیں۔



حسن ذوہیب اس وقت خود سے شدید نفرت محسوس کر رہا تھا۔ ساری زندگی جس حُسن کے
غرور میں وہ مبتلا رہا۔ آج وہ حُسن ہی مانند پڑ گیا۔ تین دن پہلے اسے روم میں شفٹ کیا گیا
تھا۔ ان تین دنوں میں اس نے ڈاکٹرز اور عروود کے علاوہ کسی کو گھسنے نہیں دیا تھا۔ وہ

CLASSIC URDU MATERIAL

لوگوں کی ترحم بھری نگاہیں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ حسن ذوہیب تھا۔ وہ کیسے یہ برداشت کرتا کہ کُلمے کُلمے کے لوگ اس پر ترس کھائیں۔

اس نے پاس پڑے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ تو نفرت سے منہ پھیر لیا۔ اس چہرے کو برداشت کرنے سے اچھا تھا کہ وہ خودکشی کر لے۔

"ہاں خودکشی۔ یہ ٹھیک رہے گی۔ اس طرح لوگوں کو حسن ذوہیب کا مزاق اڑانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ اور اسے اس چہرے کے ساتھ زندگی بھی بسر نہیں کرنی پڑے گی۔" اس نے دل میں سوچا۔ اور پاس پڑے فروٹ باسکٹ میں سے چھری اٹھائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اسکے پاس تین گھنٹے تھے۔ تین گھنٹوں کے لیے اس نے سب کو کمرے میں آنے سے پہلے ہی روک دیا تھا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
لیکن اس سے پہلے اسے ایک کام کرنا تھا۔ اسے عروود کی زندگی کو آسان بنانا تھا۔ جو اس

نے اپنی محبت میں مشکل بنا دی تھی۔ بھلے اب وہ اس سے نفرت کر لے۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ وہ خود بھی اب خود سے نفرت کرتا تھا۔

لیکن عروود سے محبت کا فرض تو اس نے نبھانا تھا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

ابھی کچھ دیر پہلے وہ حسن ذویب کو دفنا کر آ رہا تھا۔ آج پہلی دفعہ اس نے اپنے دل میں باپ کے لیے محبت محسوس کی۔

جب اسے پتا چلا کہ حسن نے خودکشی کر لی۔ اور وہ بچ نہیں سکا۔ تو اسے لگا کہ اس سے سائبان چھن گیا۔

حسن ذویب کی خوشی کرنے کے ڈھائی گھنٹے بعد ڈاکٹر زاندر گئے تھے۔ تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ حسن کی کلائیوں سے اتنا خون بہہ چکا تھا کہ وہ مر گیا۔
"کچھ کھا لو بیٹا"۔ مریم نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بھوک نہیں ہے"۔ وہ جو ڈیڈ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ایکدم چونکا۔ مریم حیدر مینشن
Support@classicurdumaterial.com
میں موجود تھی۔ اور وہ سمیع اور مریم کی شادی کے بارے میں جان چکا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
"صبح سے کچھ نہیں کھایا تم نے۔ اس طرح تو بیمار پڑ جاؤ گے"۔ وہ فکر مندی سے بولی۔

"جب بھوک ہوگی تو کھا لوں گا۔ آپ فکر مند نہ ہو۔ میں ڈیڈ کی سڈی میں جا رہا

ہوں"۔ مریم کو ہاتھ دباتا وہ سڈی کی طرف بڑھا۔

مریم نے فکر مندی سے اسے جاتے دیکھا۔



حیدر کی موت نے سارہ کی زندگی مزید مشکل بنا دی۔ باپ ہی وہ واحد رشتہ تھا۔ جو اسکا اپنا تھا۔ اور اب وہ بھی نارہا۔ پھوپھو اور مہر نے اسے قصور وار ٹھہرایا حیدر کی موت کا۔

مارتھا نے اسے ایک پھر پرانی شرط کے ساتھ اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی۔ لیکن اس نے پھر مارتھا پہ غصہ کیا۔ اسے برا بھلا کہا کہ آپ کے چھوڑ جانے سے ہی میری زندگی ان طوفانوں کی زد میں ہے۔

حیدر کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد وکیل نے سارہ کا حصہ سارہ کے حوالے کیا۔ تو حیدر

میشن میں ایک بھونچال آگیا۔ اس معاملے میں سیمی اور مہر ایک ساتھ کھڑی ہو گئی۔ وہ یہ جائیداد کسی صورت مارتھا کی بیٹی اور حیدر کے قاتل کے حوالے نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تب سارہ نے دل پہ بھتر رکھ کر وہاں سے جانے کا سوچا۔ سولہ سال کی عمر تک وہ الگ ہو چکی تھی۔

سیمی نے تو اسکا پیچھا چھوڑ دیا۔ لیکن مہر نے نہیں چھوڑا۔ دھوکے اور اپنی طاقت سے مہر نے اسکی کافی جائیداد اپنالی۔ پھر ڈیڈ کا سیکرٹری جو کہ اب مہر کا تھا۔ اس کے مشورے سے وہ اپنی کچھ جائیداد کو مہر سے بچانے میں کامیاب ہوئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن زندگی کی اتنی مشکلات کے بعد وہ کسی پہ اعتبار نہیں کر سکی۔



"میں حسن ذوہیب۔ میں ساری زندگی اپنی ذہانت اور اپنے حُسن کے غرور میں مبتلا رہا۔ وہ غرور جو خدا کو پسند نہیں۔

میں نے اپنی طاقت کے زعم میں بہت سی زندگیوں کو برباد کیا۔ اپنے حسد کی وجہ سے میں نے مریم کا چہرہ جلوا دیا۔ کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ تم اس سے مجھ سے زیادہ محبت کرو۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> مجھے لگا تم خود اسے دھتکارو گے۔ لیکن تم نے ایسا نہیں کیا۔ تو میں نے دوسری چال چلی

۔ وہ کامیاب رہی۔ اسکے بعد تم صرف میرے بیٹے بن گئے۔ لیکن میں نے تمہیں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کھو دیا۔ اپنی مصروفیت میں۔

پھر تمہارا سارہ کو توجہ دینا مجھ سے برداشت نہ ہوا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ اس کو تم سے دور کر دو گا۔ پھر مجھے نہایت ہی آسان طریقہ نظر آیا۔ تم دونوں کو ایک دوسرے سے دور کرنے کا۔ سارہ کا وہ حادثہ۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب تم نے مریم سے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔ تب میں نے اس واقعے کی ویڈیو بنوالی تھی۔ مریم کو تڑپانے کے لیے۔

سارہ کو تم سے دور کرنے میں وہ کام آئی۔

بہت سی گناہ جو میں نے کیے۔ اس کی سزا ہے یہ چہرہ۔ لیکن حسن ذوہیب سزا برداشت نہیں کر سکتا۔ خود سے نفرت بہت بڑی سزا ہے۔ جو ان چند دنوں میں میں نے خود سے کی۔

حسن ذوہیب اس چہرے کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں نہیں جانتا کہ ٹھیک ہونگا یا

نہیں۔ لیکن میں اپنے دل سے اتر چکا ہوں۔ اور جو میرے دل سے اتر جائے۔ وہ پھر میری

زندگی سے بھی چلا جاتا ہے۔" Support@classicurdumaterial.com

http://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ حسن ذوہیب کے اس خط کو پڑھ کر عروود نے اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔ کیا کیا غلطی

کی تھی۔ اسکے باپ نے۔ اور معافی مانگے بنا حرام موت کو گلے لگا لیا۔



ایک مہینے بعد۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"پھر کیا سوچا تم نے"۔ وہ تینوں ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے۔ جب مریم نے عرود سے پوچھا۔ وہ اور سمیع اب حسن مینشن شفٹ ہو چکے تھے۔ اور یہ عرود کی خواہش تھی۔ اور عرود کی خواہش پہ اب مائیک اور سمیع اسکا بزنس دیکھ رہے تھے۔

"کس بارے میں"؟۔ وہ انجان بنا۔

"سارہ کے بارے میں"۔ مریم نے تحمل سے جواب دیا۔

"میں اس ٹاپک کو کلوز کر چکا ہوں۔ اور بس"۔ وہ دو ٹوک لہجے میں بولا۔

"تم جانتے ہو کہ وہ بے قصور ہے۔ دیکھو اس نے ساری زندگی بے اعتباری میں گزاری

ہے تو۔۔۔ سمیع ابھی بات ہی کر رہا تھا کہ عرود نے اسکی بات کاٹ دی۔

"میں یہ بات بہت دفعہ سن چکا ہوں۔ اور اس پہ غور کیا تو سمجھ آئی کہ سارہ حیدر نے

کبھی اعتبار کرنا ہی نہیں ہے۔ تو بہتر یہ ہی ہے۔ ہم دونوں اپنے اپنے حال پہ خوش

رہے"۔ وہ دو ٹوک لہجے میں بولا۔

"پہلے بھی اس وجہ سے تم لوگوں کا جھگڑا ہوا۔ لیکن تم مان گئے۔ اب کیوں نہیں مان

رہے"۔ مریم فکر مندی سے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیونکہ اس دفعہ بے اعتباری کا جو تمپڑ اس نے مجھے مارا ہے۔ وہ بہت زور کا تھا۔ میں اس سے وعدہ لے کے گیا تھا کہ وہ میرا صرف میرا اعتبار کرے گی۔ لیکن کیا کیا اس نے۔ پھر بے اعتباری۔ میں تنگ آگیا ہوں یہ بات سن سن کہ اسکے حالات ایسے تھے۔ کیا میرے حالات بہت درست تھے۔ مجھے آپ چھوڑ کے گئی۔ تو کیا میں نے عورت ذات سے نفرت کی۔ نہیں۔ وہ بس خود ترسی کا شکار ہے۔ اور کچھ نہیں۔" میز پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے وہ غصیلی آواز میں بولا۔

"پھر تو اس معاملے میں کہیں نا کہیں تم بھی قصور وار ہو۔" سمیع نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "میں کہاں سے قصور وار ہو گیا۔" وہ الجھ کے بولا۔

Support@classicurdumaterial.com "تمہیں کو مریم والی بات انہیں شروع میں ہی بتا دینی تھی۔ اگر تم انہیں بتا دیتے۔ تو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اس سب کی نوبت ہی نا آتی۔" سمیع نے تلخ لہجے میں کہا۔

"بالکل۔ اگر یہ بات میں اسے بتا دیتا نا تو سارہ حیدر جو مجھ پہ اعتبار نہیں کرتی تھی۔ میرے منہ پہ تمپڑ مار کہ مجھے اپنی زندگی سے نکال دیتی۔ اور کبھی مڑ کہ نہ دیکھتی۔ میں اسکا اعتبار جیت کر سے حقیقت بتانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ ---- غصے سے کہتا ہوا وہ اٹھا۔ اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا بنے گا ان دونوں کا"۔ مریم فکر مندی سے بولی۔

"تم پریشان نہ ہو۔ سارہ کے معاملے میں عروود کا دل بہت نرم ہے۔ وہ اس کے سامنے آئے گی۔ اور وہ اسے معاف کر دے گا"۔ مریم کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے تسلی دی۔

لیکن اس دفعہ سمیع کے اندازے غلط تھے۔



وہ اس وقت سارہ کے فلیٹ میں بیٹھا تھا۔ جو اس نے عبداللہ سے خرید لیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
یہ وہ جگہ تھی۔ جہاں ان دونوں کی خوبصورت یادیں زندہ تھیں۔ جہاں وہ لڑتے تھے۔ جہاں وہ سارہ سے اظہار محبت کرتا تھا۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کیا فائدہ ہوا ان سب کا۔ کچھ بھی تو نہیں بچا۔ وہ خالی ہاتھ رہ گیا۔ وہ ہنسنا بھول گیا۔ جب

مریم گئی تو اسے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ کیوں گئی۔ لیکن سارہ کے جانے کی وجہ اسے معلوم تھی۔ اس چیز نے اسکی ہنسی چھین لی۔ وہ اب مریم کے سامنے ہی مسکراتا تھا۔ وہ عروود جو محفل کی جان ہوا کرتا تھا۔ آج اپنی جان پہ حیران تھا۔ اسے لگتا تھا کہ اگر سارہ اس

CLASSIC URDU MATERIAL

سے دور گئی تو وہ مر جائے گا۔ وہ مر ہی تو گیا۔ جسم تو زندہ تھا۔ پھر جینے کی خواہش اب کم تھی۔ جو تھی وہ مریم کی وجہ سے تھی۔

"کیوں کیا تم نے ایسا۔ کیوں؟۔ میں تمہیں معاف نہیں کرو گا سارہ حیدر۔ اگر اس دفعہ کوئی لوٹے گا۔ تو وہ تم ہوگی۔ میں نہیں"۔ سامنے دیوار پہ لگی سارہ کی تصویروں سے وہ مخاطب ہوا۔

اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔

وہ گاڑی چلا رہا تھا۔ جب اچانک سے کوئی اسکی گاڑی کے سامنے آگیا۔ اس نے ایکدم

بریک لگائے۔ لیکن وہ شخص نیچے گر چکا تھا۔

وہ ایکدم گھبرا کر باہر نکلا۔ ہیڈ لائٹ کی روشنی میں اس نے دیکھا کہ وہ شخص بری طرح

زخمی تھا۔ شاید کسی نے اسے بہت مارا تھا۔

اس نے فوراً اسے گاڑی میں ڈالا۔ اور ہو سپٹل لے گیا۔



سارہ ہاتھ میں پرانا اخبار تھامے بیٹھی تھی۔ جس پہ حسن ذوہیب کے انتقال کی خبر تھی۔ حسن ذوہیب کی خودکشی کے بعد سامنے آنے والے حقائق اور مریم کی واپسی۔ یہ سب

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 406 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے اچھی طرح سمجھا گئے تھے۔ کہ مریم اور عروود کی جو ویڈیو اس نے دیکھی تھی۔ اسکا پس منظر کچھ اور تھا۔ اور ایک بار پھر وہ عروود پہ اعتبار نہیں کر سکی تھی۔

آنکھوں سے بہتے آنسوؤ کو اس نے صاف کیا۔ اور کافی لاتے زیان کی طرف متوجہ ہوئی۔ وہ اس وقت زیان سے ملنے اسکے فلیٹ میں موجود تھی۔

"واپس جانے کا کیا سوچا تم نے"۔ کافی اسکے سامنے رکھتے ہوئے وہ بولا۔

"وہ ہی فیصلہ ہے۔ جو ایک مہینے پہلے تھا"۔ کپ کی سطح پہ انگلی پھیرتے ہوئے وہ بولی۔

"تم جانتی ہو۔ یہ تم نہ صرف اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔ بلکہ عروود کے ساتھ بھی کر

رہی ہو۔ میں تمہیں یہ سب نہیں کرنے دوں گا"۔ وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"اگر میرا یہاں تمہارے گھر آنا تمہیں اتنا برا لگ رہا ہے۔ تو میں واپس اپنے گھر چلی جاتی ہوں"۔ وہ تیز لہجے میں بولی۔

"شٹ اپ - تم جانتی ہو ایسا نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ تم اب ساری

حقیقت جان چکی ہو۔ تو پھر یہ سب کیوں؟"۔ وہ فکر مندی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ سزا ہے میری۔ اس پہ اعتبار نہ کرنے کی۔ اور میں یہ برداشت کرو گی۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

"اور جو سزا اسے مل رہی ہے وہ۔" اسے تاسف سے دیکھتا وہ گویا ہوا۔

"اگر وہ سارہ حیدر کے ساتھ رہتا تو سزا ہوتی۔ اب تو وہ خوش رہے گا۔ اس کی زندگی میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس پہ اعتبار نہ کرتا ہو۔" وہ تلخ لہجے میں بولی۔

"اس ٹھوکر سے تم سمجھ گئی کہ کسی بھی رشتے کو قائم رکھنے کے لیے اعتبار کتنا ضروری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب کبھی ایسا نہیں ہوگا۔" زیان نے دوبارہ کوشش کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"نہیں زیان میں اپنا فیصلہ نہیں بدلو گی۔ میں اب کبھی واپس نہیں جاؤنگی۔ لندن میں

Support@classicurdumaterial.com
پڑھائی کمپلیٹ کروں گی۔ اور تب تک یہاں بھی ہمارا ایک آفس کھل جائے گی۔ تو اپنے ڈیڈ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کے بزنس کو سنبھالو گی۔" وہ اسے اپنے مستقبل کے پلان سے آگاہ کر رہی تھی۔ بھلا

مستقبل کو بھی کسی نے جانا ہے۔

"اور اگر وہ یہاں آگیا تمہارے پیچھے؟" زیان نے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"نہیں آئے۔ اب وہ کبھی نہیں آئے گا۔ دو مہینے سے میں ادھر ہوں۔ وہ اب نہیں آیا تو مطلب اب کبھی نہیں آئے گا۔" گال پہ بہتے آنسوؤ کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔

جواباً زیان نے تاسف سے اسے دیکھا۔ یہ ضد پتا نہیں رنگ دکھاتی۔



مارتھا انجیلینا اور عبداللہ کے ساتھ گھبرائی ہوئی ہو سہیل میں داخل ہوئی۔ اسے ڈیوڈ کے ایکسیڈنٹ کی اطلاع ملی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> جیسے ہی وہ مطلوبہ فلور پہ پہنچی۔ اسے عروود سامنے ٹہلتا ہوا نظر آیا۔

Support@classicurdumaterial.com "تم یہاں؟" مارتھا حیرت بھرے لہجے میں بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "ڈیوڈ انکل میری ہی گاڑی سے ٹکرانے والے تھے۔ انکو کسی نے بہت بری طرح مارا

تھا۔ پھر میں انکو ہاسپٹل لے آیا۔" وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"اب کیسے ہیں وہ؟" عبداللہ نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ابھی ہوئی میری ڈاکٹر سے بات - وہ اب پہلے سے کافی بہتر ہیں۔ تھوڑی دیر تک آپ ان سے مل سکتے ہیں۔" وہ ان تینوں کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"تمہارا بہت شکریہ بیٹا۔ تم ڈیوڈ کی مسلمانوں سے نفرت کو جانتے ہو۔ پھر بھی تم نے انکی اتنی ہلیپ کی۔" مارتھا نے کہا۔

"ہر کوئی اپنے عمل کا جوابدہ ہے۔" وہ جوابا بولا۔

"سارہ کا کچھ پتا چلا۔" مارتھا نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

اور انجیلینا نے اس وقت سارہ کی عقل کو کوسا۔ جس نے اتنا شاندار بندہ چھوڑ دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں نے پتا نہیں کیا۔ آپ لوگوں سے بھی اس نے رابطہ نہیں کیا۔ بہر حال آج نہیں تو

Support@classicurdumaterial.com

کل کر لے گی۔" وہ اس وقت ضبط کے کڑھے مراحل سے گزر رہا تھا۔ سارہ کا ذکر اسکے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زخم نئے سرے سے تازہ کر دیتا تھا۔

"میں بہت شرمندہ ہوں۔ جو اس بے وقوف لڑکی نے کیا۔ اس نے جیسے ہی رابطہ

کیا۔ میں تمہیں بتاؤ گی۔" مارتھا نے اسے یقین دلایا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔" وہ سنجیدہ لہجے میں کہتا وہاں سے رخصت ہو گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اووف کیا کر دیا تم نے سارہ"۔ مارتھا اور عبداللہ نے سوچا۔



ڈیوڈ کی ماں عیسائی اور باپ یہودی تھا۔ انہوں نے یہ شادی اپنی پسند سے کی تھی۔ لیکن جب اسکا باپ مسلمان ہوا تو اسکی ماں کے دل سے اسکے باپ کے لیے محبت ختم ہوگئی۔ ڈیوڈ اس وقت دس سال کا تھا۔ اسکی ماں نے اسکے باپ کے ساتھ رہنے سے انکار کر دیا۔ اور ڈیوڈ کو لے کر اپنی ماں کے گھر چلی گئی۔ اور پھر کسی اور سے شادی کر لی۔ اور ڈیوڈ کو باپ کو کسی تعصب پسند یہودی نے مار دیا۔ لیکن ڈیوڈ کو یہ ہی بتایا گیا کہ کسی مسلمان نے مارا ہے۔ ان سب کے بعد ڈیوڈ کو مسلمانوں سے نفرت ہوگئی۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اگر اسکا باپ مسلمان نہ ہوتا تو انکی زندگی آسان ہوتی۔ اس نے عیسائیت کا مذہب اپنایا۔ پھر اسے تجسس ہوا کہ ایسا کیا تھا۔ اسلام میں کہ اسکے باپ نے اپنا مذہب چھوڑ دیا۔ جیسے جیسے اس نے اسلام کا مطالعہ کیا تو اس پہ حقیقت آشکار ہوئی۔ اسلام کو جاننے کے باوجود اس نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ صرف اس وجہ سے کہ اسکے باپ نے ایسا کر کے اسے چھوڑ دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے ہر برا کام کیا زندگی میں۔ مارتھا کی اور سارہ کی زندگی مشکل بنائی۔ سارہ کو اس نے مارتھا سے صرف اسلیے دور رکھا کیونکہ وہ مسلمان تھی۔ پھر جوزف مسلمان ہو گیا تو جن حقیقتوں سے اس نے منہ موڑ لیا تھا۔ وہ اسکے سامنے دوبارہ کھڑی ہو گئیں۔ اور آج سب دھڑے کا دھرا رہ گیا۔ جب عروود نے اس کی جان بچائی۔

اس نے اب سوچ لیا تھا کہ وہ مسلمان ہوگا۔ اور اسکے اس فیصلے کو جاننے کے بعد مارتھا اور انجیلینا نے بھی اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔



"ہمارے ساتھ اس وقت عروود حسن موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے باپ کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد انکا برنس سنبھالا۔ اور ایک سال کے مختصر عرصے میں وہ برنس کو مزید بلندیوں پر لے گئے۔" لینکر مسکراتے ہوئے اس کا تعارف کرا رہی تھی۔

"اب نے اتنا کچھ کہہ دیا۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ بس یہ خدا کی رحمت اور میرے ساتھ جو مخلص لوگ ہیں۔ انکی محنت ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے عاجزی سے بولا۔

برنس کے بارے میں سوالات کرنے کے بعد اب لینکر اس سے ذاتی زندگی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ اور ذاتی زندگی سارہ کے بغیر تو پوری نہیں تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کے فیانسی کدھر ہوتی ہیں؟" - لینکر نے پوچھا۔

عروہ کی مسکراہٹ سمٹی۔ اسے نہیں پسند تھا کہ لوگ اس کی ذاتی زندگی میں اتنا گھسیں۔

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میری کوئی فیانسی نہیں"۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔ وہ یہ پیغام کسی تک پہنچانا چاہتا تھا۔

"یہ آپکی یونی کے دور کی پکچر ہے۔ جس میں آپ کی ایگجیمینٹ کا اعلان ہوا تھا"۔ لینکر ٹیب اسکے سامنے کرتے ہوئے بولی۔ جس میں اسکی اور سارہ کی پارٹی والی پکچر تھی۔

اذیت کی ایک لہر اسکے اندر اٹھی۔ پتا نہیں کیوں لوگوں کو دوسرے کے زخم ہرے کر

<https://www.classicurdumaterial.com/>
کے سکون ملتا ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

"یہ تب کی بات تھی۔ اور میں اب کی بات کر رہا ہوں۔ بہر حال اتنے مینرز تو سب میں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ہی ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی کسی بات کو اگنور کر رہا ہے۔ تو وہ بات کرنا اسے پسند

نہیں"۔ وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

لینکر کا رنگ بدلا۔ یہ بندہ بڑا مغرور مشہور تھا۔ بزنس سرکل میں۔ اپنے کام سے کام رکھنے

والا۔ بڑی مشکل سے ٹائم دیا تھا انٹرویو کے لیے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

معذرت کر کے وہ دوبارہ بزنس کے بارے میں پوچھنے لگی۔



فیس بک پہ وہ عرود کا آفیشل اکاؤنٹ بیٹھی تھی۔ اور عرود کی تصویر پہ ہاتھ پھیر رہی تھی۔
کتنا بدل گیا تھا نا۔ وہ اس ڈیڑھ سال کے عرصے میں۔ اس نے ہلکی ہلکی شیو رکھ لی۔ ہر
وقت ماتھے پہ گرے رہنے والے بال اب وہ دائیں طرف جیل سے سیٹ کر کے رکھتا
تھا۔ پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہو گیا تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں ایک سرد سا تاثر رہتا تھا۔ بزنس
کی دنیا میں وہ اپنا نام کما رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اور سارہ کے لیے سب سے تکلیف دہ بات یہ تھی کہ عرود اسکو بھول چکا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com اسکی زندگی پھر سے عجیب ہو چکی تھی۔ اور اب کی بار پہلے سے زیادہ پیچیدہ۔ وہ اب صرف

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پڑھائی تک محدود تھی۔ اس نے یہاں آنے کے بعد کسی سے رابطہ نہیں کیا۔ اور نہ کرنا

چاہتی تھی۔ زیان کے زریعے سے اسے اپنوں کی خبریں ملتی رہتی تھی۔ اور اسکی اُن کو۔ ماما
لوگوں کے مسلمان ہونے کا سن کر اسے بہت خوشی ہوئی۔

ایک سزا تھی۔ جو اس نے اپنے لیے مقرر کی تھی۔ جس کو وہ کاٹ رہی تھی۔ اور ساری
زندگی کاٹنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ سوچتی تھی کہ وہ کیسی انسان ہے۔ اپنی زندگی میں آنے والے ایک بہترین انسان کو اپنے ہی ہاتھوں زندگی سے نکال دیا۔ زبان اسے بہت سمجھاتا تھا۔ لیکن وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی تھی۔

زندگی ایک جگہ رک گئی تھی۔ اتنا عرصہ گزارنے کے بعد بھی اسے ایسے لگتا کہ آج وہ پہلا دن ہے جب اس نے عروہ کو چھوڑا تھا۔



وہ آج پھر سارہ کے فلیٹ میں موجود تھا۔ اور سگریٹ پی رہا تھا۔ روز کچھ دیر وہ یہاں گزارتا

تھا۔ وہ چاہ کر بھی سارہ کو بھلا نہیں پایا۔ وہ اس بے وفا کو بھلانا چاہتا تھا۔ جس نے اسے

کبھی کا نہیں چھوڑا۔ Support@classicurdumaterial.com

دنیا والوں کے لیے وقت آگے جا چکا تھا۔ لیکن وہ آج بھی گزرے لمحوں کی قید میں تھا۔ اور

رہنا چاہتا تھا۔ کبھی کبھی اس کا دل چاہتا کہ لندن میں مقیم سارہ کے پاس جائے۔ اور اس

کو جھنجھوڑ کے پوچھے کہ کیوں کیا میرا ساتھ ایسا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ایک دنیا رشک کرتی تھی عروود حسن پہ۔ بس ایک عروود ہی نہیں کرتا تھا خود پہ۔ وہ پھر ویسا ہو گیا تھا۔ جیسا مریم کے جانے کے بعد ہوا۔ اپنے جذبات کسی پہ عیاں نہ کرنے والا۔ لیکن تب اور اب میں بہت فرق تھا۔

سارہ کے جانے کی اسکی ہستی کو ایسا ہلایا کہ پھر وہ سنبھل نہ سکا۔



وہ بیکری سے نکل رہی تھی۔ جب کسی نے اسکی ہڈ کو کھینچا۔

ایک محلے کے لیے تو اسے لگا کے وقت رکھ گیا۔ وہ آگیا تھا۔ جس کا اس نے انتظار کیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
گہرا سانس لیتی وہ پلٹی۔ اور اپنے آپ کو آنے والے وقت کے لیے تیار کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"آئی ایم سوری"۔ پیچھے کھڑے لڑکے نے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اُس اوکے"۔ وہ فرد چہرے کے ساتھ بولی۔ اور باہر نکل آئی۔

آنسو اسکی چہرے کو تیزی سے بھگو رہے تھے۔ وہ نہیں بچ پارہی تھی۔ اپنے ماضی سے۔

باہر نکل کر وہ نیچے برف پہ بیٹھ گئی۔ اور رونے لگی۔ کیا کوئی اسکی طرح کا امیر بھی

ہوگا۔ جس کہ پاس سب کچھ تھا۔ پر کچھ نہ تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا ہوا سارہ"۔ زیان جو اپنے دوستوں کے ساتھ تھا۔ اسے اس طرح نیچے بیٹھے دیکھ کر گھبراہ گیا۔ اور دوستوں کو چھوڑ کر اسکی طرف لپکا۔

"میں اسکو بھول نہیں پا رہی"۔ سرخ چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے وہ بولی۔

"تو کس نے کہا کہ بھولو"۔ پنچوں کے بل اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔

"میں عجیب موڑ پہ ہو۔ نہ اسکے پاس جاسکتی ہوں۔ اور نہ اسکو بھلا سکتی ہوں"۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

"اس سزا کو اب ختم ہو جانا چاہیے"۔ زیان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہ سزا ختم نہیں ہوگی"۔ وہ چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"چلو آؤ تمہیں اپنے دوستوں سے ملو"۔ زیان اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ دونوں کی آنکھیں بالکل ایک جیسی ہیں"۔ زیان کی دوست بولی۔

"پھوپھو اور پاپا کی آنکھوں کا رنگ ایک تھا۔ تو ہم دونوں پھر ان پہ گئے"۔ وہ مسکراتے

ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آج کل لڑکیاں تو اسکے پیچھے بہت ہی پاگل ہیں۔ اتنا بھی اب کوئی پیارا نہیں۔" زیان کا دوست بولا۔ وہ موبائل کچھ دیکھ رہا تھا۔

"کون۔"

"یہ۔ عروود حسن۔" اس لڑکے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سارہ کے تاثرات تیزی سے بدلے۔ اور وہ معذرت کر کے اٹھ گئی۔

پیچھے زیان کا دل کیا سرپیٹ لے۔ جس بات سے اسکا دھیان ہٹانے کے لیے وہ اسے یہاں لایا تھا۔ وہ پھر چھڑ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>



Support@classicurdumaterial.com

"اپنی زندگی کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے۔" مریم اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کچھ نہیں۔" فائلوں میں سر دیے عروود نے کہا۔

"کیا مطلب کچھ نہیں کیا ساری زندگی ایسی ہی گزرنی ہے۔ اسکو واپس نہیں لانا۔ تو کم از

کم شادی تو کر لو۔" وہ تیز لہجے میں بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ چیپٹر میں اپنی زندگی سے کلوز کر چکا ہوں۔" وہ ابھی بھی بظاہر کام میں مشغول تھا۔ لیکن دل کی دنیا میں تو عجیب تباہی مچ رہی تھی۔

"عروود میری کوئی دس اولادیں نہیں کہ کسی ایک کے شادی کرنے سے مجھے کوئی فرق نہ پڑے۔ اور اپنے باپ کی نسل بھی تو آگے بڑھانی ہے تم نے۔" مریم نے ٹھان لیا تھا کہ اب دو ٹوک بات ہوگی۔

"کیا ہو گیا ہے آپکو۔ میں اس مسئلے پہ ڈیڑھ سال پہلے فیصلہ کر چکا ہوں۔ اور ایک انچ نہیں ہٹو گا اپنے فیصلے سے۔" وہ فائلوں سے سر اٹھاتے ہوئے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اس کے پاس جاؤ۔ اور یہ معاملہ حل کرو۔ کیوں تم فضول کی ضد لے کر بیٹھے ہو۔ اس طرح

کیسے گزری گی زندگی۔" مریم پریشان ہوئی۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اس دفعہ اگر کوئی لوٹے گا تو وہ سارہ حیدر ہوگی۔ میں نہیں۔" وہ دو ٹوک انداز میں بولا۔ اور

دوبارہ کام میں مشغول ہو گیا۔

مریم نے نفی میں سر ہلایا۔



"کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے۔" فاطمہ (مارتھا) غصے سے بولی۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 419 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ نے گھبراہ کر فون کو دیکھا۔ بغیر دیکھے اس نے فون اٹھا لیا تھا۔

"اما کیسی ہیں آپ؟" گہرا سانس لیتی وہ بولی۔

"جیو یا مرو۔ تم اس سے کیا؟" فاطمہ ابھی ابھی غصے میں تھی۔

"اللہ نہ کرے۔ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟" وہ خفگی سے بولی۔

"تمہیں بڑی فکر ہے میری"۔ فاطمہ نے شکوہ کیا۔

"فکر ہے اما۔ بس مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیا کرو۔ میں مانتی ہو کہ میں نے بہت غلط

کیا۔ مجھے آپ لوگوں کے ساتھ یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا"۔ وہ افسردہ لہجے میں بولی۔

"تم واپس آ جاؤ سارہ۔ بہت یاد آتی ہے تمہاری"۔ فاطمہ بھی افسردہ ہوئی۔

"اما پلیز مجھ سے وہ نہ مانگے جو میں نہیں دے سکتی۔ آپ لوگ مجھ سے ملنے آ جائیں"

۔ اس نے انکار کیا۔

"میں نہیں آ سکتی۔ تم جانتی ہو داؤد (ڈیوڈ) اب معذور ہے"۔ اُس نے اپنا مسئلہ بتایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ٹھیک ہے میں آؤنگی آپ سے ملنے"۔ اس نے ہار مانی۔ وہ بھی تھک چکی تھی اپنوں سے دور رہ کر۔ اس کے اپنوں نے اسکی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔ اب یہ اسکی ذمہ داری تھی کہ وہ انکی خواہش پوری کرے۔



"اگئی میری یاد"۔ فاطمہ نے سارہ کے گلے لگتے ہوئے کہا۔
"کب نہیں آئی"۔ وہ پھسکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ وہ ابھی ابھی واپس پہنچی تھی۔ اور سیدھی مارتھا کے پاس آئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "سفر کیسا گزرا۔ سب ٹھیک رہا"۔ فاطمہ نے اسے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے

Support@classicurdumaterial.com کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "سفر تو ٹھیک ہی گزرا۔ خدیجہ (انجیلینا) اور عبداللہ کے آنے میں ابھی کچھ ٹائم ہے۔ میں

داؤد (ڈیوڈ) انکل سے ملنا چاہتی ہوں"۔ وہ ابھی ابھی کھڑی تھی۔

"سچ میں"۔ فاطمہ کو حیرت ہوئی۔ اسے لگا کہ سارہ شاید ابھی بھی نفرت کرتی ہوں اپنے

سوتیلے باپ سے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جیسا آپ سوچ رہی ہیں۔ ویسا کچھ نہیں ہے۔ میں نے انہیں کب کا معاف کر دیا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں کچھ دیر داؤد کے کمرے میں بیٹھیں۔ داؤد نے اس سے اپنے گزشتہ رویے کی معافی مانگی۔ تھوڑی دیر باتیں ہوئی۔ جب عبداللہ اور خدیجہ آگئے تو وہ ان دونوں کو چھوڑ کر باہر آگئی۔

عبداللہ نے تو اس سے خوب شکوے کیے۔ وہ کافی ناراض تھا اس سے۔ لیکن اس نے منا لیا۔ خدیجہ تو اس دوران خاموش ہی بیٹھی رہی۔ ان دونوں بہنوں کی آپس میں دوستی نہیں

تھی۔ شاید اب ہو جائے۔ خدیجہ نے سوچا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

"پھر کیا فیصلہ کیا تم نے۔" فاطمہ نے اندر آتے ہوئے کہا۔ اور خدیجہ کو باپ کے پاس

بھیجا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"وہ ہی جو پہلے تھا۔" سارہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

"لیکن سارہ اب تم واپس آگئی ہوں۔ تو اب اس سب کو ختم ہو جانا چاہیے۔" عبداللہ نے

اسے سمجھانا چاہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"عبداللہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اب سب کچھ پہلے جیسا ہو جانا چاہیے۔" فاطمہ نے بھی

عبداللہ کی تائید کی۔

"اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ نہ میں اپنے مقام پر ہوں اور نہ

وہ۔" وہ جواباً بولی۔

"تو زندگی ایسے تو نہیں گزر سکتی۔" فاطمہ پریشان ہوئی۔

"اگر زندگی کو صرف گزارنا ہو تو وہ گزر ہی جاتی ہے۔" وہ تلخ لہجے میں بولی۔

"سارہ تم۔۔۔ عبداللہ نے کچھ کہنا چاہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں یہاں چند دنوں کے لیے ہوں۔ تو پلیز اس ٹاپک کو رہنے دیں۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر

Support@classicurdumaterial.com

مزید اس موضوع پہ بات کرنے سے روک دیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ دونوں وقتی طور پہ خاموش ہو گئے۔ لیکن اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تو نکالنا تھا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

عروود کی آج سیمی کے ساتھ میٹنگ تھی۔ سیمی چاہتی تھی کہ ان دونوں کی کمپنی ایک پروجیکٹ پہ ساتھ کام کریں۔

میٹنگ ختم ہوئی تو وہ اپنی سیکرٹری کے ساتھ باہر نکلا اور لفٹ کی جانب بڑھا۔ اور لفٹ کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔

جیسے ہی لفٹ کھلی تو اندر موجود شخصیت کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا۔ اسے لگا آس پاس سب دھندلا گیا ہے۔

دوسری طرف سارہ کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ عروود

سے سامنا ہوگا۔ اور وہ نا صرف اس کے سامنے کھڑا تھا۔ بلکہ ان کے آفس میں موجود تھا۔

Support@classicurdumaterial.com
"چلیں سر"۔ اسکی سیکرٹری بولی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
"ہوں"۔ وہ چونکا۔ اور لفٹ کے اندر داخل ہوا۔

وہ سانس روکے وہیں کھڑی رہی۔ لفٹ اب نیچلے فلور پہ جا رہی تھی۔ اور اسے یہ تک یاد نہیں رہا کہ اس نے تو پھوپھو کے آفس میں جانا ہے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری طرف عرود ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔ وہ سامنے تھی۔ اور وہ اس سے یہ پوچھ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس نے اسکے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ لیکن یہ تو طے تھا کہ اس دفعہ یہ فاصلہ سارہ حیدر نے ختم کرنے ہیں۔ اس نے ایک نظر ساتھ کھڑی سارہ پہ ڈالی جو سر جھکائے کھڑی تھی۔ وہ کافی کمزور لگی اسے۔ اور اسکے بال اب کافی لمبے تھے۔ تب ہی لفٹ کھلی اور سیکرٹری کے متوجہ کرنے پہ وہ باہر نکلا۔ جاتے جاتے ایک نظر اس نے سارہ پہ ڈالی جو اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

سارہ کی آنکھوں میں اُسے حسرت نظر آئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> اور عرود کی آنکھوں میں اُسے تاسف۔

Support@classicurdumaterial.com دونوں نے فوراً نظریں چرائی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> عرود مڑ گیا۔

اور سارہ حیدر کو یاد نہیں آ رہا تھا کہ پھوپھو کا آفس کون سے فلور پہ تھا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

"پھر کرو گے تم حیدر کی کمپنی کے ساتھ پروجیکٹ"۔ سمیع اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ہاں"۔ وہ بولا۔

"اچھا ہے کہ سارہ بھی آئی۔ مجھے خوشی ہے کہ اب مجھے معاملات اب سلجھ جائیں گے"۔ سمیع مسکرا کر بولا۔

"معاملات اتنے الجھ چکے ہیں کہ اب سدھرنے کی امید نہیں"۔ وہ تلخی سے بولا۔

"مایوسی کی باتیں نہیں کرو"۔ مریم نے اسکے کندھے پہ تمپڑ مارت ہوئے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مایوس نہیں ہو رہا ماما۔ بس ایسے ہی"۔ وہ پیشانی کو مسلتا ہوا بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"سر دبا دوں"۔ مریم فکر مندی سے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے نہیں ٹھیک ہوں میں۔ خیر سیمی میم کہہ رہی تھیں کہ ایک ڈنر ہم سب ساتھ

کریں۔ میں نے تین دن بعد کا ٹائم دیا"۔ وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

مریم اور سمیع نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اور اشارے سے کہا کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تو پھر ہم جائیں گے"۔ سمیع نے سنبھل کر کہا۔

"ہاں کیونکہ حالات کیسے بھی ہوں۔ میں اپنی بات سے پھرتا نہیں ہوں"۔ وہ صوفے کی پشت پہ بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔

"اور مجھے یقین ہے کہ اب تو یہ آنا جانا گے رہے گا"۔ مریم مسکرا کر بولی۔

عروہ نے اپنے تاثرات کو سپاٹ ہی رکھا۔ وہ کسی خوش فہمی کا شکار نہیں تھا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ اگر آپ یا مائیک میں سے کوئی اس پراجیکٹ کو دیکھ لے"۔ اس

نے سمیع سے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم جانتے ہو کہ مائیک کی مدر بیمار ہیں۔ اور جہاں تک بات ہے میری۔ تو مجھے تو تم اس

Support@classicurdumaterial.com

سے الگ ہی رکھو۔ کیونکہ میں اور مریم نے پلان کیا ہے کہ اب ہم ہر روز کہیں نا کہیں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

گھومنے جائیں گے۔ کیونکہ بہت عرصہ ہو گیا۔ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ وقت نہیں

گزارا۔ اور اس پروجیکٹ کو کرنے کے لیے دن رات ایک کرنے ہونگے"۔ ٹانگ پہ ٹانگ

رکتے ہوئے سمیع نے کہا۔

اور مریم نے چونک کے سمیع کو دیکھا۔ اس پلان سے وہ آگاہ نہیں تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"چلیں پھر آپ لوگ انجوائے کریں۔ میں دیکھ لیتا ہو اس پروجیکٹ کو"۔ عروود نے مسکرا کر مریم کی طرف دیکھ کر کہا۔ جو سمیع کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اسے بہت خوشی ہوتی تھی جب وہ مریم کو اس طرح سمیع کے ساتھ خوش دیکھتا تھا۔ مریم نے بہت مشکل زندگی گزاری تھی۔ لیکن اب وہ پرسکون تھی۔

"زندگی تو اور بھی کسی نے مشکل گزاری ہے۔ کیا اسے حق نہیں پرسکون ہونے کا"۔ اسکے دل نے کہا۔

"یہ حق اس نے خود سے خود چھینا ہے"۔ دماغ نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے"۔ دل نے فوراً سارہ کا دفاع کیا۔

Support@classicurdumaterial.com "جان بوجھ کر غلط کرنے کو غلطی نہیں کہیں گے"۔ دماغ نے اپنی دلیل پیش کی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> دل اور دماغ اب اپنے دلائل سے ایک دوسرے پہ سبقت لے جانے کی کوشش کر

رہے تھے۔ اور عروود مریم اور سمیع کے سامنے خود کو پرسکون شو کرنے کی کوشش میں لگا تھا۔



CLASSIC URDU MATERIAL

"پھوپھو پلیز مجھے یہ پروجیکٹ نہیں کرنا۔ اور ویلے بھی میں کچھ دنوں تک واپس چلی جاؤ گی۔ میں بس آپ لوگوں سے ملنے آئی تھی"۔ وہ سامنے بیٹھی پھوپھو سے بولی۔

"فضول قسم کی باتیں مت کرو۔ یہ پروجیکٹ کر کے چلی جانا۔ ویلے بھی تمہیں ہماری ضرورت نہیں"۔ سیمی نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ میں کیوں انکار کر رہی ہوں"۔ پھوپھو سے نظریں چراتے ہوئے وہ بولی۔

"جب تمہیں اس شخص سے کوئی تعلق قائم رکھنا ہی نہیں ہے۔ تو تمہیں اس چیز سے

کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے کہ وہ آس پاس ہے یا نہیں"۔ سیمی نے صاف گوئی کا مظاہرہ

کیا۔ [Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/)

اب سارہ کیا کہتی کہ جب وہ دور رہ کر اسکے ذکر پہ کترا کر گزر جاتا تھا تو وہ تکلیف میں

مبتلا ہو جاتی تھی۔ اور جب وہ سامنے ہو کر اسے نظر انداز کرے گا تو اسے کیسے فرق نہیں پڑے گا۔

"میں تو اب آئی ہوں۔ یہ پروجیکٹ تو آپ لوگوں نے پہلے سے ہی پلان کر رکھا تھا۔ تو آپ

خود اسے میرے سے زیادہ اچھے طریقے سے دیکھ لیں گی۔ اور مجھے تو کوئی تجربہ بھی نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

ہے۔ جب کہ وہ پچھلے ڈیڑھ سال سے اپنا بزنس دیکھ رہا ہے۔ آپ کا پروجیکٹ برباد ہو جائے گا۔ اس نے پھوپھو کو سمجھانا چاہا۔

"اب لندن میں تو تم ہی بزنس سنبھالنا ہے اچھا ہے تجربہ ہو جائے گا۔" سیمی جواباً بولی۔ اس لڑکی کے مزاج تو وہ درست کرنے کا تہیہ کر چکی تھی۔

"لیکن یہ نا صرف ہماری رپوریشن کا معاملہ ہے۔ بلکہ دوسری کمپنی کی بھی۔" سارہ نے اگلا نقطہ پیش کیا۔

"فکر نہیں کرو۔ مجھے عروہ پہ پورا بھروسہ ہے۔ تم بس کل سے آفس جانے کی تیاری کرو۔"

سیمی نے انکار کی ساری راہیں مسدود کر دی۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ جواباً کچھ نہ بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اپنی سیکرٹری کے ساتھ جیسے ہی سیمی کے آفس میں داخل ہوا۔ سامنے بیٹھی سارہ کو دیکھ کر اسے دھچکا لگا۔

"آپ کدھر ہیں؟" سامنے بیٹھی سارہ کو نظر انداز کر کے اس نے سیمی سے فون پہ کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سارہ کے دل پہ بہت سے آنسو گرے۔ یہ راستہ اس کا اپنا منتخب کردہ تھا۔ اب اس سے عروود کی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"یہ پراجیکٹ تم نے سارہ کے ساتھ کرنا ہے۔" سیمی کے جواب پہ وہ کچھ نہ کہہ سکا۔ وہ اسکا ساتھ تو چاہتا تھا۔ پر اسطرح نہیں۔

تھوڑی دیر میں میٹنگ روم میں میٹنگ کر رہے تھے۔

اور سارہ میٹنگ سے عروود پہ غور کر رہی تھی۔ پتا نہیں پھر کبھی اسطرح ساتھ بیٹھنے کا موقع ملے یا نہ ملے۔ اور انداز ایسا جیسے اسکی بات سمجھنے کے لیے اسکی طرف دیکھ رہی ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
عروود بہت اچھے طریقے سے سب کو سمجھا رہا تھا۔ اور وہ اس نئے عروود میں پرانے عروود کو تلاش کر رہی تھی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دوسری طرف عروود بھی سارہ کی بے توجہی محسوس کر رہا تھا۔ وہ بھی گاہے بگاہے اپنی طرف دیکھتی سارہ کو سرسری سا دیکھتا۔ لیکن انداز ایسا تھا جیسے کچھ سمجھانے کے لیے دیکھ رہا ہو۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے سارہ پہ غصہ بھی آ رہا تھا۔ وہ کیوں اس سے معافی مانگ کر اپنی اور اسکی زندگی آسان نہیں بنا دیتی۔

"مس حیدر آپ کیا کہتی ہیں؟" اس نے اچانک سارہ کو مخاطب کیا۔

اور سارہ سٹپٹا گئی۔

"آپ جو بھی کہہ رہے ہیں۔ میری بھی وہ بہ رائے ہے۔" وہ ایک دم بوکھلا کر بولی۔

اور نہ چاہتے ہوئے بھی عروود کے چہرے پہ مسکراہٹ چھا گئی۔

وہ دوبارہ سے بوٹے لگا۔ اب کی بار سارہ نے اسکی باتوں پہ دھیان دینا شروع کیا۔ کیونکہ پھر

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اسکی باری تھی۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ جینز کے اوپر ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہنے بالوں کو گول مول کر کے کچھ لگا کر لاؤنج میں

بیٹھی تھی۔ جب اندر داخل ہوتے سمیع کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ اسکا ہاتھ غیر ارادی طور

پہ اپنے بالوں کی طرف گیا۔ لیکن پیچھے داخل ہوتی مریم کو دیکھ کر اس نے ہاتھ گرا دیا۔

اور مریم کے پیچھے آتے عروود کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ یہ ماجرا کیا ہے آخر۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آگے آپ لوگ"۔ پھوپھو لاونج میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔ اور مریم کے گلے لگی۔

"کیسی ہو بیٹا؟"۔ مریم اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہوں"۔ وہ شرمندگی سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"کیا ہو رہا ہے آج کل"۔ سمیع نے اس سے پوچھا۔

"بس کچھ خاص نہیں"۔ ایک نظر سامنے بیٹھے عروود پہ ڈالے ہوئے وہ بولی۔

پھر سیمی مریم اور سمیع سے باتیں کرنے لگی۔ اور وہ اور عروود چپ بیٹھے رہے۔

"سارہ عروود کو گھر دکھاؤ"۔ سیمی اچانک بولیں۔ اور اس نے گھبراہ کر عروود کو دیکھا۔ جو بے

تاثر انداز میں بیٹھا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"ہاں ہاں جاؤ عروود"۔ مریم خوش ہو کر کہا۔ اس طرح دونوں لے اختلافات ختم ہونگے۔

عروود کچھ بولے بغیر یہ سوچ کر کھڑا ہو گیا کہ شاید سارہ حیدر کو کچھ شرم آجائے۔ اور وہ اس سے معافی مانگ لے۔

سارہ مرے مرے قدموں سے عروود کے پیچھے چلنے لگی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مس حیدر میں آج پہلی دفعہ آپکے گھر آیا ہوں۔ اور بلیو می مجھے آپکے گھر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔" عرود اچانک مڑتے ہوئے بولا۔

سارہ جو اپنے ہی دھیان میں تھی۔ ایک دم عرود سے ٹکرائی۔ اور دیوار پہ ہاتھ رکھ کے خود کو گرنے سے روکا۔

"دھیان سے۔" عرود بے ساختہ بولا۔

اور سارہ تو اس نرم لہجے پہ حیران رہ گئی۔

اس نے عرود کو پورا گھر دکھایا۔ اس دوران انکے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

جب وہ واپس لاؤنج کی طرف جا رہے تھے۔ تب پتا نہیں کیوں وہ بول پڑی کہ

Support@classicurdumaterial.com

"تم نے شادی کیوں نہیں کی؟"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ سارہ سے آگے تھا۔ جب سارہ نے اس سے یہ سوال پوچھا۔ غصے کی ایک تیز لہر اسکے اندر اٹھی۔ وہ گھوما۔

"مجھے پسند نہیں کہ اجنبی لوگ مجھ سے پرسنل سوال کریں مس حیدر۔" سارہ کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر وہ بولا۔ اور آگے بڑھ گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ساکت رہ گئی۔ کتنی اجنبیت تھی نا عرود کے چہرے پہ۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ کچھ باقی نہیں رہا۔

آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے موبائل پہ ایک نمبر ملایا۔ اسے ضروری کال کرنی تھی۔



وہ آج پھر سارہ کے فلیٹ میں بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔ اور سارہ کو سوچ رہا تھا۔
کتنی اکڑ ہے نا اس میں۔ مجال ہے جو ایک لفظ بھی کہا ہو۔ اور اپنی غلطی کو مانا ہو۔ لیکن وہ بھی خود نہیں پلٹا گا۔ سارہ حیدر کو ہی پلٹنا ہوگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
وہ ان ہی سوچو میں گم تھا کہ اچانک اس کا موبائل بجا۔ اس نے دیکھا تو اجنبی نمبر تھا۔ اس نے انکوار کرنا چاہا پھر یہ سوچ کر اٹھالیا کہ شاید کوئی ضروری کال ہو۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"میں زیان احمد بات کر رہا ہوں۔ سارہ حیدر کا کزن"۔ زیان نے فوراً سے اپنا تعارف کروایا۔

"اوہ کیسے ہیں آپ"۔ اسے حیرت ہوئی زیان کی کال پہ۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔ لیکن سارہ ٹھیک نہیں"۔ زیان بولا۔

"تک کیا ہوا اسکو"۔ وہ ایکدم گھبرا گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ہوا تو کچھ نہیں۔ لیکن جو اس نے کیا۔ میں اسکا ریزن بتانا چاہتا ہوں۔" زیان نے اسکو تسلی دی۔

"کیوں اس نے تمہیں اپنا وکیل بنایا ہے۔" وہ استہزیاء انداز میں بولا۔ اسے سارہ سے یہ امید نہیں تھی۔ بزدل نہ ہو تو۔

"سارہ کو حسن ذوہیب کی ڈیٹھ کی خبر نے سب کچھ اچھے سے سمجھا دیا تھا۔ لیکن جانتے ہو کہ وہ کیوں واپس نہیں آئی۔ اور اب بھی تم سے کترا رہی ہے۔ کیونکہ وہ خود کو اس چیز کی سزا دے رہی ہے کہ اس نے تم پہ اعتبار نہیں کیا۔ عرود میں گواہ ہوں اسکی بے

چینیوں اور ان آنسوؤ کا جو اس نے تمہارے لیے بہائے۔" زیان نے ایک ہی سانس میں
انکشاف کیے۔
<http://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

"تو وہ آئے اور مجھ سے معافی مانگے۔ سب پہلے جیسا ہو جائے گا۔" وہ سنہٹتے ہوئے
بولا۔ بدگمانی کی کچھ دھند چھٹی تھی۔

"وہ نہیں آئے گی۔ کیونکہ اسکا کہنا ہے کہ وہ تمہارے قابل نہیں۔" زیان نے اگلا انکشاف
کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"خیر یہ تو سارہ حیدر کی پرانی عادت ہے خود سے کہانیاں بنانے کی۔ لیکن میں اس دفعہ نہیں جاؤنگا اسکے پاس۔ اسکو آنا ہوگا واپس۔ تم سمجھاؤ اسکو"۔ اس نے اپنی ضد قائم رکھی۔

"یہ ناممکن ہے تم جانتے ہو اسکو۔ اور وہ اب آئے گی بھی نہیں۔ تم جانتے ہو وہ اس وقت کدھر ہے"۔ زیان نے اسکو سمجھانا چاہا۔

اور زیان کی اگلی بات سن کر اسکے ماتھے کی رگیں تنی۔



آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ جنہیں وہ بے دردی سے صاف کر رہی

تھی۔ پھوپھو اور ماما لوگوں کو بتائے بغیر وہ واپس لندن جا رہی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

اس سے زیادہ اسکی ہمت نہیں تھی عروود کی بیگانگی برداشت کرنے کی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اکتنا تکلیف دہ لمحہ ہوتا ہے نا۔ محبت آپکے سامنے ہوتے ہوئے بھی سامنے نہ ہو"۔

اسکو ایک امید تھی کہ شاید عروود ہی پہل کر دے۔ لیکن وہ بھول گئی کہ۔

"اپنی غلطیوں کو خود ہی سدھارا جاتا ہے"۔

CLASSIC URDU MATERIAL

عروود نے اپنا دل اسکی طرف سے سخت کر لیا تھا۔ اور اس کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ جا کر خود معافی مانگے۔ اگر عروود نے اسے معاف نہ کیا۔ تو اسکا مان لٹ جائے گا۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ تو وہ بھی اپنے خیالات سے باہر نکلی۔

"کیا ہوا"۔ اس نے فرنٹ پہ بیٹھے ڈرائیور سے پوچھا۔

لیکن ڈرائیور کچھ کلمے بغیر گاڑی سے اترا۔ اور اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

وہ حیرت سے باہر نکلی۔ لیکن باہر نکل کر اسے احساس ہوا کہ اس سے کتنی بڑی غلطی ہوئی ہے۔ سامنے موجود شخص انکا ڈرائیور نہیں تھا۔ وہ کوئی نقاب پوش تھا۔ جن نے آنکھوں

<https://www.classicurdumaterial.com/> کو گلاسز سے چھپا رکھا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا۔ لیکن ڈرائیور سے اسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے پہلے وہ کچھ اور کرتی۔ ڈرائیور نے اس منہ پہ سختی سے رومال رکھا۔

بے ہوش ہوتے ہوئے اسے لگا کہ یہ خوشبو مانوس سی تھی۔ اور اسکے اغوا میں انکے ملازم ملوث تھے۔



CLASSIC URDU MATERIAL

چکراتے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھی۔ جب کچھ ہوش ٹھکانے آئے تو اسے یاد آیا کہ وہ تو اغوا ہوئی تھی۔ سر اٹھا کر اس نے ادھر ادھر دیکھنا چاہا۔ یہ دیکھ کر اسے جھٹکا لگا کہ وہ تو اپنے ہیڈنگٹن والے فلیٹ میں موجود ہے۔ وہ گھبراہ گئی۔ عبداللہ نے اسے یہ تو بتا تھا کہ اس نے اسکا فلیٹ بیچ دیا۔ پر یہ نہیں بتا کہ کس کو بیچا ہے۔ اور فلیٹ کی دیواروں پہ جا بجا اسکی تصویریں لگی تھیں۔ اس کے ذہن میں کسی کا نام آیا کہ شاید یہ اس نے کیا ہو۔ لیکن اس نے سوچا کہ یہ ناممکن ہے۔

وہ ایک دم اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی۔ یکدم کسی نے اسکا ہاتھ پکڑا۔ اسکی چیخ نکل گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مرڈتے ہوئے کہا۔

اور سارہ کی چیخ نکل گئی۔

"پلیز میرا ہاتھ چھوڑو۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" وہ اپنی کلائی چھڑانے کی جدوجہد کرتے ہوئے بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تکلیف تو اب تمہیں ہوگی۔" دائیں ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑے بائیں ہاتھ میں موجود سگریٹ کو اسکی کلائی کہ پاس لاتے ہوئے بولا۔

"نہیں عروود۔ پلیز نہیں۔ مجھے بہت درد ہوگا۔" وہ روپڑی۔

"اور جو مجھے درد دیا اسکا کیا سارہ حیدر؟" ایک جھٹکے سے اسکی کلائی چھوڑتے ہوئے وہ بولا۔

جھٹکا لگنے سے وہ پیچھے دروازے سے جا ٹکرائی۔

اور وہیں نیچے بیٹھ کر رونے لگی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟ کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا؟ کیوں میری ہنستی کھیلیتی زندگی کو

Support@classicurdumaterial.com

برباد کر دیا۔ ہنسنا تک بھول گیا میں سارہ حیدر بتاؤ۔ ایسا کیوں کیا؟" اسکے سامنے نیچے بیٹھ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کر اپنے بال نوچتے ہوئے وہ بولا۔

"مجھے معاف کر دوں۔ میں تمہارے قابل کبھی بھی نہیں تھی۔" وہ بولی۔ آنسو مسلسل

بہہ رہے تھے۔

"تم اس بات کا فیصلہ کرنے والی کون ہوتی ہوں۔" وہ ایکدم دباڑا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"عروہ میں نے تم پہ کبھی اعتبار نہیں کیا۔ میں کہاں سے تمہارے قابل ہوں۔" وہ افسردہ لہجے میں بولی۔

"کوئی بات نہیں میں سکھا دیتا۔ تم معافی تو مانگتی۔ تم اعتبار کرنے کی کوشش تو کرتی۔" وہ بھی اب رو رہا تھا۔

"کس منہ سے معافی مانگتی جب میں نے تم پہ اعتبار نہیں کیا۔"

"اسی منہ سے۔ اور کوئی منہ ہے تمہارے پاس۔" وہ روتے ہوئے بولا۔

اور اس ساری سچویشن کے باوجود سارہ کی ہنسی نکل گئی۔

"میں اس لیے نہیں لوٹی کہ تم کہتے تھے" کہ اعتبار کسی بھی رشتے میں ریڑھ کی ہڈی کی

حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح ایک انسان کے چلنے پھرنے کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا سلامت

ہونا ضروری ہے۔ اس طرح کسی بھی رشتے کے سلامت رہنے کے لیے اعتبار ضروری

ہے۔ بغیر اعتبار کے رشتہ ایسے ہی ہے جیسے بغیر ریڑھ کی ہڈی کے انسان۔" میں کیسے لوٹتی

میں نے تو رشتہ کو ہی تباہ کر دیا۔" وہ اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو کو صاف کرتے ہوئے

بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"لیکن جب تم نے اعتبار کرنا سیکھ لیا تھا تو تم لوٹ آتی۔ میرا دل تمہارے معاملے میں بہت وسیع ہے۔ لیکن تم تو واپس آ کر پھر واپس جا رہی تھی۔" اس نے بھی آنسو صاف کیے۔

"کیا تم مجھے معاف کرو گے عرود حسن۔" وہ جھجکتے ہوئے بولی۔

"سوچتا ہوں۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔ اسکا فل صاف ہو چکا تھا۔

"کیا تم مجھ سے شادی کرو گے عرود حسن۔" اب کی بار وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ اتنے اچھے انسان کو اب کھونا نہیں تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"سوچتا ہوں۔ ایک دو اور لڑکیوں نے بھی پرپوز کیا ہے۔" وہ مغرور لہجے میں بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

"میں نے ان کو بھی نہیں چھوڑنا۔ اور تمہاری تو اپنے ہاتھوں سے ٹانگیں توڑنی ہیں۔" وہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ایکدم چیخ کے بولی۔

"بس کرو۔ بہرا نہیں ہوں۔" عرود نے کانوں پہ ہاتھ رکھے۔

"سیدھی طرح ہاں کرو ورنہ۔۔ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

"میری تو ایک شرط ہے۔" وہ اسکی دھمکی کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیسی شرط"۔ وہ ابھی۔

"کل نکاح اور ایک ہفتے کے اندر شادی۔ بولو منظور ہے یا ملاؤ کسی اور کا نمبر"۔ ابکی بار اس نے دھمکی دی۔

"منظور ہے"۔ ایک مٹے کی تاخیر کیے بنا وہ بولی۔

اس جواب نے عروود کو اندر تک سرشار کر دیا۔ بعد عرصے بعد وہ کھل کر مسکرایا۔ اور سارہ نے بھی بہت عرصے بعد خود کو پرسکون پایا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>
"کیسے الٹی کھوپڑی کے ہیں دونوں۔ ایک ہفتے میں شادی کوئی بچوں کا کھیل ہے"۔ فاطمہ کی برٹراہٹیں جاری تھیں۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سارہ نے پاس بیٹھی خدیجہ اور عبداللہ کو دیکھا۔ جن کے چہرے پہ دبی دبی مسکراہٹ تھی۔ ان دونوں وہ صرف گھور ہی سکتی۔ اس کے علاوہ منہ سے کچھ نہ کہہ کر وہ ماما اور پھوپھو سے اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آج دن میں اسکا اور عرود کا نکاح ہوا تھا۔ جو سب کے لیے غیر متوقع تھا۔ اس نے سب کو کس طرح فوری نکاح پہ منایا وہ ایک الگ کہانی تھی۔ اور اب ایک ہفتے میں شادی کا سن کر پھوپھو اور ماما کا بلیڈ پریشر ہائی ہو رہا تھا۔ جب کہ دوسری طرف عرود کو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ یہ عرود نے کہا تھا۔ فاطمہ اپنی فیملی کے ساتھ حیدر مینشن میں موجود تھی۔

"کیا منہ پہ ایلفی لگی ہے جو کچھ بول نہیں رہی"۔ فاطمہ نے سامنے گم سم بیٹھی سارہ کو گھور کر کہا۔

"مم میں کیا بولوں"۔ وہ ہڑبڑائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

اس بات پہ عبداللہ اور خدیجہ کا بے ساختہ قہقہہ گھونچا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور اب کی بار فاطمہ نے پاکستانی ماں بننے میں ایک منٹ نہیں لگایا۔ اور اپنا جوتا اتارا۔

"سوری ماما"۔ وہ دونوں ایک ساتھ بولے۔ اور سارہ کو انکی اس بے عزتی پہ دلی خوشی ہوئی۔

"تم سب اب صدمے میں ادھر بیٹھ کر وقت ضائع نہ کرو۔ اور شادی کی تیاری شروع

کرو"۔ سیمی نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیسے ہوگی تیاری"۔ فاطمہ پریشان ہوئی۔

"پیسہ ہو تو سب آسانی سے ہو جاتا ہے۔ فاطمہ تم اس نکمی اولاد کو لے کر شاپنگ پہ نکلو۔ خدیجہ تم میرے ساتھ چلو۔ اور عبداللہ ایونٹ آرگنائزر کے پاس جاؤ۔ باقی کے کچھ کام ملازموں کے سپرد کرتے ہیں"۔ سیمی نے سامنے بیٹھی۔ سارہ کو گھور کر باقی۔ سب کو مخاطب کر کے کہا۔

سارہ بچاری تو چپ ہی رہی۔ ایک لفظ بھی اگر وہ منہ سے نکالتی تو تاریخی بے عزتی ہونے کا اندیشہ تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں"۔ مریم نے اسکا سر کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"اما اب ناراضگی چھوڑیں۔ اور تیاری کریں۔ سارہ لوگوں نے تیاری شروع کر بھی دی"۔ وہ

بولا۔ مریم بہت غصے میں تھی کہ اتنی جلدی شادی رکھ دی۔ اسکا اکلوتا بیٹا تھا۔ وہ اچھے سے شادی کرنا چاہتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم مجھے ایک بات بتاؤ کہ تمہیں اتنی جلدی کس بات کی ہے۔ نکاح ہو گیا نا۔ تو شادی ایک مہینے بعد رکھ لیتے ہیں۔" مریم نے اسے سمجھایا۔

"اما پلیز اگر پھر کچھ غلط ہو گیا تو؟" اس نے ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا۔

"یہ بات میں سارہ کو بتاتی ہوں۔" مریم نے اسکو دھمکی دی۔ وہ عروود کا ڈرامہ سمجھ چکی تھی۔ اس بات پہ سمیع اور مائیک مسکرانے لگے۔

"ارے نہیں نہیں یہ مت کیجیئے گا۔" وہ گھبرا گیا۔

"بس تو پھر ٹھیک ہے۔ میں فاطمہ کو فون کر کے کہتی ہوں کہ ایک مہینے بعد شادی

رکھتے ہیں۔" مریم بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

عروود نے مدد طلب نظروں سے سامنے بیٹھے سمیع کو دیکھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں تو اس چیز کا قائل ہوں کہ اگر آپ اپنی محبت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو محبوب کی

بات سے اختلاف نہیں کریں۔" سمیع نے دونوں ہاتھ اٹھا کر معذرت کی۔

اور عروود نے اب کی بار مائیک کی طرف دیکھا کہ شاید وہ مریم کو کچھ سمجھا دے۔

لیکن مائیک نے بھی نفی میں گردن ہلائی۔ مریم سے وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور عرود بس منہ ہی بنا سکا۔

"ماما میں نے سارہ سے کہا کہ۔ آپ لوگ تو مان بھی گئے۔ اب اگر آپ نے انکار کیا تو میری تو بہت انسلٹ ہوگی سارہ کے سامنے۔" اس نے انہیں منانا چاہا۔
"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن اب پھر جیسی الٹی سیدھی شادی ہوئی مجھے کچھ مت کہنا۔" مریم نے ہتھیار ڈالے۔

اور مریم کی اس اصطلاح پہ سب کے چہرے پہ مسکراہٹ چھا گئی۔

عرود نے بھی سکون کا سانس لیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ ماما اور خدیجہ کے ساتھ شاپنگ سنٹر میں موجود تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ماما اور خدیجہ کسی ڈریس پہ بحث کر رہی تھیں۔ اور وہ مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ

رہی تھی۔ اس سب کو اس نے کتنا مس کیا تھا نا۔

یکدم مانوس خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی۔ آنے والے نے اسکی ہڈ کو کھینچا۔ اور وہ مسکراتے ہوئے مڑی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

عروود نے اپنے منہ پہ انگلی رکھ کر اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر شاپ سے باہر نکلا۔

"کیا ہو گیا ہے مسٹر ہیرو۔ صبح سے فون کر کر کے"۔ سارہ نے مسکرا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور مجال ہے جو تم نے ایک کال بھی اٹینڈ کی ہو"۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔ ابھی بھی سارہ کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھا۔

"بہت انسلٹ ہو رہی ہے آجکل میری۔ اسلیے میں فون سے دور ہی رہتی ہوں۔ تمہارے ہی

فائدے ہیں۔ جو آئی نے ایک لفظ بھی نہیں کہا"۔ سارہ نے اس پہ رشک کیا۔

Support@classicurduromaterial.com

جواباً بس مسکرا ہی سکا۔ اب حقیقت تو نہیں بتا سکتا تھا وہ اسکو۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"یہ ویلے ظلم ہے۔ میری بیوی کو میرے ساتھ شاپنگ نہیں کرنے دے رہے۔ مجھے بتانا

ہی نہیں چاہیے تھا کہ ہم وہ پہلے کا پسند کردہ سوٹ پہنے گے"۔ عروود نے افسوس کا اظہار

کیا۔ وہ دونوں وہ ہی سوٹ پہن رہے تھے جو انہوں نے نکاح کے لیے پسند کیا تھا۔ انکا نکاح

چونکہ سادگی سے ہوا تھا۔ تو انہوں نے سمپل سمپل ڈریس ہی پہنے تھے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جو کارنامہ ہم نے انجام دیا ہے۔ اس پہ اگر ہمیں رخصت ہی کر دیں تو بڑی بات ہے۔" سارہ نے اسے چھیڑا۔

"انکار تو کریں رخصتی سے۔ میں نے تمہیں لے کے بھاگ جانا ہے۔ ویسے کیا خیال ہے۔ کتنا مزا آئے کہ ہم بھاگ جائیں۔ اور سارے لوگ ہمیں ڈھونڈتے رہیں۔" عروود نے پرچوش لہجے میں کہا۔

"بس بس۔ نیچے اترو۔ یہ 2018 ہے۔ دو منٹ میں ڈھونڈ لینا ہے ہمیں گارڈز نے۔" سارہ نے اسکو خیالوں کی سیڑھی سے نیچے اتارا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> کبھی خوش نہ ہوئے دینا۔" عروود نے منہ بنایا۔

Support@classicurdumaterial.com "عروود یہ جوتے کتنے پیارے ہیں۔" وہ ایک دکان کے شوپیس پہ گئے جوتوں کی طرف اشارہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کرتے ہوئے بولی۔

اور جوتے دیکھ کر عروود کو اپنا مستقبل خطرے میں نظر آیا۔ کیونکہ وہ ہیل والے جوتے تھے۔

"کسی کو شاپ پہ چلتے ہیں۔" اس نے سارہ کو کھینچا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن سارہ ایک انچ نہیں ہلی۔ اور اس سے ہاتھ چھڑا کر دکان کے اندر داخل ہو گئی۔

عروود بھی ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اسکے پیچھے دکان میں داخل ہوا۔

"یہ جوتے ہیل کاٹ کے نہیں مل سکتے"۔ وہ سیلز گرل سے بولا۔

"جی"۔ لڑکی کی "جی" میں حیرت نمایاں تھی۔

سارہ نے اسے گھورا۔

"سارہ ہمارے بچے جب میرا پاؤں دیکھیں گے تو کیا سوچیں گے"۔ جھک کے سارہ کے

کان میں شرگوشی کرتے ہوئے وہ بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

سارہ کے چہرہ جہاں شرم سے سرخ ہوا۔ وہیں اسکے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ میرے شوہر ہیں۔ میں تھوڑی آپ کے ساتھ ایسا کرو گی"۔ وہ معصومیت سے

آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"امید پہ دنیا قائم ہے۔ لے لو"۔ دل پہ پھتر رکھ کر اس نے اجازت دی۔

ورنہ اسے سارہ سے کوئی "اچھی" امید نہیں تھی۔

جوتے لے کر وہ شاپ سے باہر نکل گئے۔

CLASSIC URDU MATERIAL



"یہ سارہ کدھر گئی"۔ فاطمہ جیسے ہی مڑی سارہ کو نہ پا کر خدیجہ سے پوچھا۔

"اپنے رومیو کے ساتھ"۔ خدیجہ نے جواب دیا۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں"۔ مارتھا خفگی سے بولی۔

"ماما بس کر دیں۔ آپ تو بچاری کے پیچھے ہی پڑ گئیں"۔ خدیجہ نے منہ بنایا۔

"تم سے مشورہ نہیں مانگا"۔ فاطمہ چڑ کے بولی۔

وہ دونوں باہر نکلیں۔ اور سارہ کو ڈھونڈنے لگیں۔ کچھ دور جا کر انہیں عرود اور سارہ ہاتھوں

<https://www.classicurdumaterial.com/>
میں ہاتھ ڈالے نظر آئے۔

Support@classicurdumaterial.com

خدیجہ نے سیٹی بجائی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ دونوں اُن دونوں کے پاس پہنچی۔

"کیا ہو رہا ہے؟"۔ فاطمہ نے عرود کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"کیسی ہیں آپ؟"۔ عرود نے پوچھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"میں تو ٹھیک ہوں۔ یہ تم دونوں کس خوشی میں گھوم رہے ہو۔" فاطمہ نے سارہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

سارہ نے گھبرا کر عروود کا ہاتھ چھوڑا۔

"کیا مطلب؟" عروود حیران ہوا فاطمہ کے الفاظ اور سارہ کے ہاتھ چھوڑنے پر۔

"مطلب یہ کہ۔ داماد صاحب کچھ دنوں میں آپکی شادی ہے۔ اور آپ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گھوم رہے ہوں۔" کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے فاطمہ نے ابکی بار دونوں کو گھورا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"انہی تو کیا ہوگا پھر۔" عروود کو ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"مطلب یہ کہ اب تم دونوں ایک دوسرے سے پردہ کرو گے۔" فاطمہ نے کہا۔ اور سارہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کا ہاتھ پکڑ کے آگے چل دی۔

عروود نے حیرت سے خدیجہ کی طرف دیکھا۔

"مطلب یہ کہ اب آپ سارہ سے شادی والے دن ہی مل سکتے ہیں۔" خدیجہ نے کہا اور فاطمہ کے پیچھے چل دی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"سیئر لیلیٰ" - عرود بڑبڑایا۔



"یہ میرے ساتھ نا انصافی ہے۔ میری برائیڈل کا برائیڈل شاور ہے۔ اور مجھے ہی آنے کی اجازت نہیں"۔ فون پہ عرود کی دہائیاں جاری تھیں۔

"تمہارا کیا کام لڑکیوں کے فنکشن میں"۔ سارہ نے سامنے کھڑی خدیجہ کو دیکھتے ہوئے عرود سے کہا۔ خدیجہ اسے تیار کر رہی تھی۔ اسے تو میک اپ کا کچھ خاص نہیں پتا تھا۔ پر خدیجہ کو سب پتا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> "میں بھی دیکھو گا"۔

Support@classicurdumaterial.com "لڑکیوں کو"۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "نہیں تمہیں"۔

"تم نہیں آسکتے۔ ماما کا پتا ہے نا تمہیں"۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔ وہ تیار تھی اب۔

"یہ کیا بات ہوئی کل سے تمہیں نہیں دیکھا۔ حد ہے شوہر سے پردہ کروا دیا"۔ عرود نے خفگی سے کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جیسے کل اپنی پکچر سینڈ کی تھی۔ آج بھی کرو گی۔" گھوم پھر کر اپنا جائزہ لیتے ہوئے وہ بولی۔

فاطمہ کی فرمائش پہ اس نے بوٹل گرین کلر کا پاؤں کو چھوٹا فراک ڈالا تھا۔ ساتھ میں بوٹل گرین کلر کا ڈوپٹا گلے میں ڈالا تھا۔ اور بال کھلے چھوڑ کر لائٹ سا میک کیا تھا۔

"نہیں نا۔ میں بس آرہا ہوں۔" عروود نے ضد کی۔

"آ جاؤ۔ اگر ماما نے گھسنے دیا۔" خدیجہ کے ہاتھ سے "برائیڈ ٹو بی" والی سلیش پکڑتے ہوئے وہ بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"تم بس دیکھتی جاؤ۔" اس نے کہہ کر فون بند کیا۔ اور عبداللہ کا نمبر ملایا۔

Support@classicurdumaterial.com

دوسری طرف پھوپھو اور ماما سارہ کے کمرے میں داخل ہوئیں۔ اور اسے پیار کیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سارہ نے اپنی بہنوں کے بارے میں پوچھا۔

"وہ دونوں تمہیں مبارک دے رہی تھیں۔ لیکن انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ وہ جانتی

ہیں کہ انکی ماں غلط ہے۔ لیکن وہ اپنی ماں کے خلاف نہیں جاسکتی۔" سیمی نے جواب

دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اگر میں مہر مانا کو معاف کردوں تو"۔ سارہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

"نہیں تم جانتی ہو کہ مہر کتنی حاسد ہے۔ اور وہ ابھی تک اپنی غلطی پہ شرمندہ نہیں ہے۔ ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے"۔ سیمی نے انکار کیا۔

"اور مسز طارق بھی نہیں آئیں"۔ سارہ نے پوچھا۔

"وہ تو بہت شرمندہ ہے کہ حیدر کے جانے کے بعد مہر کے ڈرانے پہ وہ تمہیں چھوڑ کر چلی گئی۔ لیکن انہوں نے تمہارے لیے نیک تمنائیں بھیجی ہیں"۔ اب کی بار فاطمہ نے جواب دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
سارہ کے چہرے پہ افسردہ سی مسکراہٹ چھا گئی۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
"آخر کوئی تو ایسا طریقہ ہوگا جس سے ہم کمرے میں موجود ساری تقریب دیکھ لیں"۔ عروود

نے زیان اور عبداللہ سے کہا۔

"دروازے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے اندر جانے کا۔ اور کھڑکیاں بھی اندر سے کھلتی ہیں"۔ زیان نے سامنے موجود ٹیبل پہ ٹانگیں رکھتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی ٹھوڑی دیر پہلے پہنچا تھا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 455 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم کوئی کیمہ نہیں فٹ کر سکتے تھے اندر"۔ اس نے عبداللہ کو گھورا۔
"مجھے نہیں پتا تھا کہ سب بھی کرنا ہے۔ ویلے بھی مجھے لڑکیوں کو دیکھنے مجھے لڑکیوں کو
دیکھنے کا شوق نہیں"۔ عبداللہ چڑا۔ صبح سے وہ عرود کے طعنے سن رہا تھا۔
"تم دونوں تو ہو ہی فضول"۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔ اور جس کمرے میں فنکشن ہو رہا تھا۔ اسکی
طرف چل دیا۔
وہ دونوں بھی اسکے پیچھے لپکے۔

عرود نے ہینڈل پہ دباؤ ڈالا۔ دروازہ کھلا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
"لاک نہیں لگا"۔ وہ خوشی سے چلایا۔

Support@classicurdumaterial.com

ان دونوں نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

عرود نے تھوڑا سا دروازہ کھولا۔ اور تینوں اندر جھانکنے لگے۔

عرود سارہ کو دیکھ کر ساکت ہی رہ گیا۔ تصویروں سے کہیں زیادہ پیاری لگ رہی تھی وہ۔

خدیجہ ان تینوں کو دیکھ چکی تھی۔ اس نے سائیڈ سے آکر ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔

وہ تینوں اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے۔ اور منہ کے بل اندر گرے۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ کیا ہو رہا تھا؟" - فاطمہ نے تینوں کو گھورا۔

"وہ ہم یہ چیک کر رہے تھے کہ لاک تو نہیں خراب" - کھڑے ہوتے عرود نے بوکھلا کر جواب دیا۔ اور سب کے چہروں پہ مسکراہٹ چھا گئی۔

سارہ کی تو ہنسی ہی نکل گئی۔

اور عرود سب کچھ بھلائے بس اس کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں اور لاک بالکل ٹھیک ہے" - زیان فوراً بولا۔

"میں انکو یہ ہی کہہ رہا تھا کہ لاک ٹھیک ہے۔ چیک کرنے کی ضرورت نہیں" - عبداللہ

<https://www.classicurdumaterial.com/>

نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

Support@classicurdumaterial.com

عرود سب کو فراموش کیے سارہ کی جانب بڑھا۔ لیکن اسے راستے میں ہی رکنا پڑا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"دھرم؟" - مریم نے اسکا ہاتھ پکڑ کے روکا۔

"ماما میری برائیڈ" - اس نے سارہ کی طرف اشارہ کیا۔

"کل شادی ہے نا۔ مل لینا کل" - مریم نے اسے باہر کی طرف دھکیلا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ زیادتی ہے۔ میری بیوی کو ملنے سے آپ لوگ مجھے نہیں روک سکتے۔" اس نے احتجاج کیا۔

"چلو نکلو تم سب۔" فاطمہ نے سختی دکھائی۔ تینوں کی ماؤں نے ان تینوں کو کان سے پکڑ کر باہر نکالا۔

"اتنی انسلٹ تو میری کبھی زندگی میں نہیں ہوئی۔" زبان نے کہا۔
"میری تو خیر روز ہوتی ہے۔" عبداللہ چڑا۔

جب کہ عروود تو اس وقت سارہ کے خیالوں میں تھا۔ اور مسکرائے جا رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہ تو گیا کام سے۔" وہ دونوں بولے۔

Support@classicurdumaterial.com



<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اپنی کھڑکی کھولو۔" وہ ابھی چیلنج کر کے باہر نکلی تھی۔ جب اس نے عروود کا سیج دیکھا۔

"کیوں خیریت۔" اس نے حیرت سے جواب لکھا۔ اور آگے بڑھ کر کھڑکی کھولی۔

اسکی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ عروود سیڑھی کے زریعے کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔

"پاگل ہو کیا۔" نیچے کھڑے گارڈز کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"تعریف بعد میں کرنا۔ اندر آنے دو۔" اس نے اپنا ہاتھ سارہ کی طرف بڑھایا۔
"اووف کتنے موٹے ہو گئے ہو تم۔" اس کو اندر کھینچ کر لانے سے وہ ہانپ گئی۔ اور پھر یہ
کہا۔

"واک پہ چلیں۔" عروود نے نئی فرمائش کی۔

"میں اس سیڑھی کے ذریعے نہیں نیچے اتر رہی۔" اس نے انکار کیا۔

"جانتا ہوں تمہیں۔ میرے پاس اسکا حل بھی موجود ہے۔ ان بزدلوں نے اندر آنے میں تو

میری ہیلپ نہیں کی۔ لیکن آگے ہیلپ کریں گے۔" اس نے سارہ کا ہاتھ پکڑا۔ اور کمرے

سے باہر نکلا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

لاؤنج میں پھوپھو کو دیکھ کر سارہ گھبرا گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لیکن پھر زیان اور عبداللہ کو آتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔

اُن دونوں نے سیمی کو باتوں میں لگایا۔ اور پیچھے سے وہ دونوں نکل گئے۔

گیٹ پہ موجود گارڈز نے انہیں آرام سے باہر جانے دیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"ویسے تم صحیح تیز ہو۔ کیسے سب ملازموں کو قابو کر لیتے ہو۔" سارہ کا اشارہ اغوا والے واقعے کی طرف تھا۔ جب زیان اور عرود نے مل کر گارڈز اور ڈرائیور کو اپنے پلان میں شامل کیا تھا۔

"مانتی ہوں نا پھر۔" اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ بولا۔ اور دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ اور خاموشی سے واک کرنے لگے۔



"مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ دن آپہنچا ہے۔" اسکا ہاتھ تھام کر اسے ڈریسنگ ٹیبل کے

<https://www.classicurdumaterial.com/> پاس لاتے ہوئے وہ بولا۔

Support@classicurdumaterial.com جواب سارہ مسکرائی۔ آج فاسٹی ان دونوں کی شادی ہو گئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔" عرود نے اسے شیشے کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے

محبت بھرے لہجے میں کہا۔

عرود نے اس کے لیے وائٹ میکسی پسند کی تھی۔ اور ساتھ میں اس نے ڈائمنڈ جیولری پہنی تھی۔ اور عرود کی فرمائش پہ ریڈ لپ اسٹک لگائی تھی۔ بالوں کا اس نے کھلا ہی چھوڑا تھا۔ وہ ابھی بھی لوگوں کو اپنی تکلیف دیکھانے سے کتر رہی تھی۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 460 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

"تم بھی آج پیارے لگ رہے ہوں۔" وہ آج پہ زور دیتے ہوئے بولی۔ اس نے عرود کے

یلے واٹ شرت اور بلیک پنٹ کوٹ اور بلیک ٹائی پسند کی تھی۔ عرود نے آج بالوں کو جیل سے سیٹ نہیں کیا تھا۔ وہ ماتھے پہ بکھرے اچھے لگ رہے تھے۔

"میں آج نہیں ہمیشہ ہی پیارا لگتا ہوں۔" اسکے کندھے پہ تھوڑی رکھتے ہوئے وہ بولا۔

"ایک تو مسٹر عرود حسن اپنی تعریف کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔" وہ مسکرا کر اپنا اور اسکا عکس شیشے میں دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ آج مکمل تھی۔

"چھوڑو آج لڑنے کو۔ آج کا دن بہت خوبصورت ہے۔ تم میرے پاس ہو۔ بس اور کچھ

نہیں اہم اب۔" اسکا نیکلس اتارتے ہوئے وہ بولا۔

اب وہ سارہ کو اپنا لایا ہوا نیکلس پہنا رہا تھا۔ وہ گولڈ کی چین تھی۔ جس پہ عرود نام کا لاکٹ

بننا تھا۔

"قید کر رہے مجھے خود میں۔" وہ عرود کے نام پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

"آپکو کوئی مسئلہ۔" اسکا رخ اپنے طرف کرتے ہوئے وہ بولا۔

"عرود میں تم پہ اب ہمیشہ اعتبار کرو گی۔ اپنی ذات سے بھی زیادہ۔"

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے یقین ہے سارہ عرود پہ"۔ اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ بولا۔

"میں نے بہت مشکل زندگی گزاری ہے عرود"۔ وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

"اور ان شاء اللہ اب نہیں ہوگی"۔ نرمی سے اسکے بال سہلاتے ہوئے وہ بولا۔

"اگر مجھ سے کبھی کوئی غلطی ہوئی۔ تو پلیز آگنور کرنا"۔ سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

"مطلب تمہارے ارادے نیک نہیں ہیں"۔ عرود نے اسے گھورا۔

"سارہ تو غلطی کرے گی۔ اور عرود اسکو آگنور کرے گا"۔ سارہ مان بھرے لہجے میں بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"اور بچارے عرود کو کیا لے گا"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عزت"۔ وہ فوراً بولی۔

"میں کچھ اچھا سن سکتا ہوں تمہارے منہ سے"۔ اس نے منہ بنایا۔

"آئی لو یو"۔ سارہ نے مسکرا کر کہا۔ آج پہل اس نے کرنی تھی۔

"آئی لو یو ٹو"۔ وہ بھی مسکرایا۔ اسی انتظار میں تھا وہ۔

وہ 2016 کے آخر میں پچھڑے تھے۔ اور 2018 کے آخر میں انکا ملن ہوا تھا۔

Classic Urdu Material | by Kiran Mushtaq

- 462 -

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

زندگی نے مسکرا کر دونوں بانہیں پھیلا کر ان کا استقبال کیا۔



ورلڈ کپ 2019 تھا۔ اور آج پاکستان اور انگلینڈ کا میچ تھا۔ اور سارہ اور عروود سٹیڈیم میں موجود تھے۔

سارہ بہت ایکسائٹڈ تھی۔ پہلی دفعہ وہ کوئی ورلڈ کپ دیکھ رہے تھی۔ دوسری طرف عروود کی بڑبڑائیں جاری تھیں۔

"لڑکیاں تو مرتی ہیں کہ انکے شوہر انکو گھمانے لے کر جائیں۔ اور ایک یہ میڈم ورلڈ کپ

دیکھنے آگئی۔" وہ سارہ کو گھورتے ہوئے بولا۔

"بس کر دیں عروود۔ شادی کہ ان چند ماہ میں ہم دو دفعہ تو ہنی مون پہ جا چکے ہیں۔ آپ

بھی ناں۔" وہ خفگی سے بولی۔ وہ اب عروود کو آپ کہتی تھ وہ بھی فاطمہ کی سختی کرنے

پہ۔

"ہاں تو پھر۔ یہ فضول سے میچ دیکھنے سے اچھا ہے بندہ گھر میں بیٹھ جائے۔" وہ بھی

خفگی سے بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔ میچ کہ بعد گھومنے بھی تو جاتے ہیں نا۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بالکل آدھا دن تو یہاں پہ ضائع ہو جاتا ہے۔"

"آپ کا واقعی ہی کچھ نہیں ہو سکتا۔" وہ اب بھی سامنے دیکھ رہی تھی۔

"میری طرف دیکھو۔" اس نے سارہ کا رخ اپنی طرف موڑا۔

"میں یہاں پہ "میچ" دیکھنے آئی ہوں۔" میچ پہ زار دیتے ہوئے وہ بولی۔

اور عروود نے خفگی سے اسے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ویسے تم کیا کہتی ہو کہ کون جیتے۔ کیونکہ پاکستان تمہاری ماما کا اور انگلینڈ تمہارے پاپا کا

ملک ہے۔" کھلاڑیوں کو گراؤنڈ میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سارہ نے ایک منٹ کے لیے سوچا۔ اور اسکی طرف دیکھا۔

"نیوزیلینڈ۔" وہ مسکرا کر بولی۔

اور عروود حیران ہی رہ گیا۔ اس چلاکی پہ۔

"بہت تیز ہو گئی ہو تم۔" عروود نے اسے چھیڑا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ کی صحبت کا اثر ہے۔" وہ فوراً بولی۔

"اب پتا نہیں باقی اثر کب ظاہر ہونگے۔" اسکا اشارہ اظہار محبت میں نخرے کرنے کے بارے میں تھا۔ جواب بھی سارہ کرتی۔

"آپ نہیں سدھر سکتے۔" وہ اب پھر سامنے دیکھنے لگی۔

اور عروود اسکو۔

"سامنے ہے میچ۔" اس نے عروود کا چہرہ گراؤنڈ کی طرف موڑا۔

"تم اپنا کام کرو۔ اور مجھے میرا کام کرنے دو۔" وہ اب بھی اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

سارہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور میچ دیکھنے لگی۔ اور عروود اسے دیکھ رہا تھا۔ اور وہ دونوں

سوچ رہے تھے۔ کہ زندگی کتنی خوبصورت ہے۔ انکی سوچ سے زیادہ۔ ایک دوسرے کے

ساتھ وہ بے تحاشا خوش تھے۔ انکے پاس زندگی کی ہر نعمت تھی۔ عروود نے سارہ کو شکر کرنا

اور رشتوں میں اعتبار کرنا سکھایا تھا۔ اور سارہ نے عروود کو محبت۔

----- ختم شد -----

CLASSIC URDU MATERIAL



<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

Classic Urdu Material | by **Kiran Mushtaq**

Mujh Mein Too Complete Novel

Do not copy or distribute without permission of the author

For more Novels please visit our website

www.classicurdumaterial.com

- 466 -